Scanned by CamScanner

Scanned by CamScanner

کہانی ختم ہوئی اور ایسے ختم ہوئی
کہ لوگ رونے لگے تالیاں بجاتے ہوئے
پھر اُس کے بعد زمانے نے مجھ کو روند دیا
مَیں گر پڑا تھا کسی اور کو اُٹھاتے ہوئے

☆

عشق ٹُوٹا تو استخارہ کیا
اور پھر عشق ہی دوبارہ کیا
مَیں تو محفل سے اُٹھنے والا تھا
پھر کسی آنکھ نے اشارہ کیا

☆

مجھ کو خود میں جگہ نہیں ملتی
تُو ہے موجود اِس قدر مجھ میں

☆

عشق وہ علمِ ریاضی ہے کہ جس میں فارس
دو سے جب ایک نکالیں تو صفر بچتا ہے

☆

تُو نے بہت خراب کیا ہے مجھے مگر
اس شعر میں خراب کا مطلب کچھ اور ہے

☆

دیکھنے والا تھا منظر جب کہا درویش نے
کج کلا ہو ! بادشا ہو ! تاجدارو ! تخلیہ

☆

Scanned by CamScanner

رحمان فارس

سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور

rekhta

Scanned by CamScanner

891.4391 Rehman Faris
Ishaq Bakhair/ Rehman Faris.-
Lahore : Sang-e-Meel Publications, 2018.
344pp.
1. Urdu Literature - Poetry.
I. Title.

اس کتاب کا کوئی بھی حصہ سنگ میل پبلی کیشنز / مصنف سے باقاعدہ
تحریری اجازت کے بغیر کہیں بھی شائع نہیں کیا جا سکتا۔ اگر اس قسم کی
کوئی بھی صورتحال ظہور پذیر ہوتی ہے تو قانونی کارروائی کا حق محفوظ ہے۔

2018ء
افضال احمد نے
سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور
سے شائع کی۔

ISBN-10: 969-35-3163-9
ISBN-13: 978-969-35-3163-3

Sang-e-Meel Publications
25 Shahrah-e-Pakistan (Lower Mall), Lahore-54000 PAKISTAN
Phones: 92-423-722-0100 / 92-423-722-8143 Fax: 92-423-724-5101
http://www.sangemeel.com e-mail: smp@sangemeel.com

حاجی حنیف اینڈ سنز پرنٹرز، لاہور

Scanned by CamScanner

لمحۂ تفاخر، جلوۂ تشکر اور مُعجزۂ عشق کے نام

لمحۂ تفاخر جو میرے والد کے ماتھے پر چمکتا مان ہے
جلوۂ تشکر جو میری والدہ کی آنکھ میں دمکتا شُکر کا آنسو ہے
اور مُعجزۂ عشق جو شہر بانو ہے

rekhta

Scanned by CamScanner

شاد باد اے عشقِ خوش سودائے ما !
اے طبیبِ جملہ عِلّت ہائے ما !

Scanned by CamScanner

فہرست

غزل بہانہ کروں

Scanned by CamScanner

یارب! چمنِ نظم کو گلزارِ ارم کر

غزل اُس نے چھیڑی

Scanned by CamScanner

تراجم

اک غزل ہے کہ ہو رہی ہے ابھی

Scanned by CamScanner

سفرنامے

از کجا می آید ایں آوازِ دوست؟

Scanned by CamScanner

حیرت سرائے

اے سراپا غزل کی رعنائی

Scanned by CamScanner

سبز کھجوروں کی قطار

مقطعِ سلسلۂ شوق

Scanned by CamScanner

پارۂ سنگ

Scanned by CamScanner

بابِ گریہ

رُباعیات

Scanned by CamScanner

خود بنام خود

پیارے صاحب!

ایس ایم ایس پر تو ہماری پیغام رسانی ہوتی ہی رہتی ہے۔ رومن میں لکھی ہوئی اُردو خطِ نستعلیق کا لطف نہیں دیتی۔ سوچا کیوں نہ تمھیں خط لکھا جائے۔ کیا زمانہ تھا کہ غزل میں خط کے مضمون پر اساتذہ شعر کہا کرتے تھے۔ کبھی خط کے ساتھ پیغامِ زبانی بھی ہوتا۔ کبھی خط کے جواب میں قاصد کی لاش آتی اور اضطرابی کیفیت میں اُن کی طرف سے خود ہی جواب میں خط لکھے جاتے تھے۔ آج ڈاکخانہ کے باہر نصب لیٹر بکس خون سے لکھے گئے خطوں کو ترس گیا ہے۔ شب و روز اُس کا انتظار کرتا رہتا ہے جس نے کبھی نہیں آنا۔ مَیں نے اُس سے وعدہ کر رکھا تھا کہ مَیں ضرور کسی پیارے کو خط لکھوں گا اور پہنچانے کے لیے اُس کے سپرد کروں گا چنانچہ آج اُس وعدے کو پورا کر رہا ہوں۔

پہلے تو اپنی کیفیت کا بتاؤ۔ فارس! تمہاری شاعری پڑھ کر خوشیوں بھری حیرانی سے ہمکنار ہوتا جا رہا ہوں۔ خوشی اس بات کی کہ آدھی صدی کے موڑ پر ایک ایسے نوجوان شاعر کو پڑھ رہا ہوں جس نے مجھے پلک سے روح تک بھگو دیا ہے اور حیرانی اس بات کی کہ تمہیں وہی غزلیں دُنیا بھر کے مشاعروں میں پڑھ کر مشاعرے پیٹتے دیکھتا ہوں۔ ایک نہیں مَیں نے بیسیوں مشاعروں میں تمہیں سنا ہے اور گھر آ کر کاغذ پر پڑھا

Scanned by CamScanner

ہے۔ مَیں نے یہ حرکت اس لیے کی کہ مشاعرے پر قد بنانے والے شاعر کتاب میں بونے نظر آتے ہیں۔ میرے نزدیک عہد کا شاعر وہی ہوتا ہے جسے خاص و عام یکساں طور پر پسند کرتے ہوں۔ ربِ اظہار کی قسم! تمہیں ہر طبقے میں پسند کیا جا رہا ہے۔ تم مرتضٰی برلاس کے حلقۂ یاراں میں سراہے جا رہے ہو، خالد احمد کی منڈلی میں بھی تمہارے شعر ہیں اور این سی اے کی کینٹین پر بیٹھی لڑکیاں بھی تمہاری غزلوں کو اپنے سینوں سے لگائے ہوئے ہیں۔ نئی نسل کو جس طرح کی محبت اور محبت کی شاعری چاہیے وہ صرف تمہارے پاس ہے۔ جو مجاز میں حقیقت کو پیدا کرتی ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو کہ حافظ شیرازی سے لے کر سراج الدین ظفر تک رہنما ستارہ تمہیں اپنے ساتھ لے کر چل رہا ہے۔ اس ضمن میں ایک اور بات کرتا چلوں۔ ہمارا عہد دہشت گردی کا عہد ہے۔ ہم لوگ اسمِ عشق اور الحفیظ والاماں کی تسبیح ایک ساتھ کر رہے ہیں۔ ایسے حالات میں ایسی محبت بھری شاعری کی ضرورت تھی جو محبت کی کیفیات کے کسی اور جہاں میں پہنچا دے۔ یہی ضرورت تھی جس کے باعث میڈونا اور پھر امریکہ کی نئی نسل نے مولانا روم کی شاعری کو گایا اور روح کی پیاس بجھائی۔

فارس! تم جانتے ہو بدن کی پیاس بجھ جایا کرتی ہے روح کی پیاس نہیں بجھتی۔ تم نے اپنی غزلوں میں ''حالتِ حال'' اور ''حالتِ وصال'' کی حدوں کو دھنک کے رنگوں کی طرح مدغم کر دیا ہے۔ دونوں میں فرق کو قائم رکھتے ہوئے رنگ اس طرح ملائے ہیں کہ یہ نہیں بتایا جا سکتا کون سا رنگ کہاں ختم ہوتا ہے اور دوسرا رنگ کہاں سے شروع ہوتا ہے کیوں نہ تمہیں تمہارے شعر سنائے جائیں۔

ذرا لے اٹھی جو دھمال کی تو چمک بڑھی خدو خال کی
ہوئی انتہا جو وصال کی تو خدا ملنگ میں آ گیا

☆☆☆

Scanned by CamScanner

بدن وصال کا خواہاں ، دماغ ضبط میں گم
عجیب شخص ہے ، ٹکڑوں میں بٹ کے ملتا ہے

☆☆☆

کوئی بھیک روپ سروپ کی، کوئی صدقہ حسن و جمال کا
شب و روز پھرتا ہوں در بدر مَیں فقیر شہرِ وصال کا

☆☆☆

وہ روشنی تھی کہ آنکھیں تو اٹھ نہیں پائیں
مَیں تیرے پاؤں سے جانا کہ روبرو تُو ہے

☆☆☆

تم واقعی شہرِ وصال کے فقیر ہو۔ مجھے یاد ہے کہ پہلے تم نے اپنی کتاب کا نام بھی ''مَیں فقیر شہرِ وصال کا'' رکھا تھا۔لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ تم بھی اِس نتیجے پر پہنچ گئے کہ ''دین سلامت ہر کوئی منگے عشق سلامت کوئی ہُو''۔تم نے عشق کی خیر مانگی اور کتاب کا نام عشق بخیر رکھ دیا۔اس نام سے تو مجھے یقین ہو گیا کہ تم دعا پر یقین رکھتے ہو۔

کیا تمہیں پتہ ہے کہ اب یہ دعا نئی نسل کی دعا بن چکی ہے اور اس شہر میں جونہی سورج طلوع ہوتا ہے عشق کرنے والے صبح بخیر کی بجائے ایک دوسرے کو 'عشق بخیر' کا ایس ایم ایس کرتے ہیں، عشق اور شاعری پر آئے ہوئے بُرے دنوں میں ایک دوسرے کو یہ دعا دیتے ہیں اور تمہارے دلوں کو نشانہ بنانے والے شعر سناتے ہیں:

دیارِ ہجر کی سونی اداس گلیوں میں
پکارتا ہے کوئی صبح و شام عشق بخیر

☆☆☆

مجھ کو خود میں جگہ نہیں ملتی
تُو ہے موجود اس قدر مجھ میں

☆☆☆

زباں پر مصلحت ، دل ڈرنے والا
بڑا آیا محبت کرنے والا

☆☆☆

عہدِ وفا سے کس لیے خائف ہو میری جان
کر لو کہ تم نے عہد نبھانا تو ہے نہیں

☆☆☆

کل ایک نو جوان نے مجھے ایک عجیب بات بتائی۔ کہو تو تمہارے ساتھ شیئر کروں۔ وہ کہہ رہا تھا کہ فرازؔ کے بعد یہ فارسؔ پہلا شاعر آیا ہے جس نے ہمارے لیے محبت کو آسان بنا دیا ہے۔ اب ہمیں شعروں کے انتخاب کے لیے رسوا نہیں ہونا پڑتا بلکہ فارسؔ کے شعر سنا کر ہم دل کا مدعا کامیابی سے بیان کر دیتے ہیں۔ وہ نوجوان یہ باتیں کر رہا تھا کہ مجھے شرارت سوجھی۔ مَیں نے جھٹ سے پوچھا، ''کیا اب کسی کے ہاتھ کا کنگن بننے سے بات نہیں بنتی ؟'' یقین کرو وہ نوجوان ناراض ہو کر جانے لگا۔ مَیں نے اُسے بمشکل روکا۔ کہنے لگا۔ ''مجید امجد کے بُندے کو کنگن بنا کر ایک جنریشن کو بیوقوف بنایا جا چکا ہے، وہ لوگ بڑے ہو گئے ہیں حتیٰ کہ انھوں نے مجید امجد کو پڑھ لیا ہے اور اُن پر ساری حقیقت کھل چکی ہے۔ ہمیں ایسے شاعر کی ضرورت تھی جو محبت کے ڈانڈے صوفی ازم سے ملا دے۔ ہمارا عہد کچی جذباتیت پر یقین نہیں رکھتا۔ ہم محبت کے اداکاروں سے تنگ آ چکے ہیں۔''

فارس! وہ نوجوان یہ باتیں کر کے چلا گیا لیکن اپنے پیچھے کئی سوال چھوڑ گیا۔

Scanned by CamScanner

مجھے خیال آیا کہ صرف محبت کے حوالے سے ہی دو نمبری نہیں کی گئی بلکہ خود ساختہ صوفی شاعر بھی میدان میں آگئے ہیں۔ صوفیانہ اصطلاحات کو شعر میں لا کر صوفی شاعر ہونے کے دعویدار بن بیٹھے ہیں۔ اِن میں اور اُن شاعروں میں کوئی فرق نہیں جو عشق کی واردات سے گزرے بغیر صرف عشق کا لفظ تکرار کے ساتھ شاعری میں لاتے تھے اور دعویٰ کرتے تھے کہ ہم عشق کے شاعر ہیں۔ یہ صوفیانہ واردات کے بغیر ہی خود کو صوفی ظاہر کرتے ہیں۔ اگر اصطلاحات کے ذریعے شاعری ہو سکتی تو ہمارے عظیم صوفی شعراء کبھی مجاز کے پیرائے میں اپنی واردات بیان نہ کرتے۔ مَیں کہنا یہ چاہتا ہوں کہ تم نے اپنے دور کے دونوں رویوں کو دیکھا اور سمجھا ہے۔ اس لیے تمہاری شاعری میں وہ رنگ آ گیا ہے جو اس دور کی نئی نسل کو چاہئے۔ میرے نزدیک آج وہ شخص صوفی ہے جو مذہبی شدت پسندی کے الاؤ میں محبت بھری شاعری کے پھول کھلاتا ہے۔ مَیں تمہیں تمہارا راستہ دکھا رہا ہوں جس پر تم چل پڑے ہو۔ یہ مشکل سفر ہے۔ ہر چند کہ اس سفر میں تمہیں بے انتہا مقبولیت بھی ملی ہے اور قبولیت بھی۔ لیکن احتیاط بہت ضروری ہے۔ جمالیات کو بیان کرتے ہوئے قلندر بخش جرأت کے قریب سے ہو کر گزر جانا...... تم نے تاریخ میں یقیناً وہ واقعہ پڑھا ہوگا۔ ایک مشاعرے میں جرأت نے پڑھا اور سامعین نے داد کی انتہا کر دی۔ جرأت پڑھ کر میرؔ صاحب کے پہلو میں آ بیٹھے اور پوچھنے لگے ''میرؔ صاحب کیوں کیسا پڑھا میں نے؟'' جواب ملا۔ ''میاں بس یہی چوما چاٹی کہہ لیا کرو۔ شاعری تمہارے بس کی بات نہیں'' تم سے اس کا ڈر تو نہیں لیکن یہ شہرت کی دیوی بڑے بڑوں کو ورغلا کے لے جاتی ہے۔ عام لوگوں کو شاعر کی سطح پر لانے کے بجائے شاعر کو عام لوگوں کی سطح پر لے جاتی ہے۔ مَیں بھی عجیب شخص ہوں، تم پر بات کرتے کرتے اندیشے کی پھسلن کا شکار ہو گیا۔ خیر چھوڑو، عشق بخیر کی دُعا مانگنے والا کبھی نہیں پھسل سکتا۔ چلو تمہارے دو شعر سناتا ہوں۔ میرا تو اس غزل پر رقص کرنے کو جی چاہتا ہے۔

Scanned by CamScanner

اُس طرف نت نئے رنگوں میں جھلکتا ہُوا حُسن
اِس طرف ایک ہی آواز دما دم آہا
محفلِ حال ہے سب مل کے پکارو یارو
نعرۂ چشم و لب و عارضِ جانم آہا

پیارے صاحب! مَیں حالتِ حال میں، حالتِ وصال میں، حالتِ ہجر میں، حالتِ رقص میں، حالتِ غزل میں غرض جملہ حالتوں میں تمہاری شاعری سے لطف اندوز ہوتا ہوں۔ تم نے جس طرح روایت کو پڑھا اور پھر اُس سے لطفِ کلام پیدا کیا وہ نئی نسل کے لیے بہترین اور کامیاب ترین رول ماڈل کا کام دے گا۔ غلط ہیں وہ لوگ جو شاعری کے ختم ہونے کی بات کر کے اپنے بنجر پن کو چھپاتے ہیں۔ تمہیں مَیں ایک مزے کا واقعہ سنانا چاہتا ہوں۔ شکیل جاذب اور مَیں پاک ٹی ہاؤس میں بیٹھے تھے کہ ایک صاحب مدتوں بعد تشریف لے آئے۔ چھوٹتے ہی کہنے لگے ''شاعری کا انتقال ہو چکا ہے۔ سب لوگ اپنا اور اپنے قارئین کا وقت ضائع کر رہے ہیں۔'' مَیں نے اس تابڑ توڑ حملے کو خاموشی سے پسپا کرتے ہوئے چائے کا پوچھا۔ شکر ہے انہوں نے یہ نہیں کہا کہ آج کل چائے بھی اچھی نہیں بن رہی۔ چائے آ گئی۔ کافی دیر کے بعد مَیں نے دریافت کیا کہ ''حضور! آپ آج کل کیا لکھ رہے ہیں؟'' کہنے لگے کہ ''مجھے شعر کہے زمانے ہو گئے ہیں۔'' اُن کی اس بات میں اُن کے سوال کا جواب موجود پا کر مَیں نے عرض کیا کہ ''حضور! آپ لکھ رہے ہوتے تو شاعری کا انتقال کیوں ہوتا؟ یہ آپ کا بنجر پن ہے جو آپ کو سب میں دکھائی دے رہا ہے۔''

فارس! صرف اُن صاحب پر ہی موقوف نہیں ایسے کردار ملتے رہتے ہیں۔ ابھی پچھلے دنوں ابوظہبی کے مشاعرے میں ایک منہ پھٹ نے اس قسم کی گفتگو کی۔ مَیں نے کسی بحث میں پڑے بغیر تمہارے یہ مقبولِ عام شعر سنائے:

Scanned by CamScanner

روز آتی ہے مرے پاس تسلی دینے
شبِ تنہائی! بتا تُو مری کیا لگتی ہے

☆☆☆

وہ ٹال دیتا ہے ایک سورج کی اشرفی پر
اگرچہ روتا ہوں رات بھر آسماں کے آگے

☆☆☆

بہت شریر تھا مَیں اور ہنستا پھرتا تھا
پھر اِک فقیر نے دے دی دعا اداسی کی

☆☆☆

پھر اُس کے بعد زمانے نے مجھ کو روند دیا
مَیں گِر پڑا تھا کسی اور کو اٹھاتے ہوئے

☆☆☆

پھر اُس کے بعد عطا ہوگئی مجھے تاثیر
مَیں رو پڑا تھا کسی کو غزل سناتے ہوئے

☆☆☆

آپ چاہیں تو جان بھی لے لیں
آپ کو اختیار ہے سائیں

☆☆☆

پیارے صاحب! یہ دعا دینے والا فقیر اور صاحبِ اختیار سائیں کہاں ہوتا ہے؟ ملے تو بعد از سلام میرے لیے بھی اس قسم کی دعا کی درخواست کرنا۔ فارس! تم غزل کا یعنی میرا مستقبل ہو۔

Scanned by CamScanner

جیتے رہو

اور سدا دلوں پر حکمرانی کرتے رہو

آخر میں میری طرف سے تمہارے لیے تمہارے لفظوں میں ایک دعا......

میرے کاسے کو ہے بس چار ہی سِکوں کی طلب

عشق ہو، وقت ہو، کاغذ ہو، قلم ہو آمین

تم ہارا
عباس تابش

rekhta

Scanned by CamScanner

تمہاری اور میری کہانی

یومِ الست: (بوقتِ عصر)

تمام کائناتوں اور کُل زمانوں جہانوں کی رُوحوں کا ہجوم تھا۔ کیا کٹر کافر، کیا من موہنے مومن، کیا مرد، کیا عورت، سب وہیں تھے اور چُپ نہیں تھے۔ بھانت بھانت کی آوازیں، بولیاں، جملے، سرگوشیاں، صدائیں اور ندائیں کان میں پڑتی تھیں کہ جن کا نہ معنی معلوم نہ مدعا۔ ایسی بھڑ کیلی بھیڑ بھاڑ کہ خدا کی پناہ۔ ارے ہاں، یاد آیا، خود خدا کہیں دُور مسندِ خدائی پر براجمان، تھوڑا حیران، موجود تھا۔ ایسا یکتا کہ جیسے.... جیسے تشبیہہ تک کوئی نہ ہو۔ مَیں، پانچویں قطار میں بہتّرواں چُپ چاپ کھڑا تھا۔ گنگ ایسا مانو زبان سرے سے ہے ہی نہیں۔

پھر اچانک میری نظر اپنے پہلو میں کھڑی تم پر پڑی۔

اور ربِ الست کی قسم، دید کے اوّلین لمحے میں ہی مَیں نے جان لیا اور مان لیا کہ تم عشق ہو اور صرف تمہی عشق ہو۔ حیرت بھی تمہی ہو، حسرت بھی، رنگ بھی تمہی ہو، سنگ بھی۔ مژدہ بھی تمہی ہو، صدمہ بھی۔ تم غزل ہو اور نظم، تم تنہائی ہو اور بزم، خاموشی بھی تمہارا نام ہے، سرگوشی بھی، آواز بھی تمہارا نام ہے، راز بھی۔

مَیں نے نظریں اُٹھائیں، عشق سے کام لیا اور رتّی برابر جھجکے بغیر تمہارا ہاتھ تھام

Scanned by CamScanner

لیا۔تمہاری ملکوتی مسکان کا وہ جھلمل لمحہ اب تک میری حیرت کے حافظے پر نقش ہے۔ جب ہر سُو ''الست بربکم؟'' کے جواب میں ''بے شک، تُو ہی ہمارا رب ہے'' کا کائناتی غلغلہ اُٹھا تب بھی مَیں چپ چاپ تمہیں تک رہا تھا۔ بِنا سانس لیے۔

اور پھر یک دم تم میرے ہاتھ سے پانی کے مانند بوند بوند پھسل کر ماحول میں حل ہونے لگیں۔ مَیں چیختا چلّاتا رہا اور تم ہولے ہولے کائنات اور وقت میں گھل مل گئیں۔

مگر جاتے جاتے تمہاری وہ آخری سرگوشی:

''مجھے ڈھونڈتے رہنا۔ مَیں تمہیں مِلتی رہوں گی۔ ہر رُوپ میں۔ مجھے ڈھونڈتے رہنا۔''

تبھی مجھے پہلا گریہ عطا ہوا اور میری ابدی تلاش کی ابتدا ہوئی۔ پہلے آنسو کا نمک چکھا تو پُراسرار جھٹپٹے کا سماں تھا۔ تم نہ جانے کہاں گئیں، مَیں نہ جانے کہاں تھا۔

موجودہ بدن میں روزِ اوّل:

بہار کی ستائیسویں تھی۔ طاق رات اور جمعتہ المبارک کا دن۔

فجر کی مدھر سپید اذانیں ہو رہی تھیں جب مَیں نے اِس جسم میں آنکھ کھولی۔ پہلی نظر ماں کے گال پر بہتے آنسو پر پڑی اور اُس میں مجھے تمہاری جھلک جھمک چمکتی دکھائی دی۔ تبھی مجھے دوسرا گریہ عطا ہوا مگر اب کے یہ خوشی کا گریہ تھا۔ تمہارا دوبارہ آن ملنے کا وعدہ جھوٹا نہیں تھا۔ تب مَیں رقص نہیں کر سکتا تھا، بہت چھوٹا تھا نا، سو چیخیں مار کر والہانہ رویا۔ ماں نے گھبرا کر مجھے سینے سے لگایا، پہلی لوری سنائی۔ مَیں آج تک فیصلہ نہیں کر پایا کہ ماں کی آغوش کی گرماہٹ زیادہ پُرسکون ہے یا اُس کی آواز کی نرمی۔ تب نہ گوشِ ہوش میسر تھا نہ چشمِ بینا۔ مگر ماں کی بے لفظ لوری میں جو للک، لحن اور لَے تھی، وہ کہیں من اندر بس گئی۔ بابا نے کان میں اذان دی تو مجھ پر پہلا قافیہ کھلا۔ دُور کہیں نانی ماں سورۂ رحمان کی تلاوت

Scanned by CamScanner

کررہی تھیں۔ آیت آیت ترتیب، ترتیل، تناسب اور توازن، حرف حرف موزوں ترین۔ عین اُس لمحے کلامِ پاک کی آواز کے سائے میں مجھے حسرتِ اظہار عطا ہوئی اور اپنی قدیم اور عظیم تلاش یعنی تمہیں کھوجنے کے لیے شاعری کا روشن چراغ میرے ننھے منے ہاتھوں میں تھما دیا گیا۔ چراغ کی لَو حیرت سے بنی تھی۔ میری آنکھوں کی طرح۔

پہلا کلمہ طیّب:

مَیں بولا تو میرا پہلا لفظ ماں تھا۔
اور کچھ ہوتا بھی کیسے؟ تم خود بتاؤ۔

ماں ہی نے تو مجھے خاموشی کے ہجے اور اسرار پڑھائے، حرف حرف آوازوں کا چوگہ مجھ بے زبان کے منہ میں ڈالا۔ لفظوں کی روشنی پہچاننا سکھائی، معانی کی خوشبو سے تعارف کرایا اور بالآخر مجھ گنگ کو نطق دیا۔ یہ جو ملکوں ملکوں میرے بولنے کا چرچا ہے، ماں ہی نے اپنا خونِ جگر خرچا ہے۔ میرا سخن اُسی کی لگن، میرا کلام اُسی کا اہتمام، میری آواز اُسی کا اعجاز۔

اور پھر میرے بابا ہیں جنہوں نے مجھے لقمہ لقمہ حق حلال کی حُرمت بھرا رزق کھلایا۔ پہلے قلم کتاب سے نہیں، اپنے عمل کی آب وتاب سے لکھایا پڑھایا۔ بات سے نہیں، ذات سے سکھایا۔ پھر ایک دن اُنگلی تھامے مدرسے میں لے گئے کہ چل! اب قلم دوات تھام، رمزِ کتاب سیکھ۔ زندگی کرنے کے آداب سیکھ۔

تب بابا لائبریرین تھے اور اماں اُستانی۔ سو ہمارے گھر میں کتابوں کی بہت رونق تھی، مانو تین چوتھائی حصے میں تو کتابیں رہتی تھیں، بچے کھچے میں ہم۔ سو پانچ سات برس کی عمر ہی سے میری پکی دوستی ہوگئی کتابوں سے اور خوابوں سے اور اُن سے جُڑے سرابوں عذابوں سے۔ مجھے اکثر ایسی جھمکی جھلکی سی دِکھتی تھی گویا اِدھر مَیں نے کتاب کھولی، اُدھر تم نے ورق ورق سے تانکنا اور کہانی کہانی سے جھانکنا شروع کیا۔ اِس شریر چھپن چُھپائی، معصوم لگن

Scanned by CamScanner

میٹی اور دلبر آنکھ مچولی میں مَیں نے سب کتابیں چاٹ ڈالیں۔ دس بارہ برس کی عمر میں جب ہمجولی گلیوں گلیوں کھیلتے، بارش میں ننگ دھڑنگ "کوکلا چھپا کی جمعرات آئی ہے" گاتے گنگناتے پھرتے، مَیں فرش پر نیم دراز، کسی کتاب کی بھول بھلیوں میں کھویا پرویا رہتا۔ نُقطہ نُقطہ سمیٹتا، حرف حرف چُنتا، سطر سطر چکھتا۔ ابتدائی تحیر کے دن اور کنواری حیرت کی شامیں تھیں۔ تجسس رگ رگ سے زم زم کے مانند پھوٹتا تھا۔ کیا سعدی و رومی، کیا حافظ و خیام، کیا میر و غالب، کیا فیض و فراز، سب آنکھوں کے رستے رگ و پے اور رگ و پے کی راہ سے روح میں محفوظ کر ڈالے۔ پھر اللہ ماری انگریزی کی لت پڑ گئی۔ ارے کچھ نہ پوچھو، شیکسپیئر اور بائرن سے لے کر کیٹس اور شیلے تک، ورڈز ورتھ اور کالرج سے لے کر ایڈگر ایلن پو اور ایملی برانٹے تک نگر یا نگر یا گھوما۔

سب میں تمہیں ڈھونڈا۔ سب میں تمہیں پایا۔

مولا ! غزلیں نظمیں دے:

مَیں سالہا سال چُپ رہا۔ سخن کی بانسری برسوں اپنے خالی پن میں سُروں کے امکانات بھرتی رہی، کسی خوش نفس کیفیت کا انتظار کرتی رہی کہ آئے اور اس خشک تار و خشک چوب و خشک پوست میں سانس سانس رُوح پھونک دے تا کہ آوازِ دوست برآمد ہو۔

اور پھر وہ دن آ گیا۔

آخر کار لاکھوں من وزنی خاموشی کی چٹان چیر کر سخن کی سبز کونپل مجھ میں سے پھوٹ پڑی۔ پہلا شعر تم پر کہا:

شیوۂ صبر ہم گنوا بیٹھے
آج اُسے حالِ دل سُنا بیٹھے

Scanned by CamScanner

اور پھر دوسرا:

ہم سجاتے ہی رہ گئے گھر کو
آپ غیروں کے پاس جا بیٹھے

تب سے اب تک یہی زندگی ہے کہ غزل بہانہ کروں اور گنگناؤں تمھیں۔ تم کہیں میری شہر بانو ہو، کہیں میری شاعری، کہیں میرے آنگن میں کھلی کلیوں میں دمکتی ہو، کہیں اُس گلِ سرخ وسفید میں چمکتی ہو جس کا مجھے انتظار ہے۔ اور جس کی آمد پر کامل اعتبار ہے۔

تمہاری تلاش قرنوں پر محیط کئی ادوار سے گزری ہے۔ صدیوں آس کے دھڑکتے انگارد ہکائے تمہیں ڈھونڈا۔ کبھی کسی لاڈلے بچے کے مانند میر کی درویش انگلی تھامے، اُسی کے سچے سُچے سبز چوغے سے لٹکے گلیوں گلیوں تمہیں پکارتا پھرا، گاہے مرزا نوشہ کی مشکل پسندی اوڑھ کر تمہیں ڈھونڈا، کبھی فارسیت کے رُومی رنگ میں تمہاری یاد کو پُھسلایا تو کبھی ہندی بھاشا کے بھید بھاؤ دکھا کر تمہیں للچایا۔ گاہے فیض کے ساتھ پا بجولاں بازاروں میں تمہیں تلاشا اور گاہے ناصر کے ساتھ دھیان کی سنسان ویران راتوں کے پورے چاند میں تمہارے نین نقش ڈھونڈے۔

پھر ایک روز کسی سخن سرائے میں عباس تابش اور شکیل جاذب سے ملنا ہوا۔

یوں لگا گویا میرا کنبہ مجھ سے آن ملا۔ تابش صاحب نے شعر سنانے کو کہا۔ سنائے تو جھٹ مان بھرے لہجے میں شکیل بھائی سے کہنے لگے: ''بھئی! اس لڑکے میں تو بہت دم اور امکان ہے۔ اسے ہمارا دوست ہونا چاہیے۔'' شکیل بھائی ہاں کہہ کر مسکرا دیئے۔ عباس تابش کے مان اور شکیل بھائی کی قبولیت کا قرض نہ مَیں آج تک چُکا پایا نہ آئندہ کبھی چُکا پاؤں گا۔

یہ دور شدید ریاضت کا دور تھا۔ تمہاری تلاش کا تحیر اور تجسس مجھے آسمانِ سخن میں ہر سو اُڑائے پھرتا تھا۔ ایسی آگ بھڑکتی اور ایسی حیرانی دھڑکتی تھی مجھ میں کہ خدا کی پناہ۔

Scanned by CamScanner

مصرعوں، شعروں اور غزلوں پر گھنٹوں تابش صاحب سے گفتگو ہوتی، مَیں سیکھنے کی جستجو میں سوال پر سوال کرتا۔ اچھوتے نرالے انوکھے مضامین کے امکانات بسر کیے جاتے، مصرعے کے صوتی نظام سے لے کر غزالِ غزل کے خرام تک، مطلع کی اُٹھان سے مقطع کے بیان تک قدیم روایات اور جدید کیفیات کے تانے بانے جوڑے جاتے۔ عام باتوں کی اوٹ سے تام جھام ردیفوں کا نور ظہور کرتا۔ اسی سپیدۂ سحر میں مشقِ سخن آغاز ہوتی تو رات رہے تک رہتی۔ مجھے خوب یاد ہے کہ تحیر کے عہدِ اوّلیں میں تم مجھے بھیس بدل بدل کر ملا کرتی تھیں۔ پل دو پل قبل اُداسی بن کر رگ و پے میں رقص فرماتیں کہ چشم زدن میں اشک بن کر آنکھوں سے پھوٹ بہیں۔ کبھی وجد دھمال کی صورت تو کبھی حالتِ حال کی مورت۔ انہی بھرپور بھری پُری بیٹھکوں کے دوران مجھ انجان نے مصرعے کی بنت اور حال کی کیفیت کو باہم دگر گوندھنے اور ساختہ بے ساختگی تراشنے کا راز سیکھا۔ آج بھی اُس دور کی غزلیں میری دھڑکنوں کے آہنگ میں ہولے ہولے سانس لیتی ہیں۔

یو ای ٹی لاہور، پاکستان ایئر فورس اور سول سروس:

کیا کیا البیلے چمکیلے دور گزرے تمہاری کھوج میں، اللہ قسم۔ یو ای ٹی لاہور کے چٹخارے دار چنچل روز و شب پر دھیان دھرنے سے پاکستان ایئر فورس میں اُڑان بھرنے تک گام گام، بام بام ساتھ رہی ہو۔ مگر سچ کہوں تو تم عجیب پھسلواں ہمزاد ہو۔ ہر چند کہ مجھے تِل تِل یاد ہو مگر نظروں سے کہیں دُور آباد ہو۔ مانو کسی سفید ریشم کے گالے جیسے گول مٹول خرگوش کی طرح، پل میں ظاہر، پل میں اوجھل، ابھی رُوبرو ابھی اڑنچھو، پلک بھر جھلک، پھر غائب صدیوں تلک۔ اور مَیں عمر کے ہر دور میں تمہارا متلاشی۔

تم تو واقف ہو، کچھ ہی برسوں بعد مولائے کائنات نے ایسی چھاجوں عطا برسائی کہ تمہارا افارس پاکستان بھر کے لاکھوں کروڑوں ذہین فطین نوجوانوں میں سے چنیدہ ٹھہرا۔

Scanned by CamScanner

مقابلے کے امتحان میں کامران اور افسری کے پُل صراط پر گامزن ہوا۔ مقابلے کا امتحان عشق کے امتحان سے ذرہ برابر کم نہیں۔ لیلائے سول سروس کے مجنوں لاکھوں ہیں۔ بیوروکریسی، افسر شاہی، سرکاری کرسی، یہ سب وہ خواہش و خواب و خیال ہیں جو ہمارے ہاں تقریباً ہر نوجوان کی آنکھ میں بستے ہیں۔ ہاں میری اذیت دوہری اور میری ابتلا دوچند ہے۔ یاد تو کرو ذرا مرتضیٰ برلاس صاحب کو:

دوستوں کے حلقے میں ہم وہ کج مقدر ہیں
افسروں میں شاعر ہیں، شاعروں میں افسر ہیں

یقین جانو، میرے لیے عجیب حسبِ حال ہے یہ شعر۔ آج تک بھگت رہا ہوں۔

سخن کی جست:
گلی کی نکڑ پر ننھے مشاعروں سے دُنیا بھر کے گونجدار مشاعروں تک

دل میرا حسن کوزہ گر ہے اور اے میری جہاں زاد! دیکھو تو تم پر کہے گئے سخن پارے آج کیسے بنے ہیں جھلمل ستارے۔ کسی کم آباد قصبے کے ننھے منے مشاعرے سے لے کر امریکہ، یورپ اور مشرقِ وسطیٰ کے تمام ممالک، ہندوستان، چین، بنگلہ دیش اور کئی دیگر ملکوں کے مشاعروں تک، تمہارے فارس کو ڈھیروں ڈھیر محبتوں سے بلوایا، سنا، سراہا اور چاہا جاتا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ اگر دل پر سچی سُچی کیفیات کا در نہ بند ہو، اگر اشکوں کی زبانی دعائیں مانگنا آنکھوں کو پسند ہو تو بس ایک زقند میں سخن ساعتوں کی مقدس محرابوں، یادداشتوں کے قدیم گنبدوں اور دلوں کی خاموش بارگاہوں تک باریاب ہو جاتا ہے۔ دُنیا بھر میں۔

الحمد للہ کہ ربِ سخن نواز نے اوج عطا کی ہے سو اوج کی موج میں بہتا ہوں۔ فوج کی فوج ہے حاسدوں کی مگر پلٹ کر حرف بھر بھی نہیں کہتا ہوں۔ بس چپ چاپ اپنے سخن

Scanned by CamScanner

میں مست رہتا ہوں۔ خدالگتی کہو، یہی مناسب ہے نا؟ ورنہ حال یوں ہے کہ بے سبب ایک دُنیا خون کی پیاسی ہے۔ غضب خدا کا، افسری پر طنز، خدوخال کی رعنائی پر طعن، صنفِ نازک میں مقبولیت پر دُشنام۔ اور بھلا ان ناکاموں کو ہے کیا کام؟ سو ان سب کو شاعر کا دُور ہی سے سلام۔

تم عشق ہو، مَیں خوب جانتا ہوں، تمھیں ہر رُوپ میں پہچانتا ہوں، رنگ بن کر آؤ کہ خوشبو، خواب بن کر آؤ کہ جادو۔ خوب خبر ہے مجھے کہ تم یہ لفظ پڑھ رہی ہو، دانتوں میں اُنگلی اور ہونٹوں میں مسکراہٹ دبائے۔

تمھی میری بھیرویں ہو اور کھماج، تمھی میرا کل ہو اور آج۔
تمھی میرا بنفشہ ہو اور گلاب، تمھی میرا دھوکہ ہو اور سراب۔
تمھی میری تازہ غزل اور نئی نظم ہو۔
تمھی میری شاعری ہو اور مجھ میں ایسے گتھ متھ گئی ہو کہ مَیں اب مَیں نہیں رہا، تم ہو گیا ہوں۔
تمھی رحمان فارس ہو اور تمھی رحمان فارس کی محبوب و مطلوب و مدعا۔
اپنی تمام تر معصوم بے نیازیوں، شریر کج ادائیوں اور مسلسل بے مہریوں کے ساتھ شاد و شاداب رہو۔
کیونکہ تم ہو تو میری شاعری ہے اور میری شاعری ہے تو مَیں ہوں۔

رحمان فارس
آخری پہر، شبِ دُعا
لاہور

○

جان سے جاؤں تو ہونٹوں پہ ثنا ہو، آمین
آخری نعت مدینے میں عطا ہو، آمین

پھڑپھڑا کر مرے سینے سے نکل جائے دِل
یہ کبوتر اُسی روضے پہ رِہا ہو، آمین

میرے آنگن میں کھلیں آپؐ کی سیرت کے گلاب
میرا گھر آپؐ کی خوشبو میں بسا ہو، آمین

حاضری اور حضوری میں مرے ماتھے کا نُور
نبیٔ پاکؐ کا نقشِ کفِ پا ہو، آمین

میری بستی سے اندھیروں کے یہ بادل چھٹ جائیں
ہر طرف روشنیٔ صلِ علیٰ ہو، آمین

rekhta
Scanned by CamScanner

چشمۂ چشم کا پانی اسے سیراب کرے
نخلِ مدحت کو مَیں جب دیکھوں ، ہرا ہو، آمین

حرف کے پھول کھلانے کا مجھے فن مِل جائے
اور اس فن کو کبھی بھی نہ فنا ہو، آمین

بات بن جائے کسی طور، مری نعت کی بات
لفظ کم بھی ہوں تو اشکوں سے ادا ہو، آمین

rekhta
Scanned by CamScanner

غزل بہانہ کروں

rekhta

Scanned by CamScanner

O

صدائیں دیتے ہوئے اور خاک اُڑاتے ہوئے
مَیں اپنے آپ سے گزرا ہوں تجھ تک آتے ہوئے

پھر اُس کے بعد زمانے نے مجھ کو روند دیا
مَیں گر پڑا تھا کسی اور کو اُٹھاتے ہوئے

کہانی ختم ہوئی اور ایسے ختم ہوئی
کہ لوگ رونے لگے تالیاں بجاتے ہوئے

تُمہاری راہ میں بیٹھا صدائیں دیتا ہوں
بس اِک نگاہ مری جان ! آتے جاتے ہوئے

پھر اُس کے بعد عطا ہوگئی مجھے تاثیر
مَیں رو پڑا تھا کسی کو غزل سُناتے ہوئے

rekhta

Scanned by CamScanner

زمانہ تو ہے ازل سے ستم شعار مگر
تجھے بھی رحم نہ آیا مجھے ستاتے ہوئے ؟

خریدنا ہے تو دِل کو خرید لے فوراً
کھلونے ٹوٹ بھی جاتے ہیں آزماتے ہوئے

اگر ملے بھی تو مِلتا ہے راہ میں فارس
کہیں سے آتے ہوئے یا کہیں کو جاتے ہوئے

Scanned by CamScanner

○

بیٹھے ہیں چَین سے، کہیں جانا تو ہے نہیں
ہم بے گھروں کا کوئی ٹھکانا تو ہے نہیں

تُم بھی ہو بیتے وقت کے مانند ہُو بہُو
تُم نے بھی یاد آنا ہے، آنا تو ہے نہیں

عہدِ وفا سے کس لیے خائف ہو، میری جان!
کرلو کہ تُم نے عہد نبھانا تو ہے نہیں

وہ جو ہمیں عزیز ہے، کیسا ہے، کون ہے
کیوں پُوچھتے ہو، ہم نے بتانا تو ہے نہیں

دُنیا! ہم اہلِ عشق ہیں، کیوں پھینکتی ہے جال
ہم نے ترے فریب میں آنا تو ہے نہیں

rekhta
Scanned by CamScanner

کوشش کریں تو لوٹ ہی آئے گا ایک دِن
وہ آدمی ہے، گزرا زمانہ تو ہے نہیں

وہ عشق تو کرے گا مگر دیکھ بھال کے
فارس وہ تیرے جیسا دِوانہ تو ہے نہیں

rekhta
Scanned by CamScanner

O

معلوم ہے جناب کا مطلب کچھ اَور ہے
میری لُغت میں آب کا مطلب کچھ اَور ہے

تُو نے بہت خراب کیا ہے مجھے مگر
اِس شعر میں خراب کا مطلب کچھ اَور ہے

یہ عارضی طلب ہے، اِسے عشق مت سمجھ
لمحاتی اضطراب کا مطلب کچھ اَور ہے

صحرا نے کر تو دی ہے مجھے گھر کی پیش کش
اِس خانماں خراب کا مطلب کچھ اَور ہے

تسلیم ہے کہ مَیں نے دیا ہے اُسے گلاب
لیکن یہاں گلاب کا مطلب کچھ اَور ہے

rekhta
Scanned by CamScanner

تعبیر زندگی ہی بتائی گئی مجھے
حالانکہ میرے خواب کا مطلب کچھ اَور ہے

صحرا کے ہاں بھنور کے معانی ہیں مختلف
دریا کے ہاں سراب کا مطلب کچھ اَور ہے

فرہنگِ عشق دیکھ کے آیا ہوں مَیں ابھی
اُس میں گنہ ثواب کا مطلب کچھ اَور ہے

اِس فتنہ گر ہجوم کو سمجھایئے، جناب!
قوموں میں انقلاب کا مطلب کچھ اَور ہے

سچ ہے کہ ماہتاب سے کرتا ہوں عشق مَیں
ہاں لفظِ ماہتاب کا مطلب کچھ اَور ہے

گو وصل کے سوال پہ انکار ہو گیا
خوش ہوں کہ اِس جواب کا مطلب کچھ اَور ہے

ہوتی ہے اَور طرح غریبوں کی چھان بین
شاہوں کے احتساب کا مطلب کچھ اَور ہے

Scanned by CamScanner

ناراض عشق ! حُسن کی مجبوریاں سمجھ
محفل میں اجتناب کا مطلب کچھ اَور ہے

ساقی کی پیش کش نہیں محدود جام تک
اِس دعوتِ شراب کا مطلب کچھ اَور ہے

مقصد فقط چھپانا نہیں خدّوخال کو
فارس میاں! حجاب کا مطلب کچھ اَور ہے

rekhta

Scanned by CamScanner

○

خاک اُڑتی ہے رات بھر مجھ میں
کون پھرتا ہے دربدر مجھ میں

مجھ کو خود میں جگہ نہیں مِلتی
تُو ہے موجود اِس قدر مجھ میں

بے گھری اب مرا مقدر ہے
عشق نے کرلیا ہے گھر مجھ میں

موسمِ گریہ ! اک گذارش ہے
غم کے پکنے تلک ٹھہر مجھ میں

صرف ماں کی دُعا سے کام بنا
ورنہ کب تھا کوئی ہُنر مجھ میں

rekhta
Scanned by CamScanner

حوصلہ ہو تو بات بن جائے
حوصلہ ہی نہیں مگر مجھ میں

آنکھ سوتی ہے، خواب جاگتے ہیں
کہیں شب ہے، کہیں سحر مجھ میں

آپ کا دھیان خون کے مانند
دوڑتا ہے اِدھر اُدھر مجھ میں

rekhta

Scanned by CamScanner

O

جب خزاں آئے تو پتے نہ ثمر بچتا ہے
خالی جھولی لیے ویران شجر بچتا ہے

نکتہ چیں! شوق سے دِن رات مرے عیب نکال
کیونکہ جب عیب نکل جائیں، ہنر بچتا ہے

سارے ڈر بس اسی ڈر سے ہیں کہ کھو جائے نہ یار
یار کھو جائے تو پھر کونسا ڈر بچتا ہے

غم وہ رستہ ہے کہ شب بھر اِسے طے کرنے کے بعد
صبح دم دیکھیں تو اُتنا ہی سفر بچتا ہے

روز پتھراؤ بہت کرتے ہیں دنیا والے
روز مر مر کے مرا خواب نگر بچتا ہے

rekhta

Scanned by CamScanner

بس یہی سوچ کے آیا ہوں تری چوکھٹ پر
دربدر ہونے کے بعد اِک یہی در بچتا ہے

اب مرے عیب زدہ شہر کے شر سے، صاحب!
شاذ و نادر ہی کوئی اہلِ ہنر بچتا ہے

عشق وہ علمِ ریاضی ہے کہ جس میں فارس
دو سے جب ایک نکالیں تو صفر بچتا ہے

Scanned by CamScanner

○

خوشبوئے گُل نظر پڑے، رقصِ صبا دکھائی دے
دیکھا تو ہے کسی طرف، دیکھیے کیا دکھائی دے

تب مَیں کہوں کہ آنکھ نے دید کا حق ادا کیا
جب وہ جمالِ کم نما دیکھے بِنا دکھائی دے

دیکھے ہوؤں کو بار بار دیکھ کے تھک گیا ہوں مَیں
اب نہ مجھے کہیں کوئی دیکھا ہوا دکھائی دے

ایک سوال، اک جواب، پھر نہ رہا کوئی حجاب
اُس نے کہا دکھائی دوں؟ مَیں نے کہا دکھائی دے

کیا یہ وفورِ شوق ہے یا یہ فریبِ عشق ہے؟
دیکھوں مَیں جب بھی آئنہ، چہرہ ترا دکھائی دے

Scanned by CamScanner

چھوڑ یہ پردہ داریاں، آنکھ مچولی ترک کر
اے مرے یار! اب مجھے دیکھ لے یا دکھائی دے

آیتِ حُسن کی قسم، کفر نہیں یہ عشق ہے
پیکرِ خاک میں اگر نورِ خدا دکھائی دے

لگتے ہیں اُس کے خدوخال، تازہ انوکھے لازوال
جتنا پرانا ہے وہ شخص، اُتنا نیا دکھائی دے

حسن کے در سے دم بدم، بھیک ملے بصد کرم
فارسِ کم نگاہ کو روپ ترا دکھائی دے

rekhta
Scanned by CamScanner

○

آپ کی آنکھیں اگر شعر سنانے لگ جائیں
ہم جو غزلیں لیے پھرتے ہیں ٹھکانے لگ جائیں

ہم اگر روز بھی اک یاد بُھلانے لگ جائیں
تیری یادوں کو بُھلانے میں زمانے لگ جائیں

ہم تہی ظرف نہیں ہیں کہ محبت کر کے
کسی احسان کے مانند جتانے لگ جائیں

ہائے بے چارگیٔ عشق کہ وہ پتھر دل
ٹھوکریں مارے تو ہم پاؤں دبانے لگ جائیں

سُست اتنا ہُوں کہ بِن تیر چلائے چاہُوں
کہ مرے تیر پہ خود آ کے نشانے لگ جائیں

rekhta

Scanned by CamScanner

O

سکوتِ شام میں گونجی صدا اُداسی کی
کہ ہے مزید اُداسی دوا اُداسی کی

بہت شریر تھا مَیں اور ہنستا پھرتا تھا
پھر اک فقیر نے دے دی دُعا اُداسی کی

امورِ دل میں کسی تیسرے کا دخل نہیں
یہاں فقط تری چلتی ہے یا اُداسی کی

چراغِ دل کو ذرا احتیاط سے رکھنا
کہ آج شام چلے گی ہوا اُداسی کی

وہ امتزاج تھا ایسا کہ دنگ تھی ہر آنکھ
جمالِ یار نے پہنی قبا اُداسی کی

rekhta
Scanned by CamScanner

اِسی اُمید پہ آنکھیں برستی رہتی ہیں
کہ ایک دن تو سُنے گا خُدا اُداسی کی

شجر نے پُوچھا کہ تجھ میں یہ کس کی خوشبو ہے
ہوائے دشتِ جنوں نے کہا اُداسی کی

بہت دنوں سے مَیں اُس سے نہیں مِلا فارس
کہیں سے خیر خبر لے کے آ اُداسی کی

rekhta

Scanned by CamScanner

○

گرچہ کم کم تری تصویر نظر آتی ہے
سات رنگوں کی صدا آٹھ پہر آتی ہے

شاعری نامی پرندے کے ذریعے مجھ تک
کتنے نادیدہ زمانوں کی خبر آتی ہے

حیرتی ہوں کہ گلی والے گُلوں کی خوشبو
کیسے در کھولے بِنا صحن میں در آتی ہے

کون فنکار سنبھالے وہاں مصرعے کی لچک
قافیہ بن کے جہاں تیری کمر آتی ہے

فیصلہ کر لے کہ ہے کون زیادہ حساس
تجھ کو آتی ہے مہک، مجھ کو نظر آتی ہے

rekhta
Scanned by CamScanner

شعر تو بعد میں ہم سنتے سناتے رہیں گے
پہلے بتلا تجھے تعظیمِ ہنر آتی ہے؟

اور کیا آئے گا ہم اہلِ محبت پہ عذاب؟
ہاں، قیامت ہے سو آنے دو اگر آتی ہے

راستہ لاکھ مقفّل ہو گلے سے لب تک
چیخ تو چیخ ہے، چپکے سے گزر آتی ہے

زندگی بھی ہے بڑی ڈھیٹ سی اک محبوبہ
چھوڑ جائے تو کہاں بارِ دگر آتی ہے

ایسا خودکار ہے فارسؔ مِرے اشکوں کا نظام
خالی ہوتی ہے مری آنکھ تو بھر آتی ہے

Scanned by CamScanner

○

یہ جو مجھ پر نکھار ہے سائیں
آپ ہی کی بہار ہے سائیں

آپ چاہیں تو جان بھی لے لیں
آپ کو اختیار ہے سائیں

تم مِلاتے ہو بچھڑے لوگوں کو
ایک میرا بھی یار ہے سائیں

روز آنسو کما کے لاتا ہوں
غم مرا روزگار ہے سائیں

کسی کھونٹے سے باندھ دیجے اِسے
دِل بڑا بے مہار ہے سائیں

rekhta
Scanned by CamScanner

عشق میں لغزشوں پہ کیجیے معاف
سائیں! یہ پہلی بار ہے سائیں

کُل مِلا کر ہے جو بھی کچھ میرا
آپ سے مستعار ہے سائیں

ایک کشتی بنا ہی دیجیے مجھے
کوئی دریا کے پار ہے سائیں

وسعتِ رزق کی دعا دیجیے
درد کا کاروبار ہے، سائیں

خار زاروں سے ہو کے آیا ہوں
پیرہن تار تار ہے سائیں

کبھی آ کر تو دیکھیے کہ یہ دل
کیسا اجڑا دیار ہے سائیں

Scanned by CamScanner

○

یہ غم نہیں کہ وہ مجھ سے وفا نہیں کرتا
ستم تو یہ ہے کہ کہتا ہے جا، نہیں کرتا

طلوعِ عارض و لب تک مَیں صبر کرتا ہوں
سو مُنہ اندھیرے غزل ابتدا نہیں کرتا

یہ شہر ایسے حریصوں کا شہر ہے کہ یہاں
فقیر بھیک لیے بن دعا نہیں کرتا

زباں کا تلخ ہے لیکن وہ دِل کا اچھا ہے
سو اس کی بات پہ مَیں دل بُرا نہیں کرتا

شہیدِ عشق کی سرشاریاں ملاحظہ ہوں
گلا کٹا کے بھی خوش ہے، گِلہ نہیں کرتا

rekhta
Scanned by CamScanner

سوالِ عشق پہ لمبی کہانیاں نہ سُنا
مجھے بتا کہ تُو کرتا ہے یا نہیں کرتا؟

بس ایک مصرعۂ تر کی تلاش ہے مجھ کو
مَیں سعئ چشمۂ آبِ بقا نہیں کرتا

مجھے قبول نہیں خیر و شر کی یہ پہچان
کہ وہ بُرا ہے جو میرا بھلا نہیں کرتا

دل ایسا پھول ہے فارس کہ جو مہکنے کو
ذرا بھی منّتِ بادِ صبا نہیں کرتا

Scanned by CamScanner

○

حرف در حرف اک دُعا ترا نام
عشق کا پہلا معجزہ ترا نام

نارسائی کے عرش سے اُتر آ
ورنہ رکھ دیں گے ہم خدا ترا نام

صدیوں سوچی حروف نے ترتیب
تب کہیں لفظ میں ڈھلا ترا نام

قسمیں دے دے کے پوچھتے رہے لوگ
مَیں نے پھر بھی نہیں لیا ترا نام

مِٹ نہ پائے گا وقت کے ہاتھوں
لوحِ دل پر لکھا ہوا ترا نام

rekhta
Scanned by CamScanner

ساری یادوں سے دِل نشیں تری یاد
سارے ناموں سے دِلرُبا ترا نام

دھیان کی خواب ناک وادی میں
رات بھر گونجتا رہا ترا نام

rekhta
Scanned by CamScanner

○

جہان بھر میں کسی چیز کو دوام ہے کیا؟
اگر نہیں ہے تو سب کچھ خیالِ خام ہے کیا؟

اُداسیاں چلی آتی ہیں شام ڈھلتے ہی
ہمارا دل کوئی تفریح کا مقام ہے کیا؟

وہی ہو تم جو بُلانے پہ بھی نہ آتے تھے
بِنا بُلائے چلے آئے ، کوئی کام ہے کیا؟

جواباً آئی بڑی تیز سی مہک منہ سے
سوال یہ تھا کہ مولانا ! مے حرام ہے کیا؟

بتا رہے ہو کہ رسمی دعا سلام ہے بس
دعا سلام کا مطلب دعا سلام ہے کیا؟

Scanned by CamScanner

تو کیا وہاں سے بھی اب ہر کوئی گزرتا ہے؟
وہ راہِ خاص بھی اب شاہراہِ عام ہے کیا؟

مَیں پوچھ بیٹھا تمہیں یاد ہے ہمارا عشق؟
جواب آیا کہ تُو کون؟ تیرا نام ہے کیا؟

اِک ایک کر کے سبھی یار اُٹھتے جاتے ہیں
درونِ خانہ کوئی اور انتظام ہے کیا؟

بَری کرانا ہے ابلیس کو کسی صورت
خدا کے گھر میں کسی سے دعا سلام ہے کیا؟

جواب آیا کہ فَرفَر سناؤں ؟ یاد ہے سب
سوال یہ تھا کہ یہ آپ کا کلام ہے کیا؟

تُو بے وفائی کرے اور پھر یہ حکم بھی دے
کہ بس ترا رہے فارس، ترا غلام ہے کیا؟

Scanned by CamScanner

○

کوئی نہیں ہے یہاں جیسا خوبرُو تُو ہے
حسیں بہت ہیں مگر میرے یار! تُو تُو ہے

وہ روشنی تھی کہ آنکھیں تو اُٹھ نہیں پائیں
مَیں تیرے پاؤں سے جانا کہ رُوبرو تُو ہے

یہ اور بات کہ پھر سلسلہ ہی چل نکلا
خُدا گواہ، مری پہلی آرزُو تُو ہے

ترے کرم سے مرے اشک معتبر ٹھہرے
بچھڑنے والے! مرے غم کی آبرُو تُو ہے

ترے ہی لُطف سے رہتے ہیں میرے زخم ہرے
سو نخلِ غم کے لیے باعثِ نمُو تُو ہے

rekhta
Scanned by CamScanner

تُو شش جہات میں ہے اور مرے وجود میں بھی
نہیں ہے یُوں کہ فقط میرے چار سُو تُو ہے

گروہِ گُل بدَناں ہو کہ محفلِ عُشّاق
تمام شہر کا موضوعِ گفتگو تُو ہے

rekhta

Scanned by CamScanner

○

خلقتِ شہر بھلے لاکھ دُہائی دیوے
قصرِ شاہی کو دکھائی نہ سنائی دیوے

عشق وہ ساتویں حس ہے کہ عطا ہو جس کو
رنگ سُن جاویں اُسے، خوشبو دکھائی دیوے

ایک تہ خانہ ہوں مَیں اور مرا دروازہ ہے تُو
جُز ترے کون مجھے مجھ میں رسائی دیوے

ہم کسی اور کے ہاتھوں سے نہ ہوں گے گھائل
زخم دیوے تو وہی دستِ حنائی دیوے

تُو اگر جھانکے تو مجھ اندھے کنویں میں شاید
کوئی لَو اُبھرے، کوئی نقش سجھائی دیوے

پتّیاں ہیں، یہ سلاخیں تو نہیں ہیں فارس
پھول سے کہہ دو کہ خوشبو کو رہائی دیوے

rekhta
Scanned by CamScanner

○

الماری میں سوکھے پھول نظر آئے
کتنے بیتے موسم دھیان میں در آئے

ایک لطیفے سے کل یاد آیا کوئی
ہنستے ہنستے آنکھ میں آنسو بھر آئے

ضبط کی بھٹی میں یوں پک گئے اشک مرے
چھانی آنکھ تو مٹھی میں کنکر آئے

اِس حالت کو اُردو میں کیا کہتے ہیں؟
جب دِل کے خالی پن سے دِل بھر آئے

آ کر مِل جا ورنہ یہ بھی ممکن ہے
تُو خوش خوش بیٹھا ہو اور خبر آئے

Scanned by CamScanner

جاتے جاتے ایک دُعا تو لیتا جا
جا تیرا دل تیرے جیسے پر آئے

شور مچاتی رہی وہ آنکھ کہ رُک جاؤ
لیکن اب کے ہم چپ چاپ گذر آئے

جان بچی سو لاکھوں پائے فارس نے
عشق گلی سے لوٹ کے بدھو گھر آئے

rekhta
Scanned by CamScanner

○

نظر اُٹھائیں تو کیا کیا فسانہ بنتا ہے
سو پیشِ یار نگاہیں جھکانا بنتا ہے

وہ لاکھ بے خبر و بے وفا سہی لیکن
طلب کیا ہے گر اُس نے تو جانا بنتا ہے

قدم قدم پہ توازن کی بات مت کیجے
یہ مے کدہ ہے، یہاں لڑکھڑانا بنتا ہے

بچھڑنے والے! تجھے کس طرح بتاؤں مَیں؟
کہ یاد آنا نہیں، تیرا آنا بنتا ہے

رگوں تلک اُتر آئی ہے ظلمتِ شب غم
سو اب چراغ نہیں، دِل جلانا بنتا ہے

rekhta

Scanned by CamScanner

پرائی آگ مرا گھر جلا رہی ہے سو اب
خموش رہنا نہیں، غُل مچانا بنتا ہے

پھر اُس کے بعد تو بالکل دھڑک نہیں پاتا
وہ دل جو تیری نظر کا نشانہ بنتا ہے

یہ دیکھ کر کہ ترے عاشقوں میں مَیں بھی ہوں
جمالِ یار ! ترا مسکرانا بنتا ہے

جنوں بھی صرف دکھاوا ہے، وحشتیں بھی غلط
دوانہ ہے نہیں فارس، دوانہ بنتا ہے

rekhta
Scanned by CamScanner

○

یاد رکھ ، خود کو مٹائے گا تو چھا جائے گا
عشق میں عجز مِلائے گا تو چھا جائے گا

اچھی آنکھوں کے پجاری ہیں مرے شہر کے لوگ
تُو مرے شہر میں آئے گا تو چھا جائے گا

ہم قیامت بھی اُٹھائیں گے تو ہوگا نہیں کچھ
تُو فقط آنکھ اُٹھائے گا تو چھا جائے گا

پھول تو پھول ہیں ، وہ شخص اگر کانٹے بھی
اپنے بالوں میں سجائے گا تو چھا جائے گا

پنکھڑی ہونٹ ، مدھر لہجہ اور آواز اُداس
یار ! تُو شعر سنائے گا تو چھا جائے گا

rekhta
Scanned by CamScanner

جس مصور کی نہیں بکتی کوئی بھی تصویر
تیری تصویر بنائے گا تو چھا جائے گا

تجھ پہ ہر رنگ ہی سجتا ہے برابر لیکن
سُرخ پوشاک میں آئے گا تو چھا جائے گا

بات سے بات نکالے گا تو ہونگے نہیں شعر
ذات سے بات بنائے گا تو چھا جائے گا

Scanned by CamScanner

○

سجا کے چہرے پہ بیگانگی نہیں مِلنا
مجھے مِلو تو کبھی سرسری نہیں مِلنا

ہمارے جیسے تو مِل جائیں گے ہزاروں تمہیں
تمہارے جیسا ہمیں ایک بھی نہیں مِلنا

یہی سبق ہے محبت کا اوّل و آخر
جسے تلاش کرو گے وہی نہیں مِلنا

وہ جا رہا ہے سو جی بھر کے دیکھ لو فارس
پھر اِس کے بعد یہ موقع کبھی نہیں مِلنا

rekhta
Scanned by CamScanner

○

لعل و گہر کہاں ہیں، دفینوں سے پوچھ لو
سینوں میں کافی راز ہیں، سینوں سے پوچھ لو

جھیلا ہے مَیں نے تین سو پینسٹھ دکھوں کا سال
چاہو تو پچھلے بارہ مہینوں سے پوچھ لو

قبروں کے دُکھ سے کم نہیں کچے گھروں کے دُکھ
تُم زندہ لاشوں یعنی مکینوں سے پوچھ لو

چوتھا گواہ اندھا ہے، حد کس طرح لگے؟
عینی گواہ تین ہیں، تینوں سے پوچھ لو

مَیں جونہی بوئے بیج، شجر پھوٹنے لگے
مجھ پر یقیں نہیں تو زمینوں سے پوچھ لو

rekhta
Scanned by CamScanner

ایک آدھ تو کرے گی ہی اقرار لازماً
دو تین چار پانچ حسینوں سے پوچھ لو

سمجھو گے دل کی رمز مُجھی سے مگر ابھی
تُم شوق پورا کر لو، ذہینوں سے پوچھ لو

چھن جائے گھر تو کیسے رُلاتی ہے بے گھری
ٹوٹی انگوٹھیوں کے نگینوں سے پوچھ لو

سچ سچ بتائیں گے وہ تمہیں ڈوبنے کا لطف
دریا کی تہ میں غرق سفینوں سے پوچھ لو

اپنے گُرو کے طور پہ لیں گے سب ایک نام
تُم شہر بھر کے سارے کمینوں سے پوچھ لو

نیچے اترتے وقت اُسے موچ آ گئی
آگے کا سارا واقعہ زینوں سے پوچھ لو

پوچھو نہ سجدہ گاہ سے سجدوں کی چاشنی
ہاں پوچھنا ہی ہے تو جبینوں سے پوچھ لو

rekhta

Scanned by CamScanner

ڈستے ہیں کس ترنگ میں، پھنکارتے ہیں کیوں
سانپوں کی نفسیات خزینوں سے پوچھ لو

جو بات اہلِ عرش بھی بتلا نہیں سکے
فارس ! وہ بات خاک نشینوں سے پوچھ لو

rekhta
Scanned by CamScanner

○

ہر چیز مشترک تھی ہماری سوائے نام
اور آج رہ گیا ہے تعلق برائے نام

اشیائے کائنات سے ناآشنا تھا مَیں
پھر ایک اسم نے مجھے سب کے سکھائے نام

تب مَیں کہوں کہ سچا ہوں یک طرفہ عشق میں
وہ میرا نام پوچھے، مجھے بھول جائے نام

وہ دلرُبا بھی تھی کسی شاعر کی کھوج میں
مَیں نے بھی پھر بتایا تخلص بجائے نام

لشکر بنا رہا ہوں جوانانِ عشق کا
جس میں بھی آگ ہے، مجھے مِل کر لکھائے نام

تُو عشق پائے عشق کے مرنے کے بعد بھی
فارس! مزارِ دل پہ ترا جگمگائے نام

rekhta

Scanned by CamScanner

یارب! چمنِ نظم کو گلزارِ ارم کر

rekhta

Scanned by CamScanner

تُو رنگ برنگی روشنی، ترا کومل رُوپ سروپ

تُو رنگ برنگی روشنی، ترا کومل رُوپ سروپ
تُو چھیل چھبیلی چھاؤں ہے، تُو نئی نویلی دھوپ
گُل پھول، ستارے، تتلیاں، ترے حسن کے ہیں بہروپ
من موجی الہڑپن ترا، حیران کنوارا روپ

انسان جھکیں تعظیم کو تری جدھر سواری جائے
تجھے دیکھ فرشتے مست ہوں، خود خدا بھی واری جائے

ترے بول تھرکتی راگنی، ترے گال گُلوں کے تاج
تری آنکھ ستارہ صبح کا، تری کمر ندی کی لاج
لب سرخ سجیلی پنکھڑی، ہر باغ پہ تیرا راج
ہر دِل ہے تیری سلطنت، تُو کرے وصول خراج

اُس راہ پہ چمکیں خوشبوئیں جسے چھولے پاؤں ترا
تُو آسمان کی اپسرا اور عرش پہ گاؤں ترا

Scanned by CamScanner

برپا تھا اِک دن باغ میں ترے نینوں کا دربار
سَو لاکھ رعایا تتلیاں، گل پھول غلام ہزار
مَیں آخر صف میں آخری تھا مست دمِ دیدار
یک لخت ہوا تری آنکھ کا کجرارا کاری وار

صد شکر کہ تب سے دل مرا سردار ہے زخموں کا
مرا سینہ سینہ تو نہیں، شہکار ہے زخموں کا

ترے نرم الُوہی حُسن کی سو سو آیات دلیل
قرآن کی کھاتے ہیں قسم، توریت، زبور، انجیل
تُو ٹھنڈا زم زم نیلگوں، ترا جسم انوکھی جھیل
تُو آنکھوں سے جب حکم دے، ہر شخص کرے تعمیل

ترے انگ انگ میں روشنی ان گنت دعاؤں کی
تُو دیوتاؤں کی لاڈلی، تُو جان خداؤں کی

Scanned by CamScanner

اے مست مدھر من موہنی ! مجھے روپ کی دے خیرات
اے پاک سہانی سوہنی ! ہُوں خشک، چھڑک برسات
اے مَن معبد کی راہبہ ! چل تھام لے میرا ہاتھ
ان چھوئی مقدس صاحبہ ! آ لمس کا چرخہ کات

ہم ازل ابد کے گھاٹ پر یُوں عشق میں تر ہو جائیں
تیرے اور میرے نام کے سب حرف امر ہو جائیں

rekhta

Scanned by CamScanner

دِل جلتا ہے

جب جانا پہچانا موسم
اِک آن میں رنگ بدلتا ہے
ان گنت زمانوں سے جاری
کسی ربط کی سانسیں ٹوٹتی ہیں
جب ترکِ تعلق کے طوفان میں
چاہت کی کومل کونپل
یک لخت بکھرنے لگتی ہے
جب وقت کے آنگن میں رقصاں
کسی عشق کی خوشبو تھک کر مرنے لگتی ہے
جب دور اُفق پر یاد کا سورج ڈھلتا ہے
رگ رگ سے درد اُبلتا ہے
دل جلتا ہے

rekhta

Scanned by CamScanner

شہر بانو کے لیے ایک نظم

تمھیں جب دیکھتا ہوں
تو مری آنکھوں پہ رنگوں کی پھواریں پڑنے لگتی ہیں
تمھیں سُنتا ہوں
تو مجھ کو قدیمی مندروں سے گھنٹیوں اور مسجدوں سے ورد کی آواز آتی ہے
تمہارا نام لیتا ہوں
تو صدیوں قبل کے لاکھوں صحیفوں کے مقدس لفظ میرا ساتھ دیتے ہیں
تمھیں چُھولوں
تو دُنیا بھر کے ریشم کا ملائم پن مری پوروں کو آ کر گدگداتا ہے
تمھیں گر چوم لُوں
تو میرے ہونٹوں پر الوہی، آسمانی، ناچشیدہ ذائقے یوں پھیل جاتے ہیں
کہ اُس کے بعد مجھ کو شہد بھی پھیکا سا لگتا ہے
تمھیں جب یاد کرتا ہوں

Scanned by CamScanner

تو ہر ہر یاد کے صدقے مَیں اشکوں کے پرندے چوم کر آزاد کرتا ہوں

تمہارے اور اپنے عشق کی ہر کیفیت سے آشنا ہوں مَیں
مگر جاناں!
تمہیں بالکل بُھلا دینے کی جانے کیفیت کیا ہے؟
مجھے محسوس ہوتا ہے
کہ مرگِ ذات کے احساس سے بھر جاؤں گا فوراً
تمہیں مَیں بُھولنا چاہوں گا تو مر جاؤں گا فوراً

Scanned by CamScanner

Euphoria

تمہاری یاد کی خوشبو لگائی تھی مَیں نے
تمام رات مرے جسم و جاں مہکتے رہے
سرور ہجر کے موسم میں بھی نہ ماند پڑا
حواس ضبط کے عالم میں بھی بہکتے رہے
دیارِ خواب میں کچھ طائرانِ خوش آواز
تمہارے آنے کی اُمید میں چہکتے رہے
نواحِ دل میں کئی روشنی بھرے سائے
وفورِ شوق سے گاتے رہے ، لہکتے رہے

مَیں تُم سے دُور تھا، لیکن تُمہارے ہاتھ میں تھا
گذشتہ شب مَیں کسی اور کائنات میں تھا

rekhta

Scanned by CamScanner

Selfie

ہجر کے بے صدا جزیرے پر
کنجِ تنہائی میں کوئی لڑکی
خال و خد پر لگا کے آس کا رنگ
چشم ولب پر سجا کے دل کی امنگ
آنکھوں آنکھوں میں مسکراتی ہے
شام کی سرمئی اداسی میں
اپنی تصویر خود بناتی ہے

ادھ کھلے ہونٹ ، نیم وا آنکھیں
بےنوا ہونٹ ، بےصدا آنکھیں
ایسی خاموشی ، ایسی تنہائی
خود تماشا ہے خود تماشائی
خود ہی تصویر ، خود مصور ہے
خود غزل اور خود ہی شاعر ہے

Scanned by CamScanner

سوچتی ہے کہ جس کے ہجر میں مَیں
شمع سی صبح و شام جلتی ہوں
موم سی رات دن پگھلتی ہوں
کاش وہ میری روشنی دیکھے
میری آنکھوں کی اَن کہی سمجھے
میرے تن من کی بے بسی دیکھے
جتنی شدت سے خود کو دیکھتی ہوں
کاش وہ بھی مجھے کبھی دیکھے

rekhta
Scanned by CamScanner

کس قدر مصروفیت ہے

کس قدر مصروفیت ہے، الحذر
کس قدر مصروفیت ہے، الاماں
ساعتیں ہیں وقت کے منہ زور گھوڑے پر سوار
اُڑتی جاتی ہیں غضب رفتار سے
کام دھندے ان گنت ہیں، مسئلے ہیں بے شمار
کوئی لمحہ بھی خیالِ یار کا لمحہ نہیں

ہو گیا ہے زندگی کی جھیل سے ٹھہراؤ گم
وصل تو کیا، وصل کی خواہش کی بھی فرصت نہیں
حشر ایسا ہے کہ مٹھی بھر سکوں مِلتا نہیں

روز ہی مَیں سوچتا ہوں
آج کے دِن سب ادھورے کام نمٹا لوں گا مَیں

Scanned by CamScanner

اپنی خواہش کے مُطابق وقت کو ڈھالوں گا مَیں
خُود سے پیچھے رہ گیا ہوں، آج اپنے آپ کو جا نُوں گا مَیں

کل سے روزانہ گلوں سے گفتگو ہو گی مری
سارے رُوٹھے موسموں کو چائے پر بُلواؤں گا
حلقۂ احباب یعنی سب پرندوں کو منا کر لاؤں گا

سب کروں گا، خُود سے وعدہ ہے مرا
سب کروں گا لیکن اے میرے تھکے ہارے بدن!
آج کے دِن سب ادھورے کام نمٹانے کے بعد
آج کے دِن زندگی کو وقت پر لانے کے بعد

rekhta

Scanned by CamScanner

فیکون

فقط خلا تھا
نہیں، خلا بھی کہیں نہیں تھا
عدم کدے میں نہ تھے زمان و مکاں کہیں بھی
عدم کدہ بھی کہیں نہیں تھا
نہ وقت تھا اور نہ رنگ و بو تھے
نہ تحت و بالا نہ چار سُو تھے
وجود معدوم، ہست کا ہر نشاں ندارد
زمیں سرے سے نہیں تھی اور آسماں ندارد
نہ روح کی لَے، نہ سانس کی دُھن
نہ جاں کی آہٹ، نہ دِل کی سُن گُن
پھر ایک آواز گونج اُٹھی، کُن!

rekhta

Scanned by CamScanner

غزل اُس نے چھیڑی

rekhta

Scanned by CamScanner

O

چاند آ بیٹھا ہے پہلو میں، ستارو ! تخلیہ
اب ہمیں درکار ہے خلوت، سو یارو ! تخلیہ

دیکھنے والا تھا منظر جب کہا درویش نے
کج کلاہو ! بادشاہو ! تاجدارو ! تخلیہ

آنکھ وا ہے اور حُسنِ یار ہے پیشِ نظر
شش جہت کے باقی ماندہ سب نظارو ! تخلیہ

غم سے اب ہوگی براہِ راست میری گفتگو
دوستو ! تیمار دارو ! غمگسارو ! تخلیہ

چاروں جانب ہے ہجومِ ناشنایانِ سخن
آج پورے زور سے فارس پکارو تخلیہ

rekhta
Scanned by CamScanner

○

خوشی سمیٹ کے رکھ اور غم سنبھال کے رکھ
ہُوا ہے عشق میں جو کچھ بہم، سنبھال کے رکھ

یہ قیمتی ہیں، اِنہیں یُوں نہ بے دریغ لُٹا
اِن آنسوؤں کو سرِ چشمِ نم سنبھال کے رکھ

ہمیں تو خیر گنوا ہی دِیا ہے تُو نے مگر
ہماری یاد کو تو کم سے کم سنبھال کے رکھ

یہ دور عرضِ سُخن کا نہیں، سکوت کا ہے
ابھی اثاثۂ لوح و قلم سنبھال کے رکھ

یہاں کی خاک بھی حقدار احترام کی ہے
دیارِ عشق میں فارس قدم سنبھال کے رکھ

rekhta

Scanned by CamScanner

○

زباں پر مصلحت، دِل ڈرنے والا
بڑا آیا محبت کرنے والا

شکستہ پیڑ پر چڑیوں کے نوحے
خُدا بخشے، بھلا تھا مرنے والا

ترے دِل میں بھی اِک دِن جا بسے گا
ترے پیروں پہ ماتھا دھرنے والا

rekhta
Scanned by CamScanner

○

سربسر یار کی مرضی پہ فدا ہو جانا
کیا غضب کام ہے راضی بہ رضا ہو جانا

بند آنکھو ! وہ چلے آئیں تو وا ہو جانا
اور یوں پھوٹ کے رونا کہ فنا ہو جانا

عشق میں کام نہیں زور زبردستی کا
جب بھی تم چاہو جدا ہونا، جدا ہو جانا

تیری جانب ہے بتدریج ترقی میری
میرے ہونے کی ہے معراج ترا ہو جانا

تیرے آنے کی بشارت کے سوا کچھ بھی نہیں
باغ میں سوکھے درختوں کا ہرا ہو جانا

rekhta
Scanned by CamScanner

تنگ آ جاؤں محبت سے تو گاہے گاہے
اچھا لگتا ہے مجھے تیرا خفا ہو جانا

سی دیے جائیں مرے ہونٹ تو اے جانِ غزل!
ایسا کرنا مری آنکھوں سے ادا ہو جانا

بے نیازی بھی وہی اور تعلق بھی وہی
تمہیں آتا ہے محبت میں خدا ہو جانا

اژدہا بن کے رگ و پے کو جکڑ لیتا ہے
اتنا آسان نہیں غم سے رِہا ہو جانا

اچھے اچھوں پہ بُرے دن ہیں لہٰذا فارس
اچھے ہونے سے تو اچھا ہے بُرا ہو جانا

rekhta
Scanned by CamScanner

○

غم چھایا رہتا ہے دِن بھر آنکھوں پر
فارس ! اُس کے نام کا دم کر آنکھوں پر

جب دیکھو پلکیں جھپکاتا رہتا ہے
اِتنا بھی اِترایا مت کر آنکھوں پر

چلیے، آپ محبت کو جانے دیجے
ترس ہی کھا لیجے میری تر آنکھوں پر

کہیے تو جی لیں، کہیے تو مر جائیں
صاحب! آپ کی سب باتیں سر آنکھوں پر

آنسو بن کر عین اذانِ فجر کے وقت
اُترے گا غم کا پیغمبر آنکھوں پر

rekhta
Scanned by CamScanner

کوئی کافر ہوگا جو ایمان نہ لائے
اُس بُت پر اور اُس کی کافر آنکھوں پر

جاتے جاتے لے جاؤ بوسوں کے پھول
ہاتھوں پر، لب پر، ماتھے پر، آنکھوں پر

آنکھوں کومت غور سے دیکھا کر، پیارے!
آنکھیں رہ جاتی ہیں اکثر آنکھوں پر

فارس شب بھر خون ٹپکتا رہتا ہے
چلتے ہیں خوابوں کے نشتر آنکھوں پر

ایک شعر

خموشیوں کی زباں بھی سمجھنا ہوگی اُسے
پکارنے پہ ہی آیا تو یار کاہے کا ؟

Scanned by CamScanner

○

یہ کیا کہ جب بھی مِلو، پُوچھ کے، بتا کے مِلو
کبھی کرو مجھے حیران، اچانک آ کے مِلو

دُعا سلام ہے کیا شَے ، مُصافحہ کیسا
تکلّفات کو چھوڑو، گلے لگا کے مِلو

محبتوں میں شش و پنج سے نکالو مجھے
نظر جُھکا کے مِلو یا نظر مِلا کے مِلو

عجب اصول ہیں اِس خوش مزاج بستی کے
کہ دِل میں گالیاں دو اور مسکرا کے مِلو

اُسی کے پاس تُمہارا علاج ہے فارس
دیارِ عشق کے بوڑھے شجر سے جا کے ملو

rekhta

Scanned by CamScanner

○

نم دیدہ دعاؤں میں اثر کیوں نہیں آتا؟
تُو عرشِ تغافل سے اُتر کیوں نہیں آتا؟

مَیں آپ کے پیروں میں پڑا سوچ رہا ہوں
مَیں آپ کی آنکھوں کو نظر کیوں نہیں آتا؟

اب شام ہوئی جاتی ہے اور شام بھی گہری
اے صبح کے بُھولے ہوئے! گھر کیوں نہیں آتا؟

○

مجھ کو سارا حساب آتا ہے
یعنی مَیں جمع تُو مُساوی عشق

Scanned by CamScanner

○

پھول کھلا روِش روِش ، نُور کا اہتمام کر
حضرتِ قیس آئے ہیں ، دشتِ جنوں ! سلام کر

سینہ نہ پیٹ ، ہجر زاد ! سینے میں دِل مقیم ہے
دِل میں جنابِ یار ہیں ، اُن کا تو احترام کر

مصرعۂ چشم و لب سُنا ، نغمۂ حسن گُنگُنا
تُو ہے مری غزل کی جان ، جانِ غزل ! کلام کر

کوئی دوا بتا مجھے ، تھوڑا سکوں دِلا مجھے
آگ ہوں مَیں ، بجھا مجھے ، وحشی ہوں ، مجھ کو رام کر

عشق کا مقتدی ہے تُو ، جیسے پڑھائے ویسے پڑھ
اپنی نماز بھول جا ، پیروئ اِمام کر

Scanned by CamScanner

سائیں جی! کھو گیا تھا میں، شکر ہے آپ مل گئے
پہنچا ہوں اپنے آپ تک آپ کا ہاتھ تھام کر

ہجر قدیم بھید ہے ، وصل عظیم بھید ہے
ہجر کی رمز کھول دے ، وصل کا راز عام کر

اچھا نہیں ہے اتنا جوش، اڑنے لگے ہیں سب کے ہوش
فارسِ بے ادب ! خموش ، اب یہ غزل تمام کر

rekhta

Scanned by CamScanner

○

جھانکتے جھانکتے کنارے سے
رات مَیں گر پڑا ستارے سے

ویسے مَیں صف میں آخری تھا مگر
اُس نے بلوا لیا اشارے سے

اور پاس آ گیا بچھڑ کر تُو
فائدہ ہو گیا خسارے سے

گھر نہیں، بے گھری بنائی ہے
مَیں نے وحشت کے اینٹ گارے سے

شاعروں نے کمائی کی ہے بہت
رائیگانی کے استعارے سے

rekhta

Scanned by CamScanner

تُو مرے رَب کا فیصلہ ہے میاں!
تجھ کو پایا ہے استخارے سے

اِک مسافر کو دیکھتا تھا کوئی
شہر کے آخری منارے سے

تلخیوں کے علاوہ کیا ملتا
ایک میٹھے کو ایک کھارے سے

کچھ نہ پوچھو کہ کیا کِیا فارس
ایک پیارے نے ایک پیارے سے

rekhta

Scanned by CamScanner

○

ایسے ہیں یہ الگ الگ، جیسے جدا ہیں مشرقَین
چَین کے روز و شب میں عشق، عشق کے روز و شب میں چَین

آپ نے پھول توڑ کر بھر لی ہے ٹوکری مگر
سُنیے تو پیڑ کی کراہ، سُنیے تو ٹہنیوں کے بَین

کب وہ بہارِ جاں فزا اُترے گی میرے صحن میں
چہکے گا کب خموش دن؟ مہکے گی کب اُداس رَین؟

تیرے خیال پر فدا غالب و میر و مصحفی
تیرے جمال کے گدا مانی، پکاسو، صادقین

دل میں دبا کے چیخ مَیں ہجر کے گھاٹ اتر گیا
مجھ کو پکارتے رہے دُور سے دو سیاہ نَین

Scanned by CamScanner

مے کدۂ خمار ایک، کوچۂ یادگار ایک
دو ہی مقام ہیں عزیز یعنی ہمارے قبلتین

سُنّی ہوں مَیں تو کیا ہوا؟ دِین ہے کربلا مرا
فارسِ کربلائی ہوں یعنی کہ عاشقِ حُسینؑ

rekhta
Scanned by CamScanner

○

اگرچہ بزم میں بالکل سمٹ کے مِلتا ہے
مگر وہ تنہا ملے تو لپٹ کے مِلتا ہے

بدن وصال کا خواہاں، دماغ ضبط میں گُم
عجیب شخص ہے، ٹکڑوں میں بٹ کے مِلتا ہے

یہ بازگشت کا احسان ہے کہ لوٹ آئی
وگرنہ کون کسی سے پلٹ کے مِلتا ہے

غمِ جہاں ہے غمِ یار سے بہت پہلے
مگر جو لُطف یہ ترتیب اُلٹ کے مِلتا ہے

اُسے خبر ہے کہ رسوائیاں بھی ہوں گی مگر
بڑا دلیر ہے وہ شخص، ڈٹ کے مِلتا ہے

rekhta

Scanned by CamScanner

○

وداعِ یار کا لمحہ ٹھہر گیا مجھ میں
مَیں خود تو زندہ رہا، وقت مر گیا مجھ میں

سکوتِ شام میں چیخیں سنائی دیتی ہیں
تُو جاتے جاتے عجب شور بھر گیا مجھ میں

وہ پہلے صرف مری آنکھ میں سمایا تھا
پھر ایک روز رگوں تک اتر گیا مجھ میں

کچھ ایسے دھیان میں چہرہ ترا طلوع ہوا
غروبِ شام کا منظر نکھر گیا مجھ میں

مَیں اُس کی ذات سے منکر تھا اور پھر اِک دن
وہ اپنے ہونے کا اعلان کر گیا مجھ میں

rekhta

Scanned by CamScanner

کھنڈر سمجھ کے مِری سیر کرنے آیا تھا
گیا تو موسمِ غم پھول دھر گیا مجھ میں

گلی میں گونجی خموشی کی چیخ رات کے وقت
تمہاری یاد کا بچہ سا ڈر گیا مجھ میں

یہ اپنے اپنے مقدر کی بات ہے فارس
مَیں اُس میں سمٹا رہا، وہ بکھر گیا مجھ میں

rekhta
Scanned by CamScanner

○

وصال رُت بھی اگر آئے، کم نہیں ہوتے
وہ غم جو ہجر میں ملتے ہیں، غم نہیں ہوتے

کسی کے نام کو لکھ لکھ کے کاٹنے والو!
قلم کی نوک سے رشتے قلم نہیں ہوتے

تُمھیں ملیں بھی تو کیسے کہ آج کل، یارو!
ہم اپنے آپ کو اکثر بہم نہیں ہوتے

ہمیں پسند نہیں ہے ہجوم میں ہونا
ہماشُما جہاں ہوتے ہیں، ہم نہیں ہوتے

اگر ہنسوں بھی تو آنکھیں اُداس رہتی ہیں
عجیب غم ہیں، خوشی میں بھی کم نہیں ہوتے

Scanned by CamScanner

یہ مملکت ہے میاں مملکت محبت کی
سو تاج و تخت یہاں محترم نہیں ہوتے

تھکن کے دیو کا سایہ ہے میری بستی پر
یہاں کے باسی کبھی تازہ دم نہیں ہوتے

شجر کی گود ہمیشہ بھری ہی رہتی ہے
پرندے نقل مکانی سے کم نہیں ہوتے

یہ کیسے لوگ ہیں فارس کہ میری چیخوں سے
کسی کی آنکھ کے کونے بھی نم نہیں ہوتے

rekhta

Scanned by CamScanner

○

پہنچ سے دور، چمکتا سراب یعنی تُو
مجھے دکھایا گیا ایک خواب یعنی تُو

مَیں جانتا ہوں ببول اور گلاب کے معنی
ببول یعنی زمانہ، گلاب یعنی تُو

جمالیات کو پڑھنے کا شوق تھا سو مجھے
عطا ہوا ہے مکمل نصاب یعنی تُو

بہت طویل سہی داستانِ دل لیکن
بس ایک شخص ہے لُبِّ لباب یعنی تُو

کہاں یہ ذرّۂ تاریک بخت یعنی مَیں
کہاں وہ نور بھرا ماہتاب یعنی تُو

rekhta

Scanned by CamScanner

چکھے بغیر ہی جس کا نشہ مسلسل ہے
مجھے بہم ہے اک ایسی شراب یعنی تُو

بدل گئی ہے بہت مملکت مرے دِل کی
کہ آ گیا ہے یہاں انقلاب یعنی تُو

ہر اِک غزل کو سمجھنے کا وقت ہے نہ دماغ
مجھے بہت ہے فقط انتخاب یعنی تُو

کوئی سوال ہے جس کو جواب ملتا نہیں
سوال یعنی کہ فارس، جواب یعنی تُو

rekhta

Scanned by CamScanner

O

کیوں ترے ساتھ رہیں عُمر بسر ہونے تک؟
ہم نہ دیکھیں گے عمارت کو کھنڈر ہونے تک

تم تو دروازہ کُھلا دیکھ کے در آئے ہو
تم نے دیکھا نہیں دیوار کو در ہونے تک

چپ رہیں؟ آہ بھریں؟ چیخ اٹھیں یا مر جائیں؟
کیا کریں بے خبرو! تم کو خبر ہونے تک

حال مت پوچھیے، کچھ باتیں بتانے کی نہیں
بس دعا کیجیے دعاؤں میں اثر ہونے تک

سگِ آوارہ کے مانند محبت کے فقیر
دربدر ہوتے رہے شہر بدر ہونے تک

rekhta
Scanned by CamScanner

آپ مالی ہیں نہ سورج ہیں نہ موسم پھر بھی
بیج کو دیکھتے رہیے گا ثمر ہونے تک

دشتِ خاموش میں دم سادھے پڑا رہتا ہے
پاؤں کا پہلا نشاں راہ گذر ہونے تک

فانی ہونے سے نہ گھبرایئے فارس کہ ہمیں
ان گنت مرتبہ مرنا ہے امر ہونے تک

rekhta

Scanned by CamScanner

○

چھوڑ سارے دھیان ، فارس ! عشق کر
عشق کر، رحمان فارس ! عشق کر

مَیں ہوں تیرے اندرونے کی صدا
میرا کہنا مان، فارس ! عشق کر

دل کی چنگاری سے اب شعلہ اُٹھا
تجھ میں ہے امکان، فارس ! عشق کر

عشق مقصد ہے تری تخلیق کا
اپنا مقصد جان، فارس ! عشق کر

عشق میں ہی یار کی پہچان ہے
یار کو پہچان، فارس ! عشق کر

rekhta
Scanned by CamScanner

جسم کی ضد ہے کہ بس کارِ ہوس
روح کی گردان، فارس ! عشق کر

ہو چکے چھپ چھپ کے سجدے ہو چکے
اب علی الاعلان فارس ! عشق کر

rekhta

Scanned by CamScanner

○

نہیں ہے اپنی تباہی کا کچھ ملال مجھے
تو کیا دکھائی نہیں دیتا اپنا حال مجھے ؟

مجھے اُداسی کا سرطان تھا سو ڈرتے تھے لوگ
سو آپ کرنا پڑی اپنی دیکھ بھال مجھے

تُو ایک نخلِ جواں، تیرا بوڑھا مالی مَیں
ترے عروج پہ بخشا گیا زوال مجھے

سخی! مَیں اور کسی در پہ جا نہیں سکتا
ترے ہی در کا بھکاری ہوں، لاکھ ٹال مجھے

ہنر ورو! مرے فن پر کرو گے کیا تحقیق؟
سوائے غم نہیں حاصل کوئی کمال مجھے

rekhta
Scanned by CamScanner

مَیں تیری راہ میں بیٹھا ہوں، اُٹھ نہ جاؤں کہیں
خدا کے واسطے کر ڈال پائمال مجھے

لباسِ عمر مرے جسم و جاں پہ تنگ رہا
کبھی جچے ہی نہیں میرے ماہ و سال مجھے

مَیں آدمی ہوں فرشتہ نہیں مگر ترے بعد
کبھی نہ آیا کسی اور کا خیال مجھے

rekhta
Scanned by CamScanner

○

تُم احتیاط کے مارے نہ آئے بارِش میں
ہمارے ساتھ پرندے نہائے بارِش میں

کھڑے تھے دونوں طرف پیڑ چھتریاں لے کر
کہ راستہ نہ کہیں بھیگ جائے بارِش میں

چُھپے ہوئے تھے پسِ پیرہن جو شرما کر
وہ انگ رنگ بہت جھلملائے بارِش میں

بڑا انوکھا رِدھم تھا برستی بُوندوں کا
ہوا نے رات بہت گیت گائے بارِش میں

گئی رُتوں کی کوئی ایسی بات یاد آئی
نہ پُھول پات نہ ہم مُسکرائے بارِش میں

rekhta

Scanned by CamScanner

برستے مینہ میں بھی اشکوں کی لَو بلند رہی
یہ وہ چراغ ہیں جو بُجھ نہ پائے بارِش میں

مَیں اتنے رنگ بکھرتے نہ دیکھ پاؤں گا
خدارا کوئی بھی تتلی نہ جائے بارِش میں

کسی کو آئی نظر کھلکھلاتی قوسِ قزح
کسی نے دیکھے اُداسی کے سائے بارِش میں

خدا گواہ کہ مَے جیسا لُطف دیتی ہے
تری بنائی ہوئی گرم چائے بارِش میں

ہم آج بھیگ گئے سر سے پاؤں تک فارس
کسی کے غم نے وہ چھینٹے اُڑائے بارِش میں

rekhta
Scanned by CamScanner

○

تُو حکم کر، نہ جاؤں تو جو چور کی سزا
پھر مَیں پلٹ کے آؤں تو جو چور کی سزا

بے خوف آ کے مِل کہ ترے اِذن کے بغیر
مَیں آنکھ بھی اُٹھاؤں تو جو چور کی سزا

چوری کروں گا بس ترا دِل، نیند اور چین
مَیں اور کچھ چراؤں تو جو چور کی سزا

مجھ بے نوا گدا کو نہ در سے اُٹھاؤ تُم
ہاں گر صدا لگاؤں تو جو چور کی سزا

صدیوں تُو آزما لے بھلا میرے صبر کو
شکوہ زباں پہ لاؤں تو جو چور کی سزا

rekhta

Scanned by CamScanner

مَیں ہارنے ہی آیا ہوں، تُو کھیل تو سہی
تجھ کو نہ جیت پاؤں تو جو چور کی سزا

جی بھر کے آج مجھ کو پلا اور ساتھ چل
تھوڑا بھی ڈگمگاؤں تو جو چور کی سزا

rekhta
Scanned by CamScanner

○

گرچہ مہنگا ہے مذہب، خُدا مُفت ہے
اک خریدو گے تو دوسرا مُفت ہے

آئینوں کی دُکاں میں لکھا تھا کہیں
آپ اندھے ہیں تو آئنہ مُفت ہے

اُس نے پوچھا کہ پازیب کتنے کی ہے؟
سارا بازار چِلّا اُٹھا : مُفت ہے

آخری سانس کے بعد عُقدہ کُھلا
مَیں سمجھتا رہا تھا ہوا مُفت ہے

فیصلہ کیجیے، بھاؤ تاؤ نہیں
یا محبت ہے انمول یا مُفت ہے

دوسرا جان دے کے بھی مِلتا نہیں
عشق کی ڈور کا اِک سرا مُفت ہے

Scanned by CamScanner

○

تمام ان کہی باتوں کا ترجمہ کر کے
کوئی بتائے اُن آنکھوں کا ترجمہ کر کے

سناؤں گا نہیں لیکن کہا تو ہے اک شعر
تمہاری ساری اداؤں کا ترجمہ کر کے

مَیں کافی باتیں پسِ گفتگو بھی کرتا ہوں
مجھے سنو مری سوچوں کا ترجمہ کر کے

غزل نگار ہوا نے تمام شاخوں پر
لکھے ہیں گُل ترے گالوں کا ترجمہ کر کے

مَیں دور دیس کے اِک شخص کو لُبھاؤں گا
جنابِ میر کے شعروں کا ترجمہ کر کے

rekhta

Scanned by CamScanner

تراجم

"A translation is no translation unless it will give you the music of a poem along with the words of it."

John Millington Synge

"The Aran Islands" (1907)

rekhta

Scanned by CamScanner

(i)

سبھی سرگوشیاں جب ہار کے دم توڑ دیتی ہیں

"Music when Soft Voices Die"
P. B. Shelley

سبھی سرگوشیاں جب ہار کے دم توڑ دیتی ہیں
کوئی نغمہ مسلسل گونجتا ہے دھیان میں پھر بھی
بنفشے کے سبھی پھولوں کو لے جاتی ہے جب پت جھڑ
کوئی خوشبو جواں رہتی ہے دل دالان میں پھر بھی

گلابوں کی جواں مرگی پہ کچھ عرصہ فُغاں کر کے
بکھرتی پتّیاں سجتی ہیں پیاری خواب گاہوں میں
سو ایسے ہی تری یادیں ہیں میرے ساتھ تیرے بعد
محبت تا ابد زندہ رہے گی میری آہوں میں

rekhta
Scanned by CamScanner

(ii)

سوچتا ہوں صیدِ مرگِ ناگہاں ہو جاؤں گا

"Cease to be"
John Keats

سوچتا ہوں صیدِ مرگِ ناگہاں ہو جاؤں گا
دل کے باغیچے سے گلہائے جنوں چُننے سے قبل
اور مٹی اوڑھ کر اِک قبر میں سو جاؤں گا
حیرتوں والے صحیفوں کے سبق سُننے سے قبل

جب ستاروں سے دمکتی شب کے خدّوخال پر
دیکھتا ہوں روشنی اِک غیر فانی عشق کی
سوچ کر افسردہ ہوتا ہوں مَیں اپنے حال پر
مجھ کو مہلت ہی نہیں اِس آسمانی عشق کی

rekhta
Scanned by CamScanner

سوچتا ہوں، اے مری محبوبۂ یک دو نَفَس!
تیرے حُسنِ بے کراں کو کب تلک تک پاؤں گا؟
جب اجل آ کر کہے گی : شاعرِ نادان ! بس
تب مَیں ہستی ترک کر دوں گا، فنا ہو جاؤں گا

آنکھ مٹ جائے گی، سارے خواب گم ہو جائیں گے
عشق اور شہرت عدم آباد میں کھو جائیں گے

rekhta
Scanned by CamScanner

(iii)

کہیں جو خوبیٔ قسمت سے مجھ کو مل جاتیں

"Aedh Wishes for the Cloths of Heaven"
W.B.Yeats

کہیں جو خوبیٔ قسمت سے مجھ کو مل جاتیں
خدا کے ہاتھ سے جنت کی خلعت و پوشاک
سنہری نُور سے بُنوائے شوخ پیراہن
نہ جن کی جیب دریدہ، نہ جن کا دامن چاک
اُنہیں مَیں تیرے حسیں پاؤں میں بچھا دیتا
خدا گواہ ، تری رہگزر سجا دیتا

مگر مَیں ایک تہی دست و رائیگاں شاعر
سوائے خواب مرے پاس اور کچھ بھی نہیں
سو مَیں نے خواب بچھائے ہیں تیرے رستے میں
بجز سراب مرے پاس اور کچھ بھی نہیں
سو اپنی راہ پہ ہولے سے پاؤں دھر، اے دوست!
نہ بُھول، چلتی ہے تُو میرے خواب پر، اے دوست!

rekhta

Scanned by CamScanner

(iv)

چمکتے ستارے! اگر مَیں تری طرح لافانی ہوتا

"Bright Star! Would I were stedfast as thou art"
John Keats

چمکتے ستارے! اگر مَیں تری طرح لافانی ہوتا
تو اِس طرح تنہائی میں بامِ شب پر معلق نہ ہوتا
کسی رات بھر جاگنے والے صحرانشیں سا نہ ہوتا
نہ اپنی ابدتاب پلکیں بکھیرے
رواں پانیوں کو وضو کرتے تکتا
زمینوں کے چَو گرد اور نسلِ انساں کے سب ساحلوں تک
نہ مَیں تانکتا جھانکتا برف والے نقابوں کو
سب چوٹیوں، وادیوں سے سرکتے ہوئے

نہیں، مَیں اگر تجھ سا لافانی ہوتا

rekhta

Scanned by CamScanner

تو اپنی جواں سال محبوبۂ نرم و نازک کے گدرائے
بھرپور سینے کو تکیہ بناتا
وہ جب سانس لیتی تو محسوس کرتا
شفق رنگ سینے کے ہر زیر و بم کو
شب و روز مَیں چند میٹھی اُمیدوں سے بیدار رہتا
ہمیشہ ہمیشہ مَیں اُس کی مہک ریز سانسوں کو سُنتا
ابد تک، ابد تک مَیں لافانی رہتا
اگر یُوں نہیں تو......

اچانک مَیں مر جاتا اور پُھوٹ جاتا
فلک سے مَیں چپ چاپ ہی ٹُوٹ جاتا

rekhta
Scanned by CamScanner

(v)

شرمیلی محبوبہ سے

"To His Coy Mistress"
Andrew Marvell

ہمارے پاس اگر وقت ہوتا لا محدود
فنا پذیر نہ ہوتا اگر ہمارا وجود
تو میری جان! ترا روٹھنا روا ہوتا
تری جھجک، ترا شرمیلا پن بجا ہوتا

بڑے سکون سے ہم بیٹھے سوچتے، مری جاں!
ہیشگی کا یہ دورانیہ گذاریں کہاں

تُو بحرِ سبز کے ساحل پہ سیپیاں چُنتی
شبِ خموش میں لہروں کی آہٹیں سُنتی
مَیں دُور بیٹھا فقط تجھ کو دیکھتا رہتا
کبھی کبھار ترے حسن پر غزل کہتا

تجھے مَیں چاہتا تخلیقِ روح سے بھی قبل
قدیم عہد کے طوفانِ نوح سے بھی قبل

Scanned by CamScanner

ہمارے پاس اگر وقت ہوتا لا محدود
فنا پذیر نہ ہوتا اگر ہمارا وجود
تُو پھر بھلے مجھے رد کرتی اِک زمانے تک
شروعِ وقت سے عیسیٰ کے دار پانے تک

خدا گواہ مرا عشق مستقل رہتا
خوشی سے مَیں ترا انکار تا ابد سہتا

ترے لبوں کی ستائش مَیں سو برس کرتا
ہزار سال تری انکھڑیوں کا دم بھرتا
محبتیں کئی قرنوں کی مجھ میں بھر جاتیں
بہت سی صدیاں تجھے دیکھتے گذر جاتیں

کہ تیرا حسن انہی شدتوں کا ہے حقدار
اور اِس سے پست نہیں میرے عشق کا معیار

مگر مَیں سنتا ہوں دِن رات موت کی آہٹ
عجب ہے مرگ کے شعلے کی تیز گرماہٹ
کفن میں باقی رہے گا نہ تیرا حسن و جمال
نہ قبر میں مُجھے آئے گا عاشقی کا خیال

ہمارے جسم تہِ خاک جونہی جائیں گے
تو حُسن و عشق کو کیڑے مکوڑے کھائیں گے

Scanned by CamScanner

سو جب تلک ہے ترے چشم ولب کا رنگ جواں
جہاں تلک ہے مری جستجو کے شعلے میں جاں
منائیں خواہش و خواب و خیال کا تہوار
گلے مِلیں کہ ابھی اوج پر ہے رنگِ بہار

حیات جتنی بھی تھوڑی ہے بس غنیمت ہے
مِلی جو مہلتِ یک دو نفس، غنیمت ہے

rekhta
Scanned by CamScanner

اک غزل ہے کہ ہو رہی ہے ابھی

rekhta

Scanned by CamScanner

○

عُمر بھر عشق کسی طور نہ کم ہو، آمین
دِل کو ہر روز عطا نعمتِ غم ہو، آمین

میرے کاسے کو ہے بس چار ہی سِکّوں کی طلب
عشق ہو، وقت ہو، کاغذ ہو، قلم ہو، آمین

میر کے صدقے مرے حرف کو درویشی مِلے
دُور مجھ سے ہوَسِ دام و درَم ہو، آمین

حُجرۂ ذات میں یا محفلِ یاراں میں رہوں
فکر دُنیا کی مجھے ہو بھی تو کم ہو، آمین

نہ ڈرا پائے مجھے تیرگئ دشتِ فراق
ہر طرف روشنئ دیدۂ نم ہو، آمین

rekhta
Scanned by CamScanner

جب مَیں خاموش رہوں، رونقِ محفل ٹھہروں
اور جب بات کروں ، بات میں دم ہو، آمین

عشق میں ڈُوب کے جو کچھ بھی لکھوں کاغذ پر
خود بخود لوحِ زمانہ پہ رقم ہو، آمین

لوگ چاہیں بھی تو ہم کو نہ جُدا کر پائیں
یُوں مری ذات تری ذات میں ضم ہو، آمین

جب زمیں آخری حدّت سے پگھلنے لگ جائے
عشق کی چھاؤں مرے سر کو بہم ہو، آمین

دشتِ امکاں میں تحیّر مرا قائم ہی رہے
میرا ہر ایک قدم پہلا قدم ہو، آمین

میرے کانوں نے سُنا ہے ترے بارے میں بہت
میری آنکھوں پہ بھی تھوڑا سا کرم ہو ، آمین

rekhta

Scanned by CamScanner

○

مجھے غرض ہے ستارے نہ ماہتاب کے ساتھ
چمک رہا ہے یہ دل پوری آب و تاب کے ساتھ

نپی تُلی سی محبت، لگا بندھا سا کرم
نبھا رہے ہو تعلق بڑے حساب کے ساتھ

ارے یہ صرف بہانہ ہے بات کرنے کا
مری مجال کہ جھگڑا کروں جناب کے ساتھ؟

سوالِ وصل پہ انکار کرنے والے ! سُن
سوال ختم نہیں ہو گا اس جواب کے ساتھ

خموش جھیل کے پانی میں وہ اداسی تھی
کہ دِل بھی ڈوب گیا رات ماہتاب کے ساتھ

جتا دیا کہ محبت میں غم بھی ہوتے ہیں
دیا گلاب تو کانٹے بھی تھے گلاب کے ساتھ

Scanned by CamScanner

مَیں اس لیے نہیں تھکتا ترے تعاقب سے
مجھے یقیں ہے کہ پانی بھی ہے سراب کے ساتھ

وصال و ہجر کی سرحد پہ جھٹپٹے میں کہیں
وہ بے حجاب ہوا تھا مگر حجاب کے ساتھ

وہاں مِلوں گا جہاں دونوں وقت مِلتے ہیں
مَیں کم نصیب ترے جیسے کامیاب کے ساتھ

تُم اچھی دوست ہو سو میرا مشورہ یہ ہے
مِلا جُلا نہ کرو فارسِ خراب کے ساتھ

rekhta

Scanned by CamScanner

○

نہیں مطلب نہیں اُس کی نہیں کا
یہ دِل سمجھا نہیں، پاگل کہیں کا

ستارے ماند ہیں سب تیرے ہوتے
کہ تُو ہے چاند، وہ بھی چودھویں کا

مَیں روتا ہوں تو روتے ہیں در و بام
مکاں بھی دُکھ سمجھتا ہے مکیں کا

یہ کیسے موڑ پر چھوڑا ہے تُو نے
مجھے چھوڑا نہیں تُو نے کہیں کا

کیے سجدے کچھ اتنے اُس کے در پر
نشاں سا پڑ گیا میری جبیں کا

Scanned by CamScanner

مری گردن تک آپہنچا تو جانا
مرا تو ہاتھ ہے سانپ آستیں کا

لباسِ سُرخ میں ملبوس لڑکی
چھلکتا جام حُسنِ احمریں کا

نہ جانے بات کیا تھی اُس گلی میں
کہ ہو کے رہ گیا فارس وہیں کا

rekhta

Scanned by CamScanner

○

عشق کچھ ایسی گدائی ہے کہ سبحان اللہ
ہم نے خیرات وہ پائی ہے کہ سبحان اللہ

شام ہوتے ہی کسی بُھولے ہوئے غم کی مہک
صحن میں یوں اُتر آئی ہے کہ سبحان اللہ

آنکھ اُٹھا کر مَیں ترے عارض ولب کیا دیکھوں
پاؤں ہی ایسا حنائی ہے کہ سبحان اللہ

چہرے پڑھتا ہوں کتابیں نہیں پڑھتا اب مَیں
یہ پڑھائی وہ پڑھائی ہے کہ سبحان اللہ

پابہ گِل ہوں مگر اُڑتا ہوں میں خوشبو بن کر
قید مَیں ایسی رہائی ہے کہ سبحان اللہ

rekhta
Scanned by CamScanner

اِک گلِ تر سے ٹپکتی ہوئی شبنم نے مجھے
آنکھ وہ یاد دلائی ہے کہ سبحان اللہ

چُھونے والا بھی مہکتا ہی چلا جاتا ہے
ایسی کلیوں سی کلائی ہے کہ سبحان اللہ

سب کی آنکھوں سے بچا کر کسی شرمیلے نے
ہم سے یوں آنکھ مِلائی ہے کہ سبحان اللہ

دِل چُراتا ہے وہ کم بخت بِنا آہٹ کے
ہاتھ میں ایسی صفائی ہے کہ سبحان اللہ

آج اِک شوخ نے فارس مجھے میری ہی غزل
ایسے شرما کے سُنائی ہے کہ سبحان اللہ

Scanned by CamScanner

○

ضبط کے امتحان سے نکلا
پھول آخر چٹان سے نکلا

جان تن سے نکل گئی لیکن
تُو نہیں میرے دھیان سے نکلا

نہ نکلنے پہ تھا بضد سورج
پھر کسی کی اذان سے نکلا

شجرہ دیکھا گیا تو پتھر بھی
پھول کے خاندان سے نکلا

اب مکمل ہوئی ہے یکجائی
عشق بھی درمیان سے نکلا

rekhta
Scanned by CamScanner

دیکھتا تھا چراغ بن کر مَیں
سایہ سا اُس مکان سے نکلا

اُن لبوں پر یقین کر کے مَیں
شہرِ وہم و گمان سے نکلا

داستاں گو کو مارنے کے لیے
سامری داستان سے نکلا

جس کو پاتال میں کیا تھا دفن
ساتویں آسمان سے نکلا

تیر سا کچھ پلک جھپکتے ہی
ابروؤں کی کمان سے نکلا

اب ہوں نادم کہ طیش میں فارس
جانے کیا کیا زبان سے نکلا

rekhta
Scanned by CamScanner

O

کمبخت دل کو کیسی طبیعت عطا ہوئی
جب جب بھی دُکھ اُٹھائے، مسرت عطا ہوئی

پھر قحط سے مَرے ہوئے دفنا دیئے گئے
اور چیونٹیوں کے رِزق میں برکت عطا ہوئی

اُس حکم میں تھی ایسی رعونت کہ پہلی بار
ہم بزدلوں کو کفر کی ہمت عطا ہوئی

مَیں کیوں نہ فخر اُدھڑی ہوئی کھال پر کروں
اک شعر تھا کہ جس پہ یہ خلعت عطا ہوئی

مے خوار یار بھی تھے وہیں، مے فروش بھی
دوزخ میں ہم کو چھوٹی سی جنت عطا ہوئی

rekhta

Scanned by CamScanner

مرتی محبتوں کے سرہانے پڑھا درود
اور پہلے وِرد سے ہی سہولت عطا ہوئی

پتھر تھا، صدیوں رگڑا گیا، آئنہ بنا
تب جا کے مجھ کو تیری شباہت عطا ہوئی

انعام عشق کا تو بہت بعد میں مِلا
پہلے تو مجھ کو عشق کی حسرت عطا ہوئی

مزدوری کر کے بیٹھا رہا مَیں کئی برس
لیکن پسینہ سوکھا نہ اُجرت عطا ہوئی

O

عشق کرنے میں اک خرابی ہے
حُسن اوقات میں نہیں رہتا

rekhta

Scanned by CamScanner

O

اِک دوانے سے بھرے شہر کو جا لگتی ہے
یہ محبت تو مجھے کوئی وبا لگتی ہے

روز آتی ہے مرے پاس تسلی دینے
شبِ تنہائی ! بتا تُو مری کیا لگتی ہے ؟

اِک فقط تُو ہے جو بدلا ہے اچانک ورنہ
لگتے لگتے ہی زمانے کی ہوا لگتی ہے

وہ جو مِلتی ہی نہیں حالتِ بیداری میں
آنکھ لگتے ہی مرے سینے سے آ لگتی ہے

آنکھ سے اشک گِرا ہے، سو میاں! ہاتھ اُٹھا
تارہ ٹُوٹے پہ جو کی جائے دُعا، لگتی ہے

rekhta

Scanned by CamScanner

بات جتنی بھی ہو بے جا، مگر اے شیریں سُخن!
تیرے ہونٹوں سے ادا ہو تو بجا لگتی ہے

سب پجاری ہیں اُسی ایک بُتِ کافر کے
بات کڑوی ہے مگر بات خُدا لگتی ہے

خوش گمانی کا یہ عالم ہے کہ فارس اکثر
یار کرتے ہیں جفا، ہم کو وفا لگتی ہے

rekhta

Scanned by CamScanner

○

تجھ کو بھی ذوقِ سیر و تماشا ہے تو بتا
اگلا پڑاؤ عشق ہے، چلنا ہے تو بتا

کام آ پڑا ہے یار مجھے اک درخت سے
جنگل میں کوئی جاننے والا ہے تو بتا

بیٹھی ہے اچھے بَر کے لیے کب سے شامِ غم
تیری نظر میں کوئی اُجالا ہے تو بتا

تجھ سے نظر ہٹا کے مَیں اُس پر نظر کروں
دنیا میں کوئی بھی ترے جیسا ہے تو بتا

دروازہ کھول دوں کہ لگا دوں مَیں چٹخنی؟
جانا ہے تو بتا دے، ٹھہرنا ہے تو بتا

rekhta
Scanned by CamScanner

فرصت بھی ہے، بہار بھی، خلوت بھی، شام بھی
غزلیں بھی اور جام بھی، مِلنا ہے تو بتا

مانا کہ جاںنثار ترے بے شمار ہیں
کوئی بھی مجھ سے بڑھ کے دِوانہ ہے تو بتا

جھونکا ہوں اور محوِ سفر ہوں مَیں دم بدم
اے خوشبوئے اسیر! بکھرنا ہے تو بتا

صحرا ہے جس کو دِل میں لیے پھر رہا ہوں مَیں
اے یار! تیری آنکھ میں دریا ہے تو بتا

منزل تلک پہنچنا مری آرزو نہیں
فارس ! بھٹکنے کا کوئی رستہ ہے تو بتا

O

تارِ مژگاں پہ ہم تیری یادوں کے جگنو پرونے لگے
شام ڈھلنے لگی، درد بڑھنے لگا، شعر ہونے لگے

Scanned by CamScanner

○

عشق سے پہلے بُلاتا تھا مَیں تُو کر کے اُسے
لیکن اب تو سوچتا بھی ہوں وضو کر کے اُسے

اُس کا مقصد قتل ہے میرا تو بسم اللہ کرے
سرخرو ہو جاؤں گا مَیں سرخرو کر کے اُسے

سرخ انگاروں بھری وہ آگ جب بجھنے کو تھی
رکھ لیا مَیں نے رگ و پے میں لہو کر کے اُسے

اتنی آسانی سے مت کھونا اُسے، اے میرے دِل!
یاد ہے پایا تھا کتنی جستجو کر کے اُسے ؟

شکر ہے فارس تُو ہرنی کی مدد کو آ گیا
بھیڑیے دہلا رہے تھے ہاؤ ہو کر کے اُسے

Scanned by CamScanner

○

کتنی شدت سے تجھے ہم نے سراہا، آہا
تیری پرچھائیں کو بھی ٹوٹ کے چاہا، آہا

آخری سانس کی لذّت کوئی اُس سے پوچھے
مرتے مرتے بھی جو بیمار کراہا: آہا

شعر کہنا ہے تو یُوں کہہ کہ ترا دشمن بھی
دشمنی بھول کے چِلّا اٹھے: آہا، آہا

تیری آنکھوں میں کھٹکتا ہے مرے جیسا فقیر
کیسا اعلیٰ ترا معیار ہے، شاہا ! آہا

کل مرے حق میں تھا اور آج مخالف ہوا تُو
کیسے بدلا ہے بیاں تُو نے، گواہا ! آہا

Scanned by CamScanner

○

ہم تجھ سے دُور اور ترے آس پاس لوگ
یوں کب تلک جئیں گے بھلا ہم اداس لوگ

مطلب نہ ہو تو کیسے ملیں اور کیوں ملیں؟
ہم جیسے عام لوگوں سے تُم جیسے خاص لوگ

○

سر سے لے کر پاؤں تک ساری کہانی یاد ہے
آج بھی وہ شخص مجھ کو منہ زبانی یاد ہے

Scanned by CamScanner

○

مَیں کارآمد ہوں یا بے کار ہوں مَیں
مگر اے یار! تیرا یار ہوں مَیں

جو دیکھا ہے کسی کو مت بتانا
علاقے بھر میں عزت دار ہوں مَیں

خود اپنی ذات کے سرمائے میں بھی
صِفر فیصد کا حصے دار ہوں مَیں

اور اب کیوں بَین کرتے آ گئے ہو؟
کہا تھا نا بہت بیمار ہوں مَیں؟

مری تو ساری دنیا بس تمھی ہو
غلط کیا ہے جو دنیادار ہوں مَیں

کہانی میں جو ہوتا ہی نہیں ہے
کہانی کا وہی کردار ہوں مَیں

rekhta

Scanned by CamScanner

یہ طے کرتا ہے دستک دینے والا
کہاں در ہُوں کہاں دیوار ہوں مَیں

کوئی سمجھائے میرے دشمنوں کو
ذرا سی دوستی کی مار ہوں مَیں

مجھے پتھر سمجھ کر پیش مت آ
ذرا سا رحم کر، جاں دار ہوں مَیں

بس اتنا سوچ کر کیجے کوئی حکم
بڑا منہ زور خدمت گار ہوں مَیں

اگر ہر حال میں خوش رہنا فن ہے
تو پھر سب سے بڑا فنکار ہوں مَیں

انہیں کھلنا سکھاتا ہوں مَیں فارس
گلابوں کا سہولت کار ہوں مَیں

rekhta
Scanned by CamScanner

○

ہر حقیقت سے الگ اور فسانوں سے پرے
منتظر ہوں مَیں ترا سارے زمانوں سے پرے

پھر مَیں اِک روز بڑی گہری اُداسی سے مِلا
بستیوں کے سبھی آباد مکانوں سے پرے

نہ زماں ہو نہ مکاں ہو نہ خلا ہو نہ خدا
صرف ہم تم ہوں کہیں سارے جہانوں سے پرے

عکس در عکس رُلاتی تھیں مجھے جو آنکھیں
چھوڑ آیا ہوں اُنہیں آئنہ خانوں سے پرے

خواب دیکھا ہے، دعا کر کہ یہ جھوٹا نکلے
مَیں کہیں اشک فشاں تھا ترے شانوں سے پرے

Scanned by CamScanner

رونے دھونے کے لیے ہم نے بنایا ہوا ہے
اِک ٹھکانہ سبھی معلوم ٹھکانوں سے پرے

مَیں دعاؤں میں بھی کرتا ہوں ترے نام کا وِرد
تُو نہیں ہے مری تسبیح کے دانوں سے پرے

میرے رونے سے خفا ہو کے وہ بولا، فارس
اپنی چیخوں کو تُو لے جا مرے کانوں سے پرے

rekhta
Scanned by CamScanner

○

جس شہر میں سحر ہو، وہاں شب بسر نہ ہو
ایسا بھی عاشقی میں کوئی دربدر نہ ہو

کوشش کے باوجود نہ ہو، عُمر بھر نہ ہو
اللہ کرے کہ مجھ سے ترا غم بسر نہ ہو

فارس ! اسیرِ حلقۂ دیوار و در نہ ہو
وحشت کی پہلی شرط یہی ہے کہ گھر نہ ہو

اُس کا یہ حکم ہے مجھے جاتا ہوا بھی دیکھ
اور یہ بھی شرط ہے کہ میاں آنکھ تر نہ ہو

رُخصت نہ مانگ ورنہ تجھے روک لُوں گا مَیں
یُوں مجھ کو چھوڑ جا کہ مجھے بھی خبر نہ ہو

rekhta
Scanned by CamScanner

نظروں سے لوگ گذریں گے لیکن خُدا کرے
دِل سے ترے علاوہ کسی کا گذر نہ ہو

یہ عشق کی ہے شرط کہ جو کچھ بھی پیش آئے
اے دِل! ترا معاملہ زیر و زبر نہ ہو

باقی ہے کچھ خمار ابھی پچھلے عشق کا
اے تازہ عشق! دیکھ ابھی میرے سر نہ ہو

اِس شرط پر چلوں گا ترے ساتھ، بے خودی!
تیرے علاوہ کوئی مرا ہمسفر نہ ہو

رُخسارِ یار کے تو ہیں بیمار سینکڑوں
تقسیم ایک انار کدھر ہو، کدھر نہ ہو

تُو نے ہر ایک حرف کو حرفِ دُعا کِیا
فارس ترے کلام میں کیسے اثر نہ ہو

Scanned by CamScanner

○

موند کر آنکھ اُن آنکھوں کی عبادت کی جائے
شام دُنیا کے جھمیلوں میں نہ غارت کی جائے

تیرے پیروں سے ہی اُٹھتا نہیں ماتھا میرا
کس کو فرصت کہ ترے ہاتھ پہ بیعت کی جائے

تیری بات اور ہے، اے مجھ کو ستانے والے !
تُو زمانہ تو نہیں ہے کہ شکایت کی جائے

مصحفِ عشق میں آیا ہے کئی بار یہ حکم
درد کا شکر کیا جائے، دوا مت کی جائے

چھاگلیں دو ہیں فقط ہجر کے صحرا کے لیے
سو یہ لازم ہے کہ اشکوں میں کفایت کی جائے

صبر مشکل ہے مگر اتنا سمجھ لے فارس
کچھ نہیں ملتا اگر عشق میں عجلت کی جائے

rekhta

Scanned by CamScanner

○

ہجر میں ہے یہی تسکین مجھے
شعر مل جائیں گے دو تین مجھے

اُس نے مانگی تھی جدائی کی دُعا
اور کہنا پڑا آمین مجھے

اِن کو توڑیں تو مزہ آتا ہے
اچھے لگتے ہیں قوانین مجھے

اک کھلونا تھا کہ ٹوٹا تھا کبھی
آج بھی یاد ہے تدفین مجھے

تیری صورت کے علاوہ پیارے!
حفظ ہے سورۂ یاسین مجھے

rekhta
Scanned by CamScanner

ایک غم سے مَیں بہت خوش تھا مگر
اک خوشی کر گئی غمگین مجھے

کھردرے پن سے ملائم تن تک
آزماتی ہے تری جبین مجھے

کوئی بے رنگ مرے ساتھ چُھوا
اور پھر کر گیا رنگین مجھے

دُگنا حیراں ہوں کہ لگتا ہے وہ شخص
کبھی میٹھا، کبھی نمکین مجھے

گو بہ گو پھیل گئی بات سو کل
یاد آتی رہی پروین مجھے

بے نیازی کو تُو رکھ اپنے پاس
نہیں منظور یہ توہین مجھے

مرزا نوشہ سے ہوں بیعت، فارس
غیب دیتا ہے مضامین مجھے

rekhta

Scanned by CamScanner

○

اِدھر اُدھر کہیں کوئی نشاں تو ہو گا ہی
یہ رازِ بوسۂ لب ہے ، عیاں تو ہو گا ہی

تمام شہر جو دُھندلا گیا تو حیرت کیوں؟
دلوں میں آگ لگی ہے، دھواں تو ہو گا ہی

مَیں کُڑھتا رہتا ہوں یہ سوچ کر کہ تیرے پاس
فلاں بھی بیٹھا ہو شاید، فلاں تو ہو گا ہی

بروزِ حشر ملے گا ضرور صبر کا پھل
یہاں تُو ہو نہ ہو میرا، وہاں تو ہو گا ہی

یہ بات نفع پرستوں کو کون سمجھائے؟
کہ کاروبارِ جنوں میں زیاں تو ہو گا ہی

rekhta
Scanned by CamScanner

یہ بات مدرسۂ دل میں کھینچ لائی مجھے
کہ درس ہو کہ نہ ہو، امتحاں تو ہو گا ہی

مگر وہ پھول کے مانند ہلکی پھلکی ہے
سو اس پہ عشق کا پتھر گراں تو ہو گا ہی

غزل کے روپ میں چمکے کہ آنکھ سے چھلکے
یہ اندرونے کا دکھ ہے، بیاں تو ہو گا ہی

بڑی امیدیں لگا بیٹھے تھے سو اب فارس
ملالِ بے رخیٔ دوستاں تو ہو گا ہی

○

میری ضد پر بھی جو تُو نے نہیں بتلائی مُجھے
ساری باتوں میں وہی بات پسند آئی مُجھے

Scanned by CamScanner

○

ترے ذکر سے چِھڑ گئی بات کیا کیا
فسانے سُنے ہم نے کل رات کیا کیا

تُو رونے لگے گا اگر مَیں بتا دُوں
کہ ہنس ہنس کے جھیلے ہیں صدمات کیا کیا

وضو، قرأتِ آیتِ عشق، گریہ
تری دید کی ہیں رسومات کیا کیا

کبھی چال بدلی، کبھی راہ بدلی
کیے ہیں ترے پاؤں نے ہاتھ کیا کیا

مَیں جسموں کے جنگل سے گزرا تھا اک دن
کِھلے تھے درختوں پہ گُل پات کیا کیا

rekhta
Scanned by CamScanner

○

یادوں کا ابر چھایا ہے خالی مکان پر
کیا رنگ روپ آیا ہے خالی مکان پر

دیوار و در پہ نقش ہے اک بھولی بسری یاد
گزرے دنوں کا سایہ ہے خالی مکان پر

آسیب ہے کوئی جو اِسے چھوڑتا نہیں
ہر ٹونا آزمایا ہے خالی مکان پر

ہمسائے لا رہے ہیں اُداسی کی کچھ دوا
فی الحال دم کرایا ہے خالی مکان پر

اس میں ہے دفن اپنے مکینوں کا انتظار
کتبہ یہی لگایا ہے خالی مکان پر

rekhta
Scanned by CamScanner

سفرنامے

"Like all great travellers, I have seen more than I remember and remember more than I have seen."

Benjamin Disraeli

rekhta

Scanned by CamScanner

لندن

"The journey not the arrival matters."
T. S. Eliot

شام کے وقت خُنک دھند میں لپٹا ہوا شہر
دُور آفاق کی وسعت میں کہیں
مضمحل چاند تھکے ہارے مسافر کی طرح
مرحلہ وار تھکن سہتا ہوا
ابرِ آوارہ سے کچھ کہتا ہوا

شہر والوں کی نگاہوں میں عیاں
عظمتِ رفتہ کے گم گشتہ چراغ
گلی کوچوں میں اُسی سلطنتِ عہدِ گذشتہ کے نشاں
جو کراں تا بہ کراں پھیلی تھی
جس پہ سورج نہیں ہوتا تھا غروب
رہ گیا ایک جزیرہ، کیا خوب!

rekhta
Scanned by CamScanner

ٹیمز دریا کی جنوں خیز روانی میں کہیں
رُخِ مہتاب کا رقص
سانولے رنگ کے پانی میں کہیں
سرمئی شام کا عکس
اور دریا کے کنارے پہ کسی بینچ کے پاس
مَیں تری یاد میں گم
اپنی خاموش اُداسی کو بدن پر اوڑھے
ہنستے گاتے ہوئے لوگوں سے پرے
شہرِ آباد میں گم

میری خاموش نگاہوں میں عیاں
اپنی اُس سلطنتِ عشقِ گذشتہ کے نشاں
جو تری اور مری ہستی تھی
جس پہ سورج نہیں ہوتا تھا غروب
رہ گیا داغِ تمنا، کیا خوب!

rekhta
Scanned by CamScanner

پیرس

"Life is either a daring adventure or nothing at all."
Helen Keller

جدھر نگاہ کیجیے

ہجومِ مہ وشاں ہے

اور

سیلِ رنگ و بُو ہے

اور

اتنی تیز روشنی

کہ جیسے صد ہزار ماہتاب ایک دم ہوئے ہوں ضوفشاں

یہاں وہاں

جمالِ بے پناہ کے نئے نکور زاویے ہیں منکشف نگاہ پر

دلوں کی شاہراہ پر ـــ روان دواں

ہیں قافلے امنگ کے

rekhta

Scanned by CamScanner

مُدھر صدا کے، خوش جمال رنگ کے

جدھر نگاہ کیجیے
بصارتوں پہ حیرتوں کی بارشیں
سماعتوں پہ مہرباں ـــ جواں ندائیں، کھنکھناتے قہقہے
کمال ہے
کسی کی کیا مجال ہے
کہ حُسن کے حضور جاں دیے بِنا گذر سکے

جدھر نگاہ کیجیے
نیا ہی ایک میکدہ کھُلا ہوا
نیا ہی ایک گلستاں سجا ہوا
حواس کو بہم ہیں اتنی لذتیں
کہ خود حواس گم لگیں
وہ ذائقے کہ الحذر، وہ شدتیں کہ الاماں
مگر تمام ہاؤہُو کے درمیاں
مَیں سوچتا ہوں، جانِ جاں!
بھلے مجھے بہم ہزار جام ہوں

Scanned by CamScanner

مگر تری نگاہ کا سبو نہیں تو کچھ نہیں

بھلے ہزار خوش گلو بھی مجھ سے ہم کلام ہوں
مگر مری جو تجھ سے گفتگو نہیں تو کچھ نہیں

بھلے مرے ادھر اُدھر ہزار لالہ فام ہوں
جو تُو نہیں تو کچھ نہیں

جو تُو نہیں تو کچھ نہیں

rekhta

Scanned by CamScanner

انگلستان سے واپسی پر

"Take only memories. Leave only footprints."
Chief Seattle

کیا کیا گلاب رقص کناں رہگزر میں تھا
بادِ جنوں کے ساتھ مَیں دم دم سفر میں تھا

ایک آدھ شام بیتی مئے لالہ گوں کے ساتھ
دو چار دِن پڑاؤ پرندوں کے گھر میں تھا

کچھ دِن دیارِ ماہ وشاں میں بسر کیے
کچھ دِن مرا قیام محبت نگر میں تھا

گلیوں میں تھیں قدیم پُراسرار خوشبوئیں
صدیوں پرانا بھید کوئی بام و در میں تھا

پانی وہاں کا سبز تھا، مٹی وہاں کی سُرخ
مَیں اِک عجیب سلسلۂ بحر و بر میں تھا

Scanned by CamScanner

تنہا نہ تھا مَیں ٹیمز کی موجوں کے سحر میں
سارے کا سارے شہر اُنہی کے اثر میں تھا

پھولوں سے مَیں نے نظم سُنی ورڈز ورتھ کی
شیلے کا رنگ محوِ سُخن ہر شجر میں تھا

ماہِ تمام بن کے دکھائی دِیا مجھے
وہ معجزہ جو کیٹس کے دستِ ہنر میں تھا

خاموشیوں کی دُھن پہ تھرکتی تھیں دھڑکنیں
مَیں عام رقص میں نہیں، رقصِ دِگر میں تھا

اُڑتا رہا مَیں شام و سحر بادلوں کے ساتھ
پرواز کا جنون مرے بال و پر میں تھا

مجھ کو بہم تھیں حلقۂ یاراں کی صحبتیں
یعنی سفر میں ہوتے ہوئے بھی مَیں گھر میں تھا

لیکن نظر نواز نظاروں کے باوجود
اِک ان کہا سا دُکھ مرے شام و سحر میں تھا

Scanned by CamScanner

اے تُو کہ تیری یاد ہے میری غزل کی رُوح
سُن لے کہ مَیں جدھر بھی گیا، تُو نظر میں تھا

تیرا ہی دھیان میری رگوں میں تھا موجزن
تیرا ہی عکس آئنۂ چشمِ تر میں تھا

لگتا ہے چھوڑ آیا ہوں فارِس وہیں کہیں
جاتے ہوئے تو دِل مرے رختِ سفر میں تھا

Scanned by CamScanner

طلسم خانۂ امریکہ

"A journey is best measured in friends, rather than miles."

T. S. Eliot

ابر و گُل و ستارہ و مہتاب ساتھ تھے
نکلا مَیں گھر سے تو مرے احباب ساتھ تھے

رختِ سفر میں کچھ تو اُداسی تھی، کچھ گلاب
یعنی تمہاری یاد کے اسباب ساتھ تھے

رنگ و صدا کے دیس میں تنہا نہیں تھا مَیں
چنگ و رُباب و نغمہ و مضراب ساتھ تھے

ہر پل تھیں دائیں بائیں دِل آویز خوشبوئیں
ہر مرحلے پہ کچھ گلِ کمیاب ساتھ تھے

شہرِ طلسم و کوچۂ رنگ و نوا میں ہم
کھل کر جیے مگر ادب آداب ساتھ تھے

rekhta
Scanned by CamScanner

وحشت بھی ہم رکاب تھی، نشّہ بھی ہم قدم
یعنی غزالِ دشت و مئے ناب ساتھ تھے

خاکی بدن پہ کوئی بھی احساں نہیں لیا
حالانکہ لاکھ ریشم و کمخواب ساتھ تھے

روئے کسی کے دھیان میں تو روئے ٹوٹ کر
نکلے جب اشک تو کئی سیلاب ساتھ تھے

جب یاد کو پکارا، پکارا بصد اَدب
جب جب لیا وہ نام سب القاب ساتھ تھے

لوحِ جنوں پہ زیر و زَبر ہو گئے مگر
لکھّا جو لفظِ عشق تو اعراب ساتھ تھے

ہوتی ہے واپسی کے سفر میں یہ ٹُوٹ پُھوٹ
کچھ خواب پیچھے رہ گئے، کچھ خواب ساتھ تھے

فارس نے عجز چھوڑا نہیں شہرتوں میں بھی
اب بھی وہی ہیں ساتھ جو احباب ساتھ تھے

Scanned by CamScanner

دل جیسی کوئی صورت دِلّی میں نظر آئی

"A man cannot discover new oceans unless he has the courage to lose sight of the shore."
Andre Gide

آنکھوں کے دریچوں سے دھڑکن میں اُتر آئی
دل جیسی کوئی صورت دِلّی میں نظر آئی

پہلے تو اُداسی سے دھندلائی رہیں آنکھیں
پھر آئے نظر غالب اور شام نکھر آئی

رات آئی تو کوچوں میں تھیں میر کی آوازیں
پھر آنکھ کہاں جھپکی، پھر نیند کدھر آئی

اُس شہر میں یوں کھویا، ہنستے ہوئے مَیں رویا
بیتی ہوئی صدیوں سے اپنوں کی خبر آئی

پہنچا تو تھا پورا مَیں، لَوٹا ہوں ادھورا مَیں
سو جسم تو لے آیا پر رُوح نہ گھر آئی

''دِلّی کے نہ تھے کوچے، اوراقِ مصور تھے
جو شکل نظر آئی، تصویر نظر آئی''

Scanned by CamScanner

بیجنگ میں

"Blessed are the curious, for they shall have adventures."

Lovelle Drashman

دِلوں میں ہیں نہاں کیا کیا فسانے، کون جانے
کنوؤں کی تہ میں ہیں کتنے خزانے، کون جانے

نئی بستی کے شرق و غرب تو سب جانتے ہیں
نئے لوگوں کو جو دُکھ ہیں پُرانے، کون جانے

تُو چھان آئی ہے ساری کائناتی وسعتوں کو
تمنّا! تیرے آئندہ ٹھکانے کون جانے

کہیں ہے موت پر تالی، کہیں ہے بیاہ پر سوگ
رچایا ہے تماشا کیا خُدا نے، کون جانے

کہاں چُھپتا ہے جا کر عُمر سے بیتا ہُوا وقت
کدھر جاتے ہیں سب گزرے زمانے، کون جانے

اُدھر سے حُسن نکلا ہے، اِدھر سے عشق فارس
چلا ہے کون کس کو آزمانے، کون جانے

Scanned by CamScanner

از کُجا می آید ایں آوازِ دوست؟

rekhta

Scanned by CamScanner

○

دُھوپ میں جیسے پھول ستارہ لگتا ہے
غصے میں تُو اور بھی پیارا لگتا ہے

مُفت میں ہم بدنام ہیں کوچۂ جاناں میں
کوئی بھی جائے، نام ہمارا لگتا ہے

اِس کے چہرے پر بھی داغ ہیں اشکوں کے
چاند بھی تیرے ہجر کا مارا لگتا ہے

ہجر کے حجرے کی تعمیر نہیں آسان
اس میں الگ ہی مٹی گارا لگتا ہے

ناممکن ہے بچنا ایک بھی دھڑکن کا
عشق میں دل سارے کا سارا لگتا ہے

وصل کی میٹھی لذت چکھ لینے کے بعد
ہجر ترا کچھ اور کرارا لگتا ہے

rekhta
Scanned by CamScanner

سینہ کھول کے دیکھوں تو کچھ پتہ چلے
دھڑکن سے تو دِل ناکارہ لگتا ہے

دروازے پر دستک اور ہوا کا شور
مجھے تو یہ رُخصت کا اشارہ لگتا ہے

اور کوئی دن ہے یہ میل ملن کا کھیل
دل کا میلہ کہاں دوبارہ لگتا ہے

لایا ہے تیری خوشبو، تیری یادیں
موسم بھی تیرا ہرکارہ لگتا ہے

پل پل رکھتا ہوں پلکوں کے پاس اِسے
آنسو مجھ کو آنکھ کا تارہ لگتا ہے

rekhta
Scanned by CamScanner

○

اِس سے پہلے کہ کوئی اِن کو چُرا لے، گِن لو
تم نے جو درد کیے میرے حوالے، گِن لو

چل کے آیا ہوں، اُٹھا کر نہیں لایا گیا مَیں
کوئی شک ہے تو مرے پاؤں کے چھالے گِن لو

جب مَیں آیا تو اکیلا تھا، گِنا تھا تم نے
آج ہر سمت مِرے چاہنے والے گِن لو

مکڑیو ! گھر کی صفائی کا سمے آ پہنچا
آخری بار در و بام کے جالے گِن لو

زخم گننے ہیں اگر میرے بدن کے، یارو!
تم نے جو سنگ مِری سمت اُچھالے، گِن لو

Scanned by CamScanner

خود ہی پھر فیصلہ کرنا کہ ابھی دن ہے کہ رات
شوق سے گن لو اندھیرے، پھر اُجالے گن لو

اب نہیں کرتا کسی پر بھی بھروسہ کوئی
گر نہیں مجھ پہ یقیں، شہر میں تالے گن لو

مے کدے میں کئی مشکوک سے لوگ آئے ہیں
اِن کو پلوا دو مگر اپنے پیالے گن لو

تمھیں کرنا ہے گر احباب کی گنتی فارس
آستینوں میں چھپے، دودھ کے پالے گن لو

rekhta

Scanned by CamScanner

○

اب یہاں سب کو محبت ہے، میاں!
اب مَیں چلتا ہوں، اجازت ہے میاں؟

عشق ہے، یہ کوئی مجبوری نہیں
دیکھ لو، جیسے سہولت ہے میاں!

مَیں یہاں تک تجھے لے آیا ہوں
اس سے آگے تری ہمت ہے میاں!

خیر تم نے تو کیا جو بھی کیا
اپنے دل پر مجھے حیرت ہے میاں!

ایک خیمہ ہے، مسافر ہم دو
اب فقط ایک ہی صورت ہے میاں!

rekhta
Scanned by CamScanner

کر تو سکتا ہوں جوابی حملہ
فکر یہ ہے کہ وہ عورت ہے میاں!

بچھڑے لوگوں کو مِلا دیتے ہو تم
ایک میری بھی محبت ہے میاں!

آپ کچھ اور سمجھ بیٹھے ہیں
ہنستے رہنا مری عادت ہے میاں!

کام ہو جائے گا، بیٹھو تو سہی
ایسی بھی کیا تمہیں عجلت ہے میاں!

تمہیں انکار تو ممکن ہی نہیں
لیکن اس وقت جو حالت ہے میاں!

اور کیا ہو گا بھلا کوئی ثبوت؟
تیرے چہرے پہ ندامت ہے میاں!

ہو گیا ہے تُو یہاں سے تو بری
ایک آگے بھی عدالت ہے میاں!

Scanned by CamScanner

دیکھنے کی نہ جسارت کرنا
صرف چھونے کی اجازت ہے میاں!

کیوں شکاری سے ڈراتے ہو انہیں؟
ہرنیوں کی تو یہ فطرت ہے میاں!

بڑی مشکل سے ہُوا ہوں بے حس
اب سہولت ہی سہولت ہے میاں!

تم کہاں تاج لیے پھرتے ہو؟
اب فقیروں کی حکومت ہے میاں!

کیوں مجھے بانٹ رہے ہو سب میں
یہ امانت میں خیانت ہے میاں!

داستاں پھیل گئی ہے فارس
تم نہیں جانتے؟ حیرت ہے میاں!

rekhta
Scanned by CamScanner

○

سمجھ تو سکتے نہیں تُم نوائے خلقِ خدا
بنے ہو خیر سے فرماں روائے خلقِ خدا

سنو ! یہ ملکِ خدا ہے ، تمہارا تخت نہیں
کسی کا حق نہیں اِس پر سوائے خلقِ خدا

تمام خون خرابہ خدا کے نام پہ ہے
امان مانگنے کس در پہ جائے خلقِ خدا ؟

غضب خدا کا ، خداداد مملکت میں نہیں
ذرا سی جائے اماں بھی برائے خلقِ خدا

بھلے ہوں خوف کے پہرے ، بھلے ہو جبر کا راج
دبائے اب نہ دبے گی صدائے خلقِ خدا

rekhta

Scanned by CamScanner

بلند تخت زمیں بوس ہوگا آخرِکار
قبول ہو کے رہے گی دُعائے خلقِ خدا

اگرچہ ناؤ بھنور میں ہے، تجھ کو فکر نہیں
خدا کا خوف کر ، اے ناخدائے خلقِ خدا !

امیرِ شہر تو ایسا نظام چاہتا ہے
کہ زخم کھائے مگر رو نہ پائے خلقِ خدا

اِسی سے مِلتی ہے آئندہ ساعتوں کی خبر
ندائے غیب ہے فارِس نوائے خلقِ خدا

rekhta

Scanned by CamScanner

○

جھجکتے رہنا نہیں ہے ادا محبت کی
سو ڈرتے ڈرتے اگر کی تو کیا محبت کی

میاں ! یہ سوچ کے کرنا خطا محبت کی
شکستِ دِل ہے کم از کم سزا محبت کی

گِنے چُنے ہوئے سینوں میں جھانکتا ہے یہ نُور
ہر ایک پر نہیں ہوتی عطا محبت کی

بہت حسین ہے تُو پھر بھی نا مکمل ہے
سو دے رہا ہوں تجھے مَیں دُعا محبت کی

تمہارے سامنے رکھی ہیں مَیں نے راہیں دو
سو ایک چُن لو ، محبت کی ؟ یا محبت کی ؟

rekhta

Scanned by CamScanner

تجھے مِلا تو مَیں سب اعتدال بھول گیا
سو ابتدا ہی سے بے انتہا محبت کی

نئے سرے سے مجھے بھا گیا، وہ جب بھی مِلا
سو ایک شخص سے مَیں بارہا محبت کی

کسی بھی اور صِلے کی نہیں تلاش مجھے
محبت آپ ہے فارسؔ جزا محبت کی

rekhta

Scanned by CamScanner

○

خلعتِ خاک پہ ٹانکا نہ ستارہ کوئی
مَیں فقط مَیں ہی رہا، رُوپ نہ دھارا کوئی

مَیں محبت کے سِوا تیر نہ مارا کوئی
پھر بھی دُنیا ہو کہ دِل، جنگ نہ ہارا کوئی

توبہ، یکسانیتِ عشق کا عالم، توبہ
جان کو آنے لگا جان سے پیارا کوئی

عشق والو ! نہ مجھے کارِ جہاں سے روکو
مَیں اِسی راکھ سے ڈھونڈوں گا شرارہ کوئی

ہم کناری کی مجھے ڈال کے عادت فارس
کر گیا کتنی سہولت سے کنارہ کوئی

Scanned by CamScanner

○

تجھ سے دُور آتے ہوئے جانا کہ یہ سب کیا ہے
دُکھ کسے کہتے ہیں اور درد کا مطلب کیا ہے

اُن کے دیکھے سے مجھے دولتِ ایمان ملی
میرے کافر! تری آنکھوں کے سوا رب کیا ہے

اُسے دیکھا نہ سنا تُم نے، تمہیں کیا معلوم
خوشبوئے چشم ہے کیا ، روشنئ لب کیا ہے

رات دن مذہب و مسلک پہ جھگڑنے والو !
مجھے سمجھاؤ کہ اللہ کا مذہب کیا ہے؟

لُطف ایسا تھا کہ مَیں بھول گیا اپنا نام
اُس نے جب پوچھا ترے نام کا مطلب کیا ہے؟

rekhta

Scanned by CamScanner

میرا ایمان تو یہ ہے کہ نہیں تجھ سا کوئی
اور اگر تجھ سا کوئی ہو بھی کہیں، تب کیا ہے؟

چل کسی روز کہیں بیٹھ کے سوچیں فارس
پہلے پہلے تو محبت تھی ہمیں، اب کیا ہے؟

rekhta
Scanned by CamScanner

○

میرا سکوت سُن، مِری گویائی پر نہ جا
آنکھوں کے حرف پڑھ، غزل آرائی پر نہ جا

اندر سے ٹوٹا پھوٹا ہوا ہوں مَیں رُوح تک
تُو میرے خدّوخال کی رعنائی پر نہ جا

دو چار دِن کے بعد بُھلا ڈالتے ہیں لوگ
دو چار دن کی جھوٹی پذیرائی پر نہ جا

یہ عارضی شکست ہے بنیاد فتح کی
میدانِ جنگ سے مِری پسپائی پر نہ جا

گر دیکھنے کی بات ہے تو پورے دِل سے دیکھ
اِن دھوکے باز آنکھوں کی بینائی پر نہ جا

rekhta

Scanned by CamScanner

آ بیٹھ عشق سیکھنے ہم پاگلوں کے بیچ
دانشورانِ شہر کی دانائی پر نہ جا

اِس گھٹتی بڑھتی ٹکیہ کو تُو گیند مت سمجھ
فارس ! مہِ تمام کی گولائی پر نہ جا

rekhta

Scanned by CamScanner

○

خود اپنے ہاتھ سے اپنا فسانہ لکھا ہے
سو کیسے تیروں جہاں ڈوب جانا لکھا ہے

حروف بھی ہیں لکیروں میں اور نقطے بھی
مری ہتھیلی پہ لفظِ خزانہ لکھا ہے

مجھے یہ فخر ہے، اے ساکنانِ عشقستان !
کہ مَیں نے آپ کا قومی ترانہ لکھا ہے

تری کہانی بدل دُوں گا ، کاتبِ تقدیر !
مَیں رو پڑوں گا جہاں مسکرانا لکھا ہے

کسی شریر نے مسجد کے داخلی در پر
جلی حروف میں کیوں بادہ خانہ لکھا ہے ؟

rekhta

Scanned by CamScanner

O

بس ایک جلوے کا ہوں سوالی، جنابِ عالی !
پڑا ہے دامانِ چشم خالی، جنابِ عالی !

ہماری آنکھوں کی حیرتیں ماند پڑ رہی ہیں
دکھایئے کوئی چھب نرالی، جنابِ عالی !

وہ آخری فیصلہ سُنا کر ہوئے روانہ
مَیں لاکھ چیخا، جنابِ عالی ! جنابِ عالی !

پہاڑ چُپ ہیں تو اِن کو بے بس نہ جانیے گا
پلٹ بھی سکتی ہے کوئی گالی، جنابِ عالی !

مجھے محبت نے مار ڈالا، حضورِ والا !
اسے سزا دیجے سخت والی، جنابِ عالی !

Scanned by CamScanner

O

گر تمھیں شک ہے تو پڑھ لو مرے اشعار، میاں !
آگ سے عطر بناتا ہوں مَیں ، عطّار میاں !

تمھیں لاکھوں کی طلب اور مرے بٹوے میں
گر بہت بھی ہوئے ، ہوں گے یہی دو چار، میاں !

باغ سے تم نے چُرائے ہی نہیں آم کبھی
کیسے سمجھو گے تم اُس جسم کے اَسرار، میاں ؟

مَیں کسی تیسرے لہجے میں تمھیں دُوں گا جواب
میری جانب سے ہے اقرار نہ انکار، میاں !

جن سے پہنچی ہے بہت خلقِ خدا کو راحت
کیوں بھلا جائیں گے دوزخ میں وہ کفار، میاں ؟

رسیّاں بن کے پڑے رہتے ہیں ڈسنے کے لیے
دھیان رکھ، سانپ بھی ہوتے ہیں اداکار، میاں !

rekhta
Scanned by CamScanner

○

بے گھر ہوئیں تو گھر کی ضرورت نہیں رہی
چڑیوں کو پھر شجر کی ضرورت نہیں رہی

پہلی نظر میں یار مجھے حفظ ہو گیا
سو دوسری نظر کی ضرورت نہیں رہی

برسوں کی دوڑ دھوپ سے گھر تو بنا لیا
پھر یوں ہوا کہ گھر کی ضرورت نہیں رہی

رو دھو کے اِک دن آنسو مِرے خشک ہو گئے
پھر مجھ کو چشمِ تر کی ضرورت نہیں رہی

ڈر تو فقط یہی تھا کہیں کھو نہ جائے تُو
تُو کھو گیا تو ڈر کی ضرورت نہیں رہی

rekhta
Scanned by CamScanner

ویرانیوں کی ریت سے گھر بھر گیا مرا
صحراؤں کے سفر کی ضرورت نہیں رہی

اے زندگی! بھلا تجھے کیسے بتاؤں مَیں؟
تُو میری عمر بھر کی ضرورت نہیں رہی

rekhta

Scanned by CamScanner

○

لرزتے جسم کا بھونچال دیکھنے کے لیے
کب آؤ گے مری دھمّال دیکھنے کے لیے

چلی ہے دھیان کے جادونگر میں تیز ہوا
کسی پری کے کھلے بال دیکھنے کے لیے

چراغ لے کے مَیں پھرتا ہوں سرد گلیوں میں
ہوائے شب کے خدوخال دیکھنے کے لیے

چھڑک رہا ہوں تری پتّیوں پہ اپنا لہو
سفید پھول! تجھے لال دیکھنے کے لیے

سُنا ہے جان سے جانا ہے دیکھنا تجھ کو
نکل پڑا ہوں بہرحال دیکھنے کے لیے

rekhta
Scanned by CamScanner

یقین کر کہ تری اِک نگاہ کافی نہیں
ہماری حالتِ بے حال دیکھنے کے لیے

ہنسی ہنسی میں نکل آئے آنکھ سے آنسو
کسی کے ہاتھ میں رومال دیکھنے کے لیے

نگاہ چاہیے شفّاف پانیوں جیسی
وہ رُوئے آئنہ تمثال دیکھنے کے لیے

بڑھا رہا ہے ابھی لَو چراغِ بوسہ نما
ترے دمکتے ہوئے گال دیکھنے کے لیے

کہیں سے لائیے یادوں کا آئنہ فارس
ہمارے بیتے مہ و سال دیکھنے کے لیے

rekhta

Scanned by CamScanner

○

اِک تُو ہی نظر آئے ہے جس سمت نظر جائے
اے صُورتِ دلدار! کوئی بچ کے کدھر جائے

ہم نے تو سرِ دستِ دُعا رکھ دیے دونوں
اب چاہے ترے عشق میں دل جائے کہ سر جائے

اے خوگرِ گریہ! کوئی پل دم بھی لیا کر
آنکھوں کا یہ پانی کہیں سر سے نہ گذر جائے

تقدیر جو بگڑی ہے تو کچھ وقت لگے گا
یہ زُلف نہیں ہے کہ سنوارو تو سنور جائے

یکسانیتِ عشق! وہ محبوب کہیں ڈھونڈ
جو روز کرے عہدِ وفا، روز مکر جائے

rekhta

Scanned by CamScanner

کچھ ہے جو اِسے تیری طرف کھینچ رہا ہے
ورنہ یہ نظر اور کہیں بارِ دگر جائے ؟

کیا راہ نکالی ہے زمانے نے کہ ہر شخص
آئے، مجھے دیکھے، مجھے ٹھکرائے، گذر جائے

اِک عشق سرائے ہے مرا دل سو حسینو !
جس جس کو ٹھہرنا ہو بِنا دام ٹھہر جائے

رنگین مزاجی کی بھی ہوتی ہے کوئی حد
فارس ! دلِ آوارہ سے کہہ دو کہ سُدھر جائے

ایک شعر

روتا ہوں تری کھوئی ہوئی یاد کے دُکھ میں
جیسے کوئی ماں روتی ہو اولاد کے دُکھ میں

Scanned by CamScanner

○

مِری شہ رگ ہے، کوئی عام سی ڈوری نہیں ہے
تمہارا غم مِری طاقت ہے ، کمزوری نہیں ہے

انا کو بیچ میں لانے سے پہلے سوچ لینا
محبت عاجزی ہے ، کوئی منہ زوری نہیں ہے

ٹہلنے باغ میں آتے ہو جس نیّت سے تم لوگ
میاں ! وہ حوّا خوری ہے ، ہوا خوری نہیں ہے

بھلے تم ہاتھ کاٹو یا مِری گردن اُڑا دو
مگر یہ دِل کی چوری تو کوئی چوری نہیں ہے

بڑے گُن ہیں بچاری میں مگر مِلتا نہیں بر
سلیقہ ور ہے ، سگھڑ ہے مگر گوری نہیں ہے

rekhta
Scanned by CamScanner

○

شہرِ بے رنگ میں کب تجھ سا نرالا کوئی ہے
تجھ کو دیکھوں تو لگے عالمِ بالا کوئی ہے

کبھی گُل ہے، کبھی خوشبو، کبھی سورج، کبھی چاند
حُسنِ جاناں ! ترا اپنا بھی حوالہ کوئی ہے؟

ہاتھ رکھ دِل پہ مِرے اور قسم کھا کے بتا
کیا مِری طرح تجھے چاہنے والا کوئی ہے ؟

رونا آتا ہے تو یوں تیری طرف دوڑتا ہوں
جیسے تجھ پاس مِرے غم کا ازالہ کوئی ہے

آخرِ شب کا سماں، قریۂ ہجر، ایک صدا
کوئی ہے؟ میرے لیے جاگنے والا کوئی ہے ؟

rekhta
Scanned by CamScanner

ٹیس اُٹھتی ہے عجب جونہی قدم اُٹھتے ہیں
پاؤں میں ہو کہ نہ ہو، رُوح میں چھالا کوئی ہے

بے سبب تو نہیں لفظوں میں یہ وحشت فارس
ہو نہ ہو آپ کی غزلوں میں غزالہ کوئی ہے

ایک شعر

ایک انگڑائی مرے سامنے لہرانے لگی
آیتِ احسنِ تقویم سمجھ آنے لگی

rekhta
Scanned by CamScanner

○

خدا نے تول کے گوندھے ہیں ذائقے تم میں
تمہارے جسم میں شہد اور نمک برابر ہے

وہ حُسن تم کو زیادہ دِیا ہے فطرت نے
جو حُسن پھول سے مہتاب تک برابر ہے

ہر ایک صحن میں تو چاندنی چھٹکتی نہیں
جمالِ یار پہ کب سب کا حق برابر ہے

تمہارا چہرہ مجھے یاد ہو گیا ہے سو اب
دکھاؤ یا نہ دکھاؤ جھلک، برابر ہے

rekhta
Scanned by CamScanner

○

عشق سچا ہے تو کیوں ڈرتے جھجکتے جاویں
آگ میں بھی وہ بُلائے تو لپکتے جاویں

کیا ہی اچھا ہو کہ گریہ بھی چلے، سجدہ بھی
میرے آنسو ترے پیروں پہ ٹپکتے جاویں

تُو تو نعمت ہے سو شُکرانہ یہی ہے تیرا
پلکیں جھپکائے بِنا ہم تجھے تکتے جاویں

دَم ہی لینے نہیں دیتے ہیں ترے خدّوخال
دم بہ دم اور ذرا اور دمکتے جاویں

توڑنے والے کسی ہاتھ کی امید پہ ہم
کب تلک شاخِ غمِ ہجر پہ پکتے جاویں؟

rekhta

Scanned by CamScanner

شیر خواروں کے سے بے بس ہیں ترے عشق میں ہم
بول تو سکتے نہیں، روتے بلکتے جاویں

اُس کے رُخسار بھی شعلوں کی طرح ہیں، یعنی
دہک اُٹھیں تو بہت دیر دہکتے جاویں

عشق زادوں سے گذارش ہے کہ جاری رہے عشق
بکنے والوں کو تو بکنا ہے سو بکتے جاویں

فارس اِک روز اِسی عطر سے مہکے گا وہ شخص
آپ چُپ چاپ فقط جان چھڑکتے جاویں

rekhta
Scanned by CamScanner

○

طاقِ نسیاں سے اُتر، یاد کے دالان میں آ
بھولے بسرے ہوئے اے شخص! مرے دھیان میں آ

عین ممکن ہے کہ ہو جائے جو ناممکن ہے
تُو کسی روز مرے حلقۂ امکان میں آ

آج کے بعد اگر آیا تو کیا آیا تُو
تجھ کو آنا ہے مری جان تو اِس آن میں آ

یار تاخیر سے آئے ہیں مگر آ تو گئے
زندگی! پھر سے مرے پیکرِ بے جان میں آ

Scanned by CamScanner

حیرت سرائے

rekhta

Scanned by CamScanner

بارش بھری رات

شاخِ شب پر کوئی مہتاب شگوفہ پھوٹا
اور مہک پھیل گئی سرمئی خاموشی کی
آسماں سے کوئی بے نام ستارہ ٹوٹا
نیم خوابیدہ شجر نے کوئی سرگوشی کی

چاند خاموش تھا، یک لخت صدا دینے لگا
کروٹیں لیتی ہوا نیند سے بیدار ہوئی
وقت یک دم کسی آہٹ کا پتہ دینے لگا
دامنِ کوہ سے بدلی سی نمودار ہوئی

گھور گھنگھور گھٹا لائی گھنیرے بادل
مہرباں پانی گلی کوچوں میں ٹپ ٹپ ٹپکا
دل کے اس پار ہوئی کوئی عجب سی ہلچل
اور رگ و پے میں تری یاد کا کوندا لپکا

Scanned by CamScanner

حیرت

اُس کو دیکھ کے میری آنکھیں ایسی تھیں
جیسے صحراؤں کے پالے بچے نے
پہلی پہلی بار سمندر دیکھا ہو

ایک شعر

ہر شخص نے جشنِ لب و رُخسار منایا
اور ہم نے ترے ہجر کا تہوار منایا

rekhta

Scanned by CamScanner

وہ عجیب خانہ بدوش تھا

وہ عجیب خانہ بدوش تھا
سرِ شام ناقۂ عشق پر مرے دل کے گاؤں میں آ گیا
تو کچھ ایسی مست ہوا چلی
کہ گلی گلی
میں ہزاروں پھول مہک اُٹھے
مرے اونگھتے ہوئے بام و در بھی چہک اُٹھے
مجھے یوں لگا
کہ پلک جھپکتے ہزاروں سال گذر گئے
مگر اُس سمے کسے ہوش تھا کہ سرکتے وقت کو روکتا
کسے ہوش تھا

وہ عجیب خانہ بدوش تھا
سرِ شام چپکے سے آ گیا
مگر اس سے پہلے کہ چاندنی مرے گھر کے صحن میں جھانکتی
وہ چلا گیا

rekhta
Scanned by CamScanner

سالگرہ

سو آج سلسلۂ روز و شب وہیں پہنچا
جہاں سے کربِ مسلسل کی ابتدا ہوئی تھی
اُسی مقام پہ آ نکلا پھر سے جادۂ وقت
جہاں حیات ترے غم سے آشنا ہوئی تھی
یہی وہ موڑ تھا جس پر جنوں بنا مرا دوست
اسی پڑاؤ پہ مجھ سے خوشی خفا ہوئی تھی

بفیضِ گردشِ دوراں ہوا جو حال ہوا
مگر یہ سوچ کے دل کو بہت ملال ہوا
کہ تجھ سے بچھڑے ہوئے آج ایک سال ہوا

rekhta

Scanned by CamScanner

زیادہ پاس مت آنا

مَیں وہ تہ خانہ ہوں جس میں
شکستہ خواہشوں کے اَن گنت آسیب رہتے ہیں
جو آدھی شب تو روتے ہیں، پھر آدھی رات ہنستے ہیں
مری تاریکیوں میں
گمشدہ صدیوں کے گرد آلود، نا آسودہ خوابوں کے
کئی عفریت بستے ہیں
مری خوشیوں پہ روتے ہیں، مرے اشکوں پہ ہنستے ہیں
مرے ویران دل میں رینگتی ہیں مکڑیاں غم کی
تمناؤں کے کالے ناگ شب بھر سرسراتے ہیں
گناہوں کے جنے بچھو
دُموں پر اپنے اپنے ڈنک لادے
اپنے اپنے زہر کے شعلوں میں جلتے ہیں

rekhta
Scanned by CamScanner

یہ بچھوڈکھ نگلتے اور پچھتاوے اُگلتے ہیں

زیادہ پاس مت آنا

مَیں وہ تہہ خانہ ہوں جس میں
کوئی روزن کوئی کھڑکی نہیں باقی
فقط قبریں ہی قبریں ہیں
کہیں ایسا نہ ہو تم بھی انہی قبروں میں کھو جاؤ
اِنہی میں دفن ہو جاؤ
گلابی ہو، کہیں ایسا نہ ہو تم زرد ہو جاؤ
محبت کی حرارت کھو کے بالکل سرد ہو جاؤ
سراپا درد ہو جاؤ

سو میرے سادہ و معصوم! مجھ کو راس مت آنا
زیادہ پاس مت آنا

Scanned by CamScanner

نیلی جھیل کنارے ہے اُس بھید بھری کا گاؤں

نیلی جھیل کنارے ہے اُس بھید بھری کا گاؤں
جس کے خدّوخال میں چمکے ٹھنڈی میٹھی چھاؤں
رُوپ سروپ سراپا کندن، کیا ماتھا، کیا پاؤں

عشق کی کومل تال پہ ہم تھے کتنے مست مگن
رنگ، بہار، گلاب، پرندے، چاند، شراب، پوَن
سانولی سُندرتا کی دُھن میں گم تھے تن مَن دھن

وقت پھر آگے ایسا آیا، پیچھے پڑ گئے لوگ
آنکھ جھپکتے کھو گیا سب کچھ، باقی رہ گیا سوگ
چاٹ گیا ساری خوشیوں کو ہجر کا ظالم روگ

rekhta
Scanned by CamScanner

یاد کی سبز مُنڈیر پہ چمکیں اُس کے نین چراغ
رنگ برنگ لگا ہے دِل پر زخموں کا اِک باغ
ربط کی ڈور کہاں سے ٹوٹی، ملتا نہیں سراغ

شام ڈھلے جب ہو جاتی ہے دِل بستی ویران
سانسیں گم صم، دھڑکن چپ چپ اور آنکھیں سنسان
گھور اندھیری رات میں چمکے اس پگلی کا دھیان

rekhta
Scanned by CamScanner

اے سراپا غزل کی رعنائی !

rekhta

Scanned by CamScanner

○

بہت ہی خوش ہوں کہ پیاروں سے ہو کے آیا ہوں
مَیں رفتگاں کے مزاروں سے ہو کے آیا ہوں

مَیں شہرِ وصل میں آسان تو نہیں پہنچا
جنوں کی راہگذاروں سے ہو کے آیا ہوں

یہ اور بات کہ لگتا ہے تُو ہی پہلا ہے
مَیں تیرے پاس ہزاروں سے ہو کے آیا ہوں

پہنچ گیا ہوں تو اب سُن ہی لے مری عرضی
بڑی طویل قطاروں سے ہو کے آیا ہوں

غزل سرائے، چمن زار، مے کدہ ، صحرا
تری تلاش میں چاروں سے ہو کے آیا ہوں

Scanned by CamScanner

اس لیے ہے مرے پانیوں میں شیرینی
مہکتے میٹھے دیاروں سے ہو کے آیا ہوں

کچھ اس لیے بھی پرندے مجھے سراہتے ہیں
مَیں خاک زاد ستاروں سے ہو کے آیا ہوں

تمھیں مَیں دیکھ کے پلٹوں تو ایسا لگتا ہے
کہ مَیں اجنتا کے غاروں سے ہو کے آیا ہوں

rekhta
Scanned by CamScanner

○

کوئی میرے اشک پونچھے، کوئی بہلائے مجھے
یُوں نہ ہو لوگو اُداسی راس آجائے مجھے

عشق نے ایسے سُہانے رنگ پہنائے مجھے
گُل تو گُل ہیں، چاند تارے دیکھنے آئے مجھے

ربِّ گریہ بخش! تجھ کو آنسوؤں کا واسطہ
دیکھ، کافی ہو چکی، اب عشق ہو جائے مجھے

کیا خبر اُس کے پلٹنے تک مرا کیا حال ہو
اُس سے کہنا جاتے جاتے دیکھتا جائے مجھے

جیسے اک تصویر سے ہو جائے وا البم تمام
تُو مِلا تو سب پُرانے دوست یاد آئے مجھے

rekhta

Scanned by CamScanner

مَیں بفیضِ عشق روشن صُورتِ مہتاب ہُوں
جس کسی میں دم ہو، آئے اور گہنائے مجھے

درمیانہ قد ہے، آنکھیں نم ہیں، فارس نام ہے
جس کسی کو بھی ملوں، صحرا میں چھوڑ آئے مجھے

rekhta

Scanned by CamScanner

○

عید پھیکی لگ رہی ہے، عشق کی تاثیر بھیج
آ گلے مِل یا لباسِ عید میں تصویر بھیج

تیری خوشبو اور کھنک مَیں خط سے کر لوں گا کشید
چوڑیوں والے حنائی ہاتھ کی تحریر بھیج

میری آنکھوں کو نہ دے آدھی ادھوری بخششیں
خواب واپس چھین لے یا خواب کی تعبیر بھیج

جاں لبوں پر آ گئی ہے آنسوؤں کے قحط سے
آنکھ بھوکی مر رہی ہے، غم کے شہد و شِیر بھیج

دیکھ کر ویران گلیاں خوف آتا ہے مجھے
اے خدا ! کوئی گداگر یا کوئی رہگیر بھیج

Scanned by CamScanner

عید کا تحفہ یہ کہہ کر اُس نے واپس کر دیا
میرے پیروں کے لیے پائل نہیں، زنجیر بھیج

تیری لکّھی قید سے باہر نکلنا ہے مجھے
کاتبِ تقدیر ! ایسا کر، کوئی تدبیر بھیج

دوسرے مصرعے کے گہرے راز کو فارس نہ کھول
اِس غزل کو چپکے چپکے وادیٔ کشمیر بھیج

Scanned by CamScanner

○

دیدۂ خشک آج بھر آیا
ہجر کے پیڑ پر ثمر آیا

کوئی صورت نظر نہ آتی تھی
پھر اچانک ہی تُو نظر آیا

گرچہ سارا قصور تیرا تھا
سارا اِلزام میرے سر آیا

پہلے میں رُک کے دیکھتا تھا اُسے
آج دیکھے بِنا گُزر آیا

rekhta

Scanned by CamScanner

مَیں تو لوٹ آیا لیکن اپنا آپ
اُس کی دہلیز پر ہی دھر آیا

ہو گئی ختم میری دربدری
راہ میں ایک ایسا گھر آیا

دو شعر

پسماندگانِ عشق کی ڈھارس بندھائی جائے
جشنِ شکستِ دل ہے، مئے سرخ لائی جائے

سیراب ہونٹ کیسے کہیں تشنگی پہ شعر ؟
سو پہلے اِن کو پیاس کی لذت چکھائی جائے

rekhta

Scanned by CamScanner

○

نہ پھول کی نہ کسی نافۂ غزال کی ہے
سخن کے دشت میں خوشبو ترے خیال کی ہے

مَیں تجھ کو دیکھ کے ہنستا ہوں اور سوچتا ہوں
پرائی چیز سہی ، چیز تُو کمال کی ہے

ترا نہ ہونا بھی اب تو ہے تیرے ہونے سا
فراق میں بھی مری کیفیت وصال کی ہے

نہ دیکھ بالکنی سے غروب کا منظر
جمالِ یار! سنبھل، یہ گھڑی زوال کی ہے

نگاہِ یار بھلے بے نیاز ہو فارس
نگاہِ یار ہی محرم تمہارے حال کی ہے

Scanned by CamScanner

○

اکڑتا پھرتا ہوں مَیں جو سارے جہاں کے آگے
تو راز یہ ہے کہ روز جھکتا ہوں ماں کے آگے

وہ ٹال دیتا ہے ایک سُورج کی اشرفی پر
اگرچہ روتا ہوں رات بھر آسماں کے آگے

ہوا چلی ، بال اُڑے، دکھائی دِیا وہ ماتھا
بزرگ بھی مُجھک گئے پھر اُس نوجواں کے آگے

سکوت اُس کا بلیغ تر تھا مرے سخن سے
سو ہو گیا مَیں تو گنگ اُس خوش بیاں کے آگے

مجھے بتا دی گئی ہے آئندگاں کی قسمت
سو روز روتا ہوں خواب میں رفتگاں کے آگے

rekhta

Scanned by CamScanner

O

لے آنکھ موند لی دمِ دیدار ، اَور حکم ؟
اے پردہ داریٔ لب و رُخسار ! اَور حکم ؟

فرماں تھا آپ کا کہ کروں اپنی سرزنش
میں سر ہی کاٹ لایا ہوں ، سرکار ! اور حکم ؟

پہلو میں چاند لایا ہوں ، شیشے میں چاندنی
آوارگانِ قریۂ بیدار ! اَور حکم ؟

تُو نے دِیا تھا حکم کہ مَیں جینا چھوڑ دوں
تعمیل ہو چکی ہے مرے یار ! اَور حکم ؟

ضد تھی تری کہ کھل کے بتاؤں مَیں دل کی بات
سو کردیا ہے عشق کا اظہار ، اَور حکم ؟

لیں ، رکھ دیے ہیں آپ کی پاپوشِ پاک پر
دلق و گلیم ، خرقہ و دستار ، اَور حکم ؟

Scanned by CamScanner

○

یہی دُعا ہے، یہی ہے سلام، عشق بخیر
مرے سبھی رُفقائے کرام! عشق بخیر

دیارِ ہجر کی سُونی اُداس گلیوں میں
پکارتا ہے کوئی صبح و شام، عشق بخیر

سرک گیا جو ذرا خواب گاہ کا پردہ
فلک سے بول اُٹھا ماہِ تمام عشق بخیر

مَیں کر رہا تھا دُعا کی گزارشیں اُس سے
سو کہہ گئی ہے اُداسی کی شام، عشق بخیر

بڑے عجیب ہیں شہرِ جنوں کے باشندے
ہمیشہ کہتے ہیں بعد از سلام عشق بخیر

Scanned by CamScanner

○

جاہ و حشَم نہ لعل و جواہر کی بات ہے
انعامِ عشق صرف مقدر کی بات ہے

جس وقت چاہو، اُٹھ کے مرے دِل میں آ رہو
چھوڑو تکلّفات میاں ! گھر کی بات ہے

پھیلا تو پھیلتا ہی گیا لمحۂ فراق
تُو نے تو کہہ دیا تھا کہ پل بھر کی بات ہے

عالم پناہ ! عشق پہ چلتا نہیں ہے زور
یہ تو خطا مُعاف ، مقدر کی بات ہے

مت پوچھ مَیں نے عشق پہ کیوں جان وار دی
دُنیا ! یہ تیری سوچ سے اُوپر کی بات ہے

فارس تُو چاہے لاکھ بہانے بنا مگر
ہم خوب جانتے ہیں جو اندر کی بات ہے

rekhta
Scanned by CamScanner

○

اِس لیے بھی دُعا سلام نہیں
اُن کو فی الحال مُجھ سے کام نہیں

ہوگیا دِل پہ یار کا قبضہ
اب یہ جاگیر میرے نام نہیں

یُوں نہ دُھتکاریے مجھے، صاحب !
مَیں گدا ہوں، کوئی غلام نہیں

خاص رستہ ہے، دیکھ کر چلیے
دل مرا شاہراہِ عام نہیں

تُو میاں اتنی دوڑ دھوپ نہ کر
حُسن کیا، عشق کو دوام نہیں

اُس کی آنکھیں کلام کرتی ہیں
اِس میں فارس کوئی کلام نہیں

rekhta

Scanned by CamScanner

○

سر بسر آنسو، مکمل غم ہوں مَیں
آپ اپنے حال کا ماتم ہوں مَیں

مجھ سے بڑھ کے کس نے جانا ہے تمہیں؟
اور تم کہتی ہو نا محرم ہوں مَیں

ایسے یکجا ہیں، سمجھ آتی نہیں
مجھ میں ضم ہے تُو کہ تجھ میں ضم ہوں مَیں

ٹھوکروں کے نیل ہیں مجھ پر سو اب
عام سا پتھر نہیں، نیلم ہوں مَیں

اک نظر سے ہی فنا ہو جاؤں گا
تُو ہے سورج، قطرۂ شبنم ہوں مَیں

rekhta

Scanned by CamScanner

چھوڑ جا لیکن مجھے سمجھا کے جا
تیری اُمّیدوں سے کیسے کم ہوں مَیں ؟

میرے دُکھ کا کون اندازہ لگائے
مسکرانے والی چشمِ نم ہوں مَیں

غور سے تو دیکھیے ، جانِ بہار!
آپ کا گزرا ہوا موسم ہوں مَیں

ظلم کرنے والے بے دَم ہو گئے
صبر کی رحمت سے تازہ دَم ہوں مَیں

اس لیے روندا گیا پیروں تلے
لشکرِ ناکام کا پرچم ہوں مَیں

چھین لیں جس سے کسی نے دھڑکنیں
اُس دلِ خاموش کی سرگم ہوں مَیں

فالتو مت جانیے فارس مجھے
زندگی کے زخم کا مرہم ہوں مَیں

rekhta
Scanned by CamScanner

○

وہ رات میاں رات تھی ایسی کہ نہ پوچھو
پہلی ہی ملاقات تھی ایسی کہ نہ پوچھو

پانی ہی نہیں، آگ بھی تھی اُس کی پُجارن
اُس بُت میں کوئی بات تھی ایسی کہ نہ پوچھو

انگ انگ میں وہ رنگ کہ ہوتی تھی نظر دنگ
آنکھوں کی مدارات تھی ایسی کہ نہ پوچھو

حیرت کو بھی حیرت تھی کہ دیکھے بھی تو کیا کیا
نظّاروں کی بہتات تھی ایسی کہ نہ پوچھو

شب بھر میں گدا سے مَیں ہوا بادشہِ عشق
کشکول میں خیرات تھی ایسی کہ نہ پوچھو

Scanned by CamScanner

آنکھوں سے مسلسل تھے رواں اشک خوشی کے
تاروں کی وہ برسات تھی ایسی کہ نہ پوچھو

کیا مجھ سے محبت ہے؟ محبت ہے تو کتنی؟
وہ محوِ سوالات تھی ایسی کہ نہ پوچھو

کانوں میں کہی وقتِ سحر اُس نے کوئی بات
اُس بات میں اِک بات تھی ایسی کہ نہ پوچھو

وہ پوچھ رہی تھی کہ سکُوں کی کوئی صورت؟
اور صورتِ حالات تھی ایسی کہ نہ پوچھو

دِل ہار گیا پھر بھی اُسے جیت گیا مَیں
وہ جیت بھری مات تھی ایسی کہ نہ پوچھو

تھی وقتِ تہجد مری اور اُس کی ہتھیلی
فارس! وہ مُناجات تھی ایسی کہ نہ پوچھو

rekhta

Scanned by CamScanner

○

گر چاہتے ہو حسرتِ ناکام دیکھنا
بجھتے دیے کی لَو کو سرِشام دیکھنا

تھوڑی ہے زندگی مگر آغاز تو کرو
لازم نہیں ہے عشق کا انجام دیکھنا

مَیں سجدہ ریز ہوں، مرے مسلک میں ہی نہیں
چوکھٹ سے سر اُٹھا کے سرِ بام دیکھنا

مَیں تو وہاں بھی سب سے زیادہ ہوں کسمپرس
فہرستِ بے کساں میں مرا نام دیکھنا

فی الحال کر لو جتنی بھی تذلیل کر سکو
اک روز میرے عزت و اِکرام دیکھنا

rekhta

Scanned by CamScanner

جس لب کو چوم چوم کے تھکتے نہیں تھے تم
اُس لب سے خود کو موردِ الزام دیکھنا

کوئی تو ہے جو پھیرتا رہتا ہے سب کے دن
لوگوں کے بیچ گردشِ ایام دیکھنا

کرتا نہیں قبول کوئی رِندِ یار باش
محفل میں دوستوں کے بِنا جام دیکھنا

تعریف کوہ قاف کی اپنی جگہ مگر
فرصت نکال کر کبھی کالام دیکھنا

چکر لگے جو شہرِ خموشاں کے باغ کا
فارس وہاں سکوت کا کہرام دیکھنا

Scanned by CamScanner

O

حُسن کو عیب سے خالی نہ سمجھیے، صاحب !
دیکھیے، خود کو مثالی نہ سمجھیے، صاحب !

در پہ آیا ہوا درویش بھی ہو سکتا ہے
در پہ آئے کو سوالی نہ سمجھیے، صاحب !

عین ممکن ہے کہ اِک روز مَیں اُڑنے لگ جاؤں
خوف کو بے پرو بالی نہ سمجھیے، صاحب !

خود پہ گذری ہے تو یہ شعر کہے ہیں مَیں نے
اِن خیالوں کو خیالی نہ سمجھیے، صاحب !

rekhta

Scanned by CamScanner

○

ثبوت کوئی نہیں ہے، گواہ کوئی نہیں
گناہگارو ! تمہارا گناہ کوئی نہیں

فصیل و بام نہ دیوار و در نہ بندِ قبا
نگاہِ عشق میں حدِّ نگاہ کوئی نہیں

ترے بدن سے مرے دل تلک ہیں خواب ہی خواب
مگر ہمارے لیے خوابگاہ کوئی نہیں

ہماری خاک کرے گی سفر ستارہ وار
ہماری آخری آرام گاہ کوئی نہیں

پھر ایک دن کہا آدم نے اپنی حوّا سے
یہ پہلا بوسہ ہے، اس کا گناہ کوئی نہیں

Scanned by CamScanner

کسی سے ایسا تعلق بنا لیا ہے کہ اب
کسی بھی اور تعلق کی چاہ کوئی نہیں

یہ مملکت ہے محبت کی، سو یہاں مِرے دوست !
سبھی غلام ہیں اور بادشاہ کوئی نہیں

مجھے یہ کہنا نہیں چاہیے مگر فارس
مرے علاوہ مرا خیر خواہ کوئی نہیں

دو شعر

غیروں کو مِل گیا ہے بڑے کام کا خُدا
اپنا خُدا تو نکلا فقط نام کا خُدا

حد ہے، خُداؤں کے بھی ہیں اوقاتِ کار کیا؟
یہ صبح کا خُدا ہے تو وہ شام کا خُدا

rekhta

Scanned by CamScanner

انگور سے پہنچا تھا نہ انجیر سے پہنچا

انگور سے پہنچا تھا نہ انجیر سے پہنچا
رس رُوح تلک بوسے کی تاثیر سے پہنچا

پھر مُند گئیں دروازے کو تکتی ہوئی آنکھیں
پیغام رساں تھوڑی سی تاخیر سے پہنچا

عجلت میں پڑے لڑکو! سُنو میری کہانی
مَیں عشق تلک صبر کی تدبیر سے پہنچا

قیدی کے خطوں پر بڑے پہرے تھے لہٰذا
پیغام مٹائی ہوئی تحریر سے پہنچا

وہ گھاؤ ہے گہرا کہ جو پہنچا ہے زباں سے
اُس زخم کی نسبت کہ جو شمشیر سے پہنچا

rekhta
Scanned by CamScanner

آنکھوں سے تو ٹپکے گا جو دُکھ اندھے گدا کو
اک گالیاں دیتے ہوئے رہگیر سے پہنچا

پہنچی مرے دِل تک تری آواز کی تاثیر
پھر مَیں ترے در تک اُسی تاثیر سے پہنچا

ثروت ہو کہ اظہار ہو، تابش ہو کہ جاذب
فارس ! انہیں سب فیضِ سخن میر سے پہنچا

rekhta

Scanned by CamScanner

سبز کھجوروں کی قطار

rekhta

Scanned by CamScanner

تعارُف

نواحِ شہر کے اُونچے پہاڑوں میں
جو خوشیاں چارسُو اُڑتی ہیں
اُن کا نام بادل ہے

حریمِ صبح اور میخانۂ شب میں
جو بے آواز رقصاں ہے،
وہ خوشبو ہے

مہکتی ڈولتی شاخوں پہ
رنگ و بُو کے جو چھینٹے نمایاں ہیں
اُنہیں ہم پھول کہتے ہیں

اور ان پھولوں، پہاڑوں، وادیوں، رنگوں،
ہواؤں، خوشبوؤں اور شاخچوں کے درمیاں
جو ایک دیوانہ تمہیں پل پل صدا دیتا ہے
اُس کا نام فارس ہے

rekhta
Scanned by CamScanner

سالِ نو

جس حال میں تم رکھو وہی حال مبارک
ہم اہلِ محبت کو نیا سال مبارک

ہر دل کو ہو منہ مانگی تمناؤں کا مژدہ
ہر آنکھ کو من چاہے خدوخال مبارک

ہر پھیلی ہتھیلی کی دعاؤں کو دعائیں
ہر پاؤں کو منزل کی طرف چال مبارک

یخ بستہ شبِ ہجر کی برفیلی ہوا میں
مجھ کو ترا غم، تجھ کو تری شال مبارک

ہر چند تجھے اُس نے فقط درد دیے ہیں
فارس تجھے یہ عشق بہرحال مبارک

Scanned by CamScanner

شکایت

(مشال خان کا نوحہ)

مری دُہائی سُنیں ، اے محمدِ عربیؐ !
مَیں پیاسا قتل ہوا ، ہائے میری تشنہ لبی
حضورؐ ! مَیں نے نہیں کی تھی کوئی بے ادبی
مری تو چیخیں بھی سب رہ گئیں دبی کی دبی

بغیر جرم اذیت کے گھاٹ اُتارا گیا
حضورِ والاؐ ! مجھے بے قصور مارا گیا

حضورؐ ! عرض سنیں ماں کی زندگی تھا مَیں
ضعیف باپ کی آنکھوں کی روشنی تھا مَیں
بہن کے دل کا سکوں ، بھائی کی ہنسی تھا مَیں
حضورؐ ! آپ کا معصوم اُمتی تھا مَیں

تو پھر یہ ظلم و ستم کس لیے ہُوا ، مولا ؟
کوئی دوا ، کوئی مرہم، کوئی دُعا ، مولا ؟

Scanned by CamScanner

حضورؐ! آپؐ تو رحمت ہیں دو جہاں کے لیے
جلائے آپؐ نے ہر سُو محبتوں کے دِیے
جنابؐ ! آپؐ ہمیشہ رحیم بن کے جیے
مگر جنابؐ کی اُمت نے مجھ پہ ظلم کیے

حضورؐ ! مَیں نے پڑھا تھا کبھی صحائف میں
کہ آپؐ نے تو دُعا دی تھی سب کو طائف میں

حضورؐ ! آپؐ نے دشمن کو بھی دُعائیں دیں
عدوئے جاں کو بھی چاہت بھری صدائیں دیں
جفائیں سہہ کے بھی ہر شخص کو وفائیں دیں
جنہوں نے کانٹے بچھائے ، انہیں قبائیں دیں

سو مَیں نے آپؐ کی سنت کا اعتراف کیا
گواہ رہیے کہ مَیں نے اِنہیں معاف کیا

نگاہ کیجیے خدارا ! مِرے عظیم نبیؐ !
مِرے یتیموں کے سینے ، مِرے یتیم نبیؐ !
مِرے وطن پہ کرم ہو ، مِرے کریم نبیؐ !
مِرے شفیق محمدؐ ! مِرے رحیم نبیؐ !

بنامِ دین کسی طور کوئی قتل نہ ہو
کہ مَیں تو قتل ہوا ، اور کوئی قتل نہ ہو

Scanned by CamScanner

عرضی

موسمِ لالہ وگُل!
قسم ہے تجھے
اپنے پھولوں میں سب سے حسیں پھول کی
موسمِ لالہ وگُل!
تجھے واسطہ
اپنے رنگوں میں سب سے جواں رنگ کا
اب کے سامانِ عیش و مسّرت کی تقسیم کرتے ہوئے
ہر کسی کو خوشی ایک سی بانٹنا
رنگ وخوشبو سبھی کو برابر ملیں

اے نقیبِ طرب!
خوش گلو ساعتیں جب کریں ابتدا جشنِ صوت وصدا
بے نواؤں کے بارے میں بھی سوچنا

Scanned by CamScanner

جن کے خاموش لب منتظر ہیں قرن ہا قرن سے
کہ اذنِ تکلّم ملے
اے سفیرِ جنوں!
نکہتوں کے خزانے لُٹاتے ہوئے
اُن گداؤں کے بارے میں بھی سوچنا
جن کا خوشبو سے اب تک تعارف نہیں

ساقیِ بزمِ یاراں!
شرابِ جنوں خیز رِندوں میں تقسیم کرتے ہوئے
تشنہ لب نامرادوں کو بھی پوچھنا
جن کے ہونٹ العطش العطش کہتے کہتے فنا ہو گئے
خلعتوں پر شگوفے سجاتے ہوئے
چیتھڑوں اور دریدہ گریبان والوں کو بھی دیکھنا
روشنی کے خزانے لُٹاتے ہوئے
کسمپرسوں، بُروں، کم نصیبوں، غریبوں میں بھی بانٹنا
دیکھنا، کوئی جھولی نہ خالی رہے

دیکھنا، حُسن سب کو برابر ملے
اور اِن سب کے صدقے مجھے نعمتِ حرف وافر ملے

Scanned by CamScanner

عائشہ، علینہ، عائلین، دُعا اور عائسل کیلئے

کبھی وہ وقت نہ آئے جو تجھ کو راس نہ ہو
خدا کرے کہ ترا دل کبھی اُداس نہ ہو
رہے نہ تشنۂ تعبیر کوئی خواب ترا
کوئی کسک نہ ہو، کوئی ادھوری آس نہ ہو
ہمیشہ لطف و طرب تیرے اردگرد رہیں
کوئی بھی لمحۂ غم تیرے آس پاس نہ ہو
تری دعاؤں پہ برسے قبولیت کی پھوار
تری بڑی بڑی آنکھوں میں کوئی یاس نہ ہو
خُدا کرے کہ تری زندگی سے دور رہے
ہر ایسا شخص کہ جو تیرا غم شناس نہ ہو

تری جبیں پہ سدا مہربان نور رہے
اندھیرا تیری نظر سے ہمیشہ دور رہے

rekhta
Scanned by CamScanner

بِپتا سجنی کی

گھِر گھِر آئے بگلے بادل، برسی میگھا سانوری
گائے پپیہا، ناچے پُروا، کُوکے کوئل بانوری

مَیں برہا کی ماری ناری سپنے دیکھوں پریت کے
کجرارے نینوں میں دمکیں تیور گھبرو میت کے

بستی بستی پیٹ ڈھنڈورا، او ری سکھی من موہنی !
کرشن پیا کی دُوری سے ادھ مَوئی ہے رادھا سوہنی

موہے ساجن! مانگ میں جب سیندور نہیں ترے نام کا
چھاپ، تِلک، پائل، نتھلی، چوڑی، کنگنا کس کام کا

جھونکے لائی دُور سے پُروا ساجن کی مہکار کے
بھینی رُت میں ڈُوب کے بُھولی مَیں سب دکھ سنسار کے

Scanned by CamScanner

کیسَریا چُنری رنگوائی، انگ بھگوئے لال میں
لال گلاب پیا کے من کو بھا جاوے ہر حال میں

شیتل جل دو گھونٹ پلا دے، برکھا ! تیری خیر ہو
پلکیں موند کے نیند کروں تو پیا نگر کی سیر ہو

ایک شعر

تنہائیِ شب میں ترے ہونے کی تمنّا
روتے ہوئے بچّے کو کھلونے کی تمنّا

rekhta

Scanned by CamScanner

تحفے

اگر تُو کہے تو
مَیں شاخِ شبِ قدر سے توڑ لاؤں
چمکتے دمکتے ستاروں کے گچھے
اُنہیں اِک سنہری سبک طشتری میں رکھوں
اور تجھے پیش کردوں
کہ لے، میرے عشقِ زبُوں پر یقیں کر

اگر تُو کہے تو
چہکتے بہشتی پرندوں پہ چپکے سے اِک جال پھینکوں
اُنہیں پھڑ پھڑاتے ہوئے ہی گرفتار کرلوں
غباروں کے مانند دھاگوں سے باندھوں
تجھے پیش کردوں
کہ لے، میرے جذبِ درُوں پر یقیں کر

rekhta

Scanned by CamScanner

اَگر تُو کہے تو
بخارا، سمرقند، تہران، بغداد، لاہور اور قرطبہ کی فضاؤں سے
خوشبو چُراؤں
اُسے اپنی آنکھوں میں بھر کے
تجھے پیش کردوں
کہ لے، چاہتوں کے فسوں پر یقیں کر

اگر تُو کہے تو
شفق رنگ بارش کے قطروں سے مالا بناؤں
خموشی کے ساتوں سُروں سے کوئی گیت بالکل نرالا بناؤں
محبت کے اظہار کا اک انوکھا حوالہ بناؤں
ترے نام کا پھول کوئی سدا رہنے والا بناؤں
اُسے اپنی ویراں ہتھیلی پہ رکھ کے
تجھے پیش کردوں
کہ لے، اب تو میرے جنوں پر یقیں کر

اگر پھر بھی شک ہے

Scanned by CamScanner

مِری موت تک ہے
تو کیا اپنا مجنون سر کاٹ کر
تیرے قدموں میں دھر دوں؟
کہ لے اور مجھے دفن کرنے سے پہلے
مرے گرم اور سرخ خوں پر یقیں کر
مری چاہتوں کے فسوں پر یقیں کر
مری دھڑکنوں کے جنوں پر یقیں کر
مرے دل کے عشقِ زبوں پر یقیں کر
اگر تُو کہے تو

Scanned by CamScanner

مقطعِ سلسلۂ شوق

rekhta

Scanned by CamScanner

○

نشے میں ڈوب گیا مَیں، فضا ہی ایسی تھی
دیارِ حُسن کی آب و ہوا ہی ایسی تھی

نہال کر دیا پلکوں کی اوٹ سے مجھ کو
نگاہِ یار ! تری کم نگاہی ایسی تھی

ہماری پوری گواہی بھی معتبر نہ رہی
کسی حسین کی آدھی گواہی ایسی تھی

بدن کی شاخ پہ ایک آدھ پھول بھی نہ رہا
ہوائے موسمِ ہجراں بلا ہی ایسی تھی

اٹھی نہیں مری آنکھیں مگر جھکی بھی نہیں
برہنگی کے بدن پر قبا ہی ایسی تھی

rekhta
Scanned by CamScanner

مرے ہی اِذن سے چلتی تھیں دھڑکنیں اُس کی
کسی کے دِل پہ مری بادشاہی ایسی تھی

مرا گناہ نہیں ڈگمگانا ایماں کا
خدا گواہ وہ کافر ادا ہی ایسی تھی

محل میں جھوم اٹھیں شاہزادیاں ساری
گدا ہی ایسا تھا اور التجا ہی ایسی تھی

بُرا سلوک سہا اور ترا بھلا چاہا
ہمارے دل میں تری خیر خواہی ایسی تھی

فُرات و نیل کے پانی سے بھی نہ دُھل پائی
منافقوں کے دِلوں پر سیاہی ایسی تھی

ہر اِک مکان کا دروازہ کھل گیا فارس
گلی میں گونجنے والی صدا ہی ایسی تھی

rekhta

Scanned by CamScanner

○

خواب کدھر چلا گیا؟ یاد کہاں سما گئی؟
چشم و چراغِ عشق کو کون ہوا بجھا گئی؟

ہجر تو جاگتا رہا روح کے دردزار میں
جسم کی خواب گاہ میں وصل کو نیند آ گئی

وقت نے ختم کر دیے سارے وسیلے شوق کے
دل تھا اُلٹ پلٹ گیا، آنکھ تھی بجھ بجھا گئی

نرم لبوں سے سخت بات ایسے ادا ہوئی کہ بس
شہد میں مل گیا نمک، دن میں ہی رات چھا گئی

رنگ برنگ تتلیو! اب کسے ڈھونڈتی ہو تم ؟
خوشبو کو لے گئی ہوا، پھول کو خاک کھا گئی

Scanned by CamScanner

ہم تو بس اچھے دوست تھے، ہم تو بس اچھے دوست ہیں
پھر یہ ہمارے درمیان پریت کہاں سے آ گئی ؟

ایک تمہارے دل میں تھا، ایک تھا میری آنکھ میں
آندھی چلی فراق کی، دونوں گھروندے ڈھا گئی

جسم تو خیر جسم تھا، جسم کا تذکرہ ہی کیا
ایک نگاہ میں وہ آنکھ روح کے بھید پا گئی

بُھولی ہوئی صدا کا چاند صحن میں چمکا؟ یا بجھا؟
گزرے ہوئے دنوں کی یاد دھیان میں آئی یا گئی؟

صبر کی رہگزار پر ایسے مِلی شبِ طلب
مجھ کو بھی ڈگمگا دیا، آپ بھی لڑکھڑا گئی

چشم زدن میں دو جہاں جیسے اُلٹ کے رہ گئے
آنکھ جھکی تو حشر اُٹھا، آنکھ اُٹھی تو چھا گئی

Scanned by CamScanner

O

کسی بھی طور بہلتا نہیں جنوں تیرا
مرے تڑپتے ہوئے دِل! مَیں کیا کروں تیرا؟

بھُلا دِیا مجھے تُو نے اگرچہ دم بھر میں
دُعا ہے آخری دم تک مَیں دم بھروں تیرا

طلسمِ ہوش رُبا سے بھی کچھ زیادہ تیز
جمالِ یار! بہت تیز ہے فسوں تیرا

تُو میرے واسطے ممنوع پھل سہی لیکن
مجھے یہ دُھن ہے کہ مَیں ذائقہ چکھوں تیرا

دیارِ یار کی گلیوں میں جا کے رو فارس
وہیں قرار ہے تیرا، وہیں سکوں تیرا

rekhta

Scanned by CamScanner

○

اب بھی ہے یاد مجھ کو پہلی لگن کا جادُو
سر چڑھ کے بولتا تھا اُس کے بدن کا جادُو

قامت تھی یا قیامت، شعلہ تھا یا سراپا
پھیکا تھا اُس کے آگے سرو و سمن کا جادُو

آنکھوں میں تیرتے تھے ڈورے سے رتجگوں کے
انگڑائی میں گھلا تھا میٹھی تھکن کا جادُو

کلیوں کے جیسے کومل تھے ہاتھ پاؤں اُس کے
غُنچوں کو چھیڑتا تھا اُس کے دہن کا جادُو

وہ سر سے پاؤں تک تھا مرمر کا بُت مکمل
بڑھتا تھا اُس کو چُھو کر ہر پیرہن کا جادُو

rekhta

Scanned by CamScanner

کاجل بِنا تھیں آنکھیں، لالی بغیر لب تھے
یہ سادگی کا افسوں، وہ بھولپن کا جادو

پہلے رہا تھا کچھ دِن انکار اُن لبوں پر
پھر چل گیا تھا میرے دیوانہ پن کا جادُو

گر سچ کہوں تو فارس وہ شخص عام سا تھا
چمکا گیا تھا اُس کو میرے سخن کا جادو

rekhta

Scanned by CamScanner

○

چمکتے اشکوں کی تسبیح لے کے ہاتھوں میں
مَیں تجھ کو ڈھونڈتا پھرتا ہوں طاق راتوں میں

وہ ہنس رہا تھا مگر سن کے رو پڑا مَیں تو
بڑی شدید اداسی تھی اُس کی باتوں میں

کچھ اِس لیے بھی ہے میری غزل میں سرخی سی
مَیں بھرتا رہتا ہوں اپنا لہو دواتوں میں

چلو یہ مانا تری جیت ہے عظیم مگر
ہماری مات بھی ہے یادگار ماتوں میں

پُکارتی ہیں مجھے وہ صدائیں بھی فارس
چُھپی ہوئی ہیں جو نادیدہ کائناتوں میں

rekhta

Scanned by CamScanner

O

قطرہ قطرہ ہمیں ترسائے نہ کم کم برسے
اُس نے گر ہم پہ برسنا ہے چھما چھم برسے

تُو نے جھیلی ہے کبھی ایسی اذیت جس میں
لبِ خاموش ہنسے، دیدۂ پُرنم برسے؟

O

معاملہ تبھی چلتا اگر ہوا چلتی
مَیں عِطر والا تھا، میری دکان کیا چلتی

rekhta

Scanned by CamScanner

○

غضب کی دُھن، بلا کی شاعری ہے
خموشی انتہا کی شاعری ہے

بجز سجدہ نہیں ہے داد ممکن
ترا چہرہ خدا کی شاعری ہے

اِسے اب پھیلنے سے کون روکے
یہ خوشبو تو ہوا کی شاعری ہے

بلک اُٹھے ہیں سارے سننے والے
یہ کس دردِ آشنا کی شاعری ہے

rekhta

Scanned by CamScanner

O

کھیل آسان تو نہیں، مرے دوست!
تُو پریشان تو نہیں، مرے دوست؟

کس لیے تُم جتاتے رہتے ہو؟
عشق احسان تو نہیں، مرے دوست!

زخم کھا کر بھی چپ رہے کب تک؟
سنگ انسان تو نہیں، مرے دوست!

دوستی میں بھی تیرے مدِّنظر
نفع نقصان تو نہیں، مرے دوست؟

بن کے فارس جو کھو گیا تھا کہیں
تُو وہ رحمان تو نہیں، مرے دوست؟

rekhta

Scanned by CamScanner

○

ذرا سا دھیان کیا، دھیان کر کے لوٹ گیا
وہ میرے ضبط کا نقصان کر کے لوٹ گیا

مَیں ایک باغ تھا ان دیکھی خوشبوؤں والا
وہ آیا اور مجھے ویران کر کے لوٹ گیا

رواروی میں کوئی نام لے لیا اُس نے
ہنسی ہنسی میں پریشان کر کے لوٹ گیا

مَیں کیا بتاؤں کہ پھر بستیوں پہ کیا گذری
وہ شہ سوار تو اعلان کر کے لوٹ گیا

عجب خوشی ہے، ندامت بھی لائی ہے، فارس
عجیب غم تھا جو حیران کر کے لوٹ گیا

rekhta
Scanned by CamScanner

○

تجھے بھی اشتیاقِ دیدۂ نم ہے تو آجا
بپا ہے محفلِ گریہ، اگر دم ہے تو آجا

رضا کارانہ سہتا ہُوں مَیں غُصّہ دِل جلوں کا
ترا دِل بھی کسی پیارے پہ برہم ہے تو آجا

گروہِ عاشقاں کی رُکنیت مُشکل نہیں ہے
ترا سب کچھ فدائے حُسنِ جانم ہے تو آجا

عطا ہوتا ہے رزقِ غم، پھر آتی ہے یہ آواز
زیادہ ہے تو فارس عیش کر، کم ہے تو آجا

Scanned by CamScanner

لڑاکا لوگوں کے نام

چھوٹے بچوں کی طرح پل میں بگڑ بیٹھتے ہیں
عشق اتنا ہے کہ ہم روز جھگڑ بیٹھتے ہیں

دو گھڑی صلح صفائی، کئی دن دنگا فساد
کیسے معصوم ہیں، ہنستے ہوئے لڑ بیٹھتے ہیں

لاکھ ہم روٹھیں مگر آپ منا لیں گے ہمیں
بس اِسی مان پہ ہم آپ سے اڑ بیٹھتے ہیں

rekhta

Scanned by CamScanner

○

تمہارا نقشِ قدم ہے ہماری جائے نماز
کہیں بھی اور نہ جائیں گے ہم برائے نماز

شروعِ عشق میں سجدوں کا مت تقاضا کر
خدا کو مان ، ابھی تو ہے ابتدائے نماز

امام چاہئے ہم بے نمازیوں کو بڑا
پڑھیں گے ہم بھی اگر خود خُدا پڑھائے نماز

ایک شعر

گیا ہے جو بھکاری، جانتے ہو کون تھا یہ ؟
خود اپنے وقت کا سب سے بڑا فرعون تھا یہ

Scanned by CamScanner

○

یار ! تُو میرے درد کو میری سخن وری نہ جان
چیخ کو شعر مت سمجھ، آہ کو شاعری نہ جان

سطح پہ تو سکون ہے، تہہ میں بڑا جنون ہے
جھیل کی خامشی کوتُو جھیل کی خامشی نہ جان

تُو میرا پہلا عشق تھا، تُو میرا پہلا عشق ہے
بات تو ٹھیک ہے مگر پہلے کو آخری نہ جان

شوق ہو چاہے دید ہو، جو بھی ہو بس شدید ہو
دیکھ تو سرسری نہ دیکھ، جان تو سرسری نہ جان

اتنا نہ خود فریب بن، ایسے نہ خود سے جھوٹ بول
عشقِ زیاں نصیب کو حاصلِ زندگی نہ جان

rekhta

Scanned by CamScanner

جسم کے آر پار دیکھ، روح کا شاہکار دیکھ
عام سے آدمی کو بھی عام سا آدمی نہ جان

بے خَبَری کی رکھ خبر، کم نَظَری پہ کر نظر
اِس بتِ بے نیاز کے ظلم کو دائمی نہ جان

یار ہے کوئی اور شے، سو مرے فارسا! اُسے
چاند نہ کہہ، صبا نہ بول، پھول نہ لکھ، پری نہ جان

O

مَیں کہتا ہُوں اُسے مت دیکھو لیکن
مری آنکھیں مری سُنتی کہاں ہیں

Scanned by CamScanner

○

کوئی بھیک رُوپ سَرُوپ کی، کوئی صدقہ حسن و جمال کا
شب و روز پھرتا ہُوں در بدر مَیں فقیر شہرِ وصال کا

کسے فکر بُود نبُود کی، کسے ہوش ہے مہ و سال کا
مری آنکھ میں ہے بسا ہوا کوئی معجزہ خدو خال کا

بڑی شستگی سے نبھا گیا سبھی چشم و لب کے مُعاملے
سو کھُلا کہ صرف حسیں نہ تھا، وہ ذہین بھی تھا کمال کا

یہاں دوستوں کا ہجوم ہے، مجھے اس سے کیا، مجھے اس سے کیا
مجھے علم ہے کہ ترے سوا کوئی حال نئیں مرے حال کا

مرے حرف دشتِ خیال میں کہیں چَین لیتے نہ تھے مگر
وہاں آ کے رام ہوئی غزل جہاں رم تھا میرے غزال کا

rekhta

Scanned by CamScanner

○

اِسی میں چُھپ کے بلکنا، اِسی پہ سونا ہے
تمہارا غم ہی مرا اوڑھنا بچھونا ہے

بس ایک پھول سے لمحے کی آرزو میں ہمیں
تمام عمر محبت کا بوجھ ڈھونا ہے

مری یہ دُھن ہے بطورِ نگاہِ دارِ جمال
کہ تجھ کو آنکھ میں، پھر شعر میں سمونا ہے

جو میرا ہو وہ کسی اور کا نہیں رہتا
بس اتنا جان لے جس کو بھی میرا ہونا ہے

جھٹک تو دوں مَیں اُسے خواب گاہ سے باہر
مگر یہ چاند مری نیند کا کھلونا ہے

ہنسی ہنسی میں تجھے الوداع کہہ کے ہمیں
تمام عمر کہیں چُھپ کے رونا دھونا ہے

rekhta
Scanned by CamScanner

ہوائے شام اگر سازگار ہو تو مجھے
کسی کے دل میں محبت کا بیج بونا ہے

تمہارے میرے علاوہ ہے تیسرا بھی کوئی
تمہارا میرا تعلق عجب تکونا ہے

ہنوز پہنچا نہیں ہوں مَیں اُس بلندی تک
جہاں سے گر کے مجھے پاش پاش ہونا ہے

ابھی سے تان لیں یاروں نے چھتریاں فارس
ابھی تو درد کی رِم جھم نے من بھگونا ہے

rekhta

Scanned by CamScanner

پارۂ سنگ

rekhta

Scanned by CamScanner

عورت

بینائی کے طلسم سے آگے بھی دیکھیے
منظر کو ایک قسم سے آگے بھی دیکھیے

کچھ اور بھی ہیں راز خدوخال سے پرے
عورت کو اس کے جسم سے آگے بھی دیکھیے

rekhta
Scanned by CamScanner

تُم

تُم مِری آگ ہو
جس کو پل پل مَیں رکھتا ہوں روشن
محبت کی مشعل سے
اور اپنی سانسوں کے ایندھن سے
اور اس کے شعلوں سے کلیاں بناتا ہوں
سرخ اور سبز اور جادو بھری
جن کی چنگاریوں سے جُڑی ہیں مری دھڑکنیں
جانِ جاں! تُم مِری آگ ہو

تُم مِری جھیل ہو
جس کے نیلے کناروں کی حد سے پرے
روز اُڑ کے پہنچتا ہوں

rekhta
Scanned by CamScanner

گُم صُم پرندوں کے مانند
اور گھٹنوں پاؤں ڈبوئے تمہارے ہرے پانیوں میں
مَیں شاداب رہتا ہوں
سیراب رہتا ہوں
اے جانِ جاں! تُم مِری جھیل ہو

تُم مِری خاک ہو
جس سے گوندھا گیا
میرے تن من کو
اور پھر بنائے گئے میرے سب خال وخد
میرا ہونا تمہاری عطا ہے
اگر تُم نہ ہوتی
تو بے شکل ہوتا مَیں، بے نام ہوتا
مِری جانِ جاں!
تُم مِری خاک ہو

تُم مہکتی لہکتی ہوا ہو مِری

Scanned by CamScanner

جس کی انگلی پکڑ کر مَیں بے نام باغوں میں پھرتا ہوں
اور لوٹتا ہی نہیں
جس کی خوشبو سے پُر ہیں مِری سانس کے سب دیے
میرا ہر سانس تحفہ تمہارے لیے
کفر کی تہمتوں کو ذرا بھول کر
کیوں نہ کہہ دوں کہ ہاں تُم خدا ہو مِری
تُم مہکتی لہکتی ہوا ہو مِری

Scanned by CamScanner

عرضی

نہیں پڑتے حسابِ بیش و کم میں
ہم اہلِ عشق ہیں اہلِ قناعت
بہت چھوٹی سی اپنی آرزو ہے
بہت ہی مختصر ہے اپنی چاہت
ترے اِکرام کا ایک آدھ لمحہ
ترے اِقرار کی ایک آدھ ساعت
کبھی دِیدار کے دو چار سِکّے
کبھی خیرات میں تھوڑی محبت
سحر کے وقت اِنعامِ تبسم
تو شب کو بوسۂ لب کی اجازت

ہمیں لالچ نہ پہلے تھا نہ اب ہے
مگر تجھ سے فقط اِتنی طلب ہے
''خُدارا سُوئے مُشتاقاں نگاہے
پیا پےَ گر نہ با شُد، گاہے گاہے''

rekhta
Scanned by CamScanner

شامی بچوں کا نوحہ

بچہ ہے ، اِس کو یوں نہ اکیلے کفن میں ڈال
ایک آدھ گڑیا ، چند کھلونے کفن میں ڈال

نازک ہے کونپلوں کی طرح میرا شیر خوار
سردی بڑی شدید ہے ، دُہرے کفن میں ڈال

کپڑے اِسے پسند نہیں ہیں کُھلے کُھلے
چھوٹی سی لاش ہے ، اِسے چھوٹے کفن میں ڈال

دفنا اِسے حُسینؑ کے غم میں لپیٹ کر
یہ کربلائی ہے ، اِسے کالے کفن میں ڈال

ننھا سا ہے یہ پاؤں ، وہ چھوٹا سا ہاتھ ہے
میرے جگر کے ٹکڑوں کے ٹکڑے کفن میں ڈال

rekhta

Scanned by CamScanner

مجھ کو بھی گاڑ دے مرے لختِ جگر کے ساتھ
سینے پہ میرے رکھ اِسے، میرے کفن میں ڈال

ڈرتا بہت ہے کیڑے مکوڑوں سے اِس کا دِل
کاغذ پہ لکھ یہ بات اور اِس کے کفن میں ڈال

عیسیٰ کی طرح آج کوئی معجزہ دِکھا
یہ پھر سے جی اُٹھے، اِسے ایسے کفن میں ڈال

سوتا نہیں ہے یہ مری آغوش کے بغیر
فارس! مجھے بھی کاٹ کے اِس کے کفن میں ڈال

rekhta

Scanned by CamScanner

وہ بُھولا بسرا نام

کچھ ایسے جھوم کے آنکھوں میں جھلملائی ہے شام
کہ دھیان میں چمک اُٹھا ہے مثلِ ماہِ تمام

وہ بھولا بسرا نام

وہ نام جس سے بج اُٹھتی تھیں گھنٹیاں دل میں
بلند ہوتی تھی پھر عشق کی اذاں دل میں

اذاں ۔ جنوں کا پیام

وہ نام جس کے ادب سے نگاہ جھکتی تھی
وہ نام جس کی تلاوت کبھی نہ رُکتی تھی

سجود ہوں کہ قیام

وہ نام آتا زباں پر تو دل دھڑکتا تھا
پھر اُس کے بعد کوئی بھی نہ کھینچ سکتا تھا

بہکتے دل کی لگام

rekhta

Scanned by CamScanner

وہ نام ہم جسے دن رات گنگناتے تھے
وہ جس کے حرف ہمیں روز و شب پلاتے تھے
سرورِ عشق کے جام

مگر یہ بات ہمیں وقت نے سکھائی ہے
کہ ہر ملن کا مقدر فقط جدائی ہے
نہیں کسی کو دوام

سو ہم بھی آخر اُسی اختتام کو پہنچے
وہ اب جہاں بھی ہے، اُس نیک نام کو پہنچے
ہمارے دل کا سلام

rekhta
Scanned by CamScanner

مکالمہ

سو مَیں نے کہا اُس پری زاد سے
کہ سُن تو سہی میری آنکھوں کی چاپ
مرے دِل کے ہونٹوں پہ ہے دم بہ دم
ترے حُسن کی راگنی کا الاپ
تجھے بھی تو رکھتی ہے دِن رات مست
تری دھڑکنوں کی جنوں خیز تھاپ
تو سچ سچ بتا کیا یہ ممکن نہیں؟
کہ ہو جائے دونوں دلوں کا ملاپ
پگھل جائے گی سردمہری کی برف
مرے پاس آ ، وصل کی آگ تاپ

سمجھ تو گئی تھی وہ جانِ حیا
سو اِقرار کی تھی نگاہوں پہ چھاپ
مگر کم سخن تھی سو کہنے لگی
کہ رحمان فارس ! بڑے وہ ہیں آپ

rekhta

Scanned by CamScanner

ایک الزام کے جواب میں کہی گئی نظم

سنو، میری جاں!
تُم سدا ایک رم خوردہ، وحشت زدہ اور سراسیمہ ہرنی کے مانند
ڈرتی ہو مجھ سے
بدکتی ہو مجھ سے

سنو، میری جاں! اور دیکھو
مرے ہاتھ میں کوئی دودھاری خنجر نہیں، میرا دل ہے
مرے پاس ترکش نہیں ہے، غزل ہے
خدا کی قسم، میرے رختِ سفر میں
کتابوں، گلابوں اور ایک آدھ جام وسبو کے سوا
اور کچھ بھی نہیں ہے
تمہاری جواں خوشبوؤں کے تعاقب میں

rekhta

Scanned by CamScanner

دشتِ جنوں چھان مارا ہے مَیں نے
تمہارے ہی نقشِ کفِ پا کے پیچھے مَیں صحرائے پر ہَول طے کر چکا ہوں
یہ کاہش ہوس کی نہیں، عشق کی ہے

سنو، مَیں محبت کے معصوم جذبے سے عاری نہیں ہوں
نہیں، میری جاں! میں شکاری نہیں ہوں

Scanned by CamScanner

عام سا اِک دِن

عام سا اِک دِن، طلوعِ مہر بھی معمول کا
رہگزارِ وقت پر لمحوں کی بگھی گامزن
اور بگھی کے تعاقب میں بگولا دھول کا
شہر کی گلیوں میں لمبی سانسیں لیتی زندگی
اِس طرف طفلانِ بے پروا کے کمسن قہقہے
اُس طرف محوِ تلاشِ رِزق لوگوں کا ہجوم

دل۔ دھڑکتے دِل۔ بہت سی خواہشیں پالے ہوئے
آنکھیں۔ پُر امید آنکھیں۔ خوابِ فردا سے سجی
پاؤں۔ ان دیکھے دیاروں کی طرف ہر پل رواں

rekhta

Scanned by CamScanner

یک بیک پُر ہول ہلچل، اِک دھما کا دلخراش
چاروں جانب خون، معصوموں کے تن کے لوتھڑے
موت خود ششدر، فلک حیران، عزرائیل گنگ

کانپتے ہاتھوں سے ٹیلی فون کرتی انگلیاں
سُرخ اندیشوں کی آندھی، جان و دِل کے خار وخس
اِک خبر۔ گالوں پہ بہتے گرم آنسو۔ اور بس

Scanned by CamScanner

عزم

اُس کے کوچے سے جب بھی لوٹتا ہوں
بعد از صد خرابیٔ بسیار
خاک برسر ، برہنہ پا اور خوار
آ کے کہتا ہوں اپنے یاروں سے
اب اُدھر کا کبھی مَیں رُخ بھی کروں
تو مرا نام تُم بدل دینا
اور پھر اگلے روز ہی فارس
جا کے کہتا ہوں اپنے یاروں سے
کوئی اچھا سا نام بتلاؤ
یُوں بھی فارس مجھے پسند نہیں

rekhta
Scanned by CamScanner

ڈھول کی تھاپ پر کہی گئی ایک نظم

سُن اے ان دیکھی سانولی! تری آس مجھے ترسائے
مری روح کے سُونے صحن میں ترا سایہ سا لہرائے

ترے ہونٹ سُریلی بانسری، ترے نیَناں مست غزال
تری سانسوں کی مہکار سے مرا حال ہوا بے حال

کچھ دھوپ ہے اور کچھ چھاؤں ہے ترا گھٹتا بڑھتا پیار
انکار میں کچھ اقرار ہے، اقرار میں کچھ انکار

مجھے بستی بستی لے پھرا تری سُندرتا کا عشق
مکّہ، یثرب اور قونیہ، دِلّی، ملتان، دمشق

مَیں سُدھ بُدھ کھو کر پی گیا من مستی والا جام
اب دُکھ میرا سُکھ چین ہے اور درد مرا آرام

rekhta

Scanned by CamScanner

بیادِ شہدائے پشاور

(آرمی پبلک سکول کے شہید بچوں کا نوحہ)

تسلیم ہے کہ موت سے ممکن نہیں فرار
مانا کہ زندگی نہیں بالکل وفا شعار
ہر منبعِ حیات پہ ہوگا اجل کا وار
خوشبو ہے دیرپا نہ کوئی پھول پائیدار
لیکن یہ رنگ تو ابھی کچّے تھے، ہائے ہائے
کم سِن تھے، بے گناہ تھے، بچّے تھے، ہائے ہائے

تھے چودھویں کے چاند وہ معصوم نَونہال
عُمریں قلیل، ننھے بدن، بھولے خدّ وخال
بے فکریوں کا دَور تھا، بچپن کے ماہ و سال
وا حسرتا کہ ہو گئے اپنے لہو میں لال
گل پیرہن تھے اور کفن پوش ہو گئے
گودی سے اُترے، قبر میں رُوپوش ہو گئے

rekhta

Scanned by CamScanner

ہر گُل عذار کتنے دِلوں کا سُرور تھا
نخلِ اُمید کا بڑا خوش رنگ بُور تھا
ہر چاند والدین کی آنکھوں کا نُور تھا
بھائی کا زورِ بازو، بہن کا غرور تھا

سَو منّتوں، ہزار مُرادوں کے پھل تھے وہ
نعم البدل ملے گا کہاں؟ بے بدَل تھے وہ

کِس مان سے سنوارا تھا ماؤں نے صبح دم
کِس بھولپن سے جانبِ مقتل اُٹھے قدم
تھامے قلم کتاب تو سر ہو گئے قلم
جِس دم اُٹھا کے لائے گئے، جان تھی نہ دم

کیا خوب درس گاہ تھی کیا امتحاں لیا
غم کا سبق پڑھائے بِنا اِمتحاں لیا

اَب داستانِ رنج و الم کیا کروں بیاں؟
وقتِ وداع، نزع کا عالم، وہ ہچکیاں
ننّھے لبوں پہ تازہ لہو کی وہ پپڑیاں
وہ شکوہ سنج آنکھیں، وہ خاموش سسکیاں

ماں باپ کو پُکارا تو ہوگا کہ آیئے
اپنے جگر کے ٹکڑوں کے ٹکڑے اُٹھایئے

rekhta

Scanned by CamScanner

دَوڑے تو ہوں گے ، ہائے ، وہ بچّے اِدھر اُدھر
دیکھا تو ہو گا سُوئے فلک بھی بچشمِ تر
چیخوں سے اُن کی کانپ اُٹھے ہوں گے بام و در
لیکن کہیں سے آئی نہ امداد وقت پر

بھائی بہن کا نام لیا اور مر گئے
ماں باپ کو سلام کیا اور مر گئے

ناحق بہے جو خُون تو کانپ اُٹھتا ہے فلک
بے چارگاں کی آہ تو جاتی ہے عرش تک
ظالم کی موت ہے دلِ مظلوم کی کسک
اِن قاتلوں کے باب میں رکھیو نہ کوئی شک

جِس میں انہیں جلانا خُدا کا اصول ہے
اُس آگ آگے نارِ جہنم بھی پھول ہے

اِن ظالموں کا ظُلم تو خود ظُلم کو رُلائے
لعنت خود اِن کے لعنتی چہروں سے مُنہ چُھپائے
نفرت بھی اِن کو دیکھے تو نفرت سے تھوک جائے
گالی انہیں مِلے بھی تو گالی کو شرم آئے

شیطاں بھی اِن کے باطنِ بد کو سزائیں دیں
خود بددعائیں اِن کو سدا بددعائیں دیں

Scanned by CamScanner

بے چارگاں کے آخری دیدار کی قسم
صبرِ حسینؑ و حیدرِؓ کرّار کی قسم
دشمن کو ڈھونڈتی ہوئی تلوار کی قسم
فارس ! ہمارے لشکرِ جرّار کی قسم

سوئیں گے چین سے نہ کبھی سوگوار اب
ماریں گے ایک ایک کے بدلے ہزار اب

بدلے کی آگ اپنی جگہ ہے مگر یہ غم
ہم سَو برس بھی جی لیں تو ہو پائے گا نہ کم
ہر روز یاد آئے گا یہ ظلم، یہ ستم
تا عُمر جانے والوں کو رویا کریں گے ہم

آنکھوں سے وہ جُدا سہی، دل سے پرے نہیں
ہاں، ہم ہیں کم نظر ، شُہَدا تو مَرے نہیں

اے کربلائے نَو! ترے قُربان، صبر کر
تجھ پر فدا ہیں میرے دل و جان، صبر کر
رو رو کے ہو نہ جائے تُو ہلکان، صبر کر
میرے پشاورا ! مرے بے جان! صبر کر

ماتم ہے، غم ہے، سوگ ہے، آنسو ہیں، بَین ہے
شہرِ پشاور آج سے شہرِ حُسَینؑ ہے

Scanned by CamScanner

ملالہ یُوسف زئی

ایک اُمید پسِ دیدۂ تر زندہ ہے
فاختہ خُون میں لت پت ہے مگر زندہ ہے

ورنہ گُل چیں سبھی کلیوں کو مسل ڈالے گا
غیرتِ اہلِ چمن! جاگ اگر زندہ ہے

ریزہ ریزہ ہیں مرے آئنہ خانے لیکن
مطمئن ہُوں کہ مرا دستِ ہنر زندہ ہے

سانحہ یہ ہے مرا رختِ سفر لُوٹا گیا
معجزہ یہ ہے مرا شوقِ سفر زندہ ہے

کٹ گِریں ایک دو شاخیں تو کوئی فکر نہیں
پھر نمو پائے گا اِک روز، شجر زندہ ہے

آشیاں پھونک دِیا بُغض کے شعلوں نے مگر
راکھ میں اب بھی محبت کا شرر زندہ ہے

rekhta
Scanned by CamScanner

فروغ فرخ زاد

فروغ!
وہ تجھ سے ڈر گئے تھے
فروغ!
تُو سر بسر جنوں تھی
سو عقل و دانش کے دیوتا تجھ سے ڈر گئے تھے
اندھیر نگری کے حکمرانوں کو
تیری آنکھوں کی روشنی میں
دکھائی دیتی تھی موت اپنی
ازل کے اندھوں کو
تیرے ماتھے کے چاند سے خوف آ رہا تھا
ترے سخن میں وہ آگ روشن تھی
جس کے سرخ و سپید شعلے تمام ایران میں عیاں تھے

rekhta

Scanned by CamScanner

ہر ایک آتش کدے کی جاں تھے
تری صدا سے جہانِ مکر و ریا کے سلطاں لرز گئے تھے
فروغ!
وہ تجھ سے ڈر گئے تھے
فروغ!
دُنیا فریب خانہ ہے آب و گِل کا
سو تیرے دل کا جمال...... سچا جمال...... کیسے نہ قتل ہوتا
تُو زندہ رہتی
تو سارے خود ساختہ خداؤں کو مار دیتی
سیاہ باطن منافقوں کے چمکتے چہرے اُتار دیتی
سو حاسدوں کے دماغ اندیشہ ہائے فردا سے بھر گئے تھے
فروغ! وہ تجھ سے ڈر گئے تھے

rekhta

Scanned by CamScanner

مجھے تمغۂ حُسنِ دیوانگی دو

مجھے تمغۂ حُسنِ دیوانگی دو
کہ مَیں نے سہی ہے
دل و جاں پہ دونوں جہانوں کی وحشت
نفس در نفس در نفس وہ اذیّت
کہ جس سے اُبل آئیں یزداں کی آنکھیں
اذیّت کہ جس سے
مرے روز و شب سے نچڑنے لگا ہے شفق رنگ لاوا
شفق رنگ لاوا جو میرا لہو ہے
لہو جو رگ و پَے میں چیخوں کے مانند ہے محوِ گردش
وہی تیز گردش
جو دل کی پراسرار محراب میں گونجتی ہے دمادم
شدید اور پیہم
مجھے تمغۂ حُسنِ دیوانگی دو

rekhta
Scanned by CamScanner

مجھے تمغۂ حُسنِ آوارگی دو
کہ جاں ہار کر چھان مارے ہیں مَیں نے
شمالی جہانوں کے سارے سمندر
جنوبی زمانوں کے سارے ستارے
ازل تا ابد کے شفق تاب باغوں کے سارے کنارے
کنارے کہ جن کی حدیں ہیں پرندِ تخیل کی ہر ہر رسائی سے آگے
خداؤں کی ساری خدائی سے آگے
ہر اِک در پہ پہنچی مرے دل کی ٹِک ٹِک
نہیں چھوڑا کچھ بھی نہ مغرب نہ مشرق
مجھے تمغۂ حُسنِ دیوانگی دو

مجھے تمغۂ حُسنِ بیگانگی دو
کہ اِک ثانیے میں مِٹا ڈالے مَیں نے
وہ سب نقشِ صدرنگ جو رُوح کے حافظے پر کُھدے تھے
وہی حافظہ جو تمہارے خدوخال سے تھا مزیّن
بس ایک ثانیے میں بھلا ڈالے مَیں نے
شب و روز سارے

Scanned by CamScanner

مجھے تمغۂ حُسنِ بیگانگی دو

مگر اے سخی! جتنے تمغے بھی دو گے
اگر چاہتے ہو تو لے لینا مجھ سے
اور ان سب گراں مایہ تمغوں کے بدلے
فقط یہ صلہ ہو
تمہارے شفق رنگ پیروں کا ایک ایک بوسہ عطا ہو

rekhta

Scanned by CamScanner

ہم اہلِ عشق ہیں، صدیوں کو چمکاتے رہیں گے

ہم اہلِ عشق ہیں، صدیوں کو چمکاتے رہیں گے
ہم آتے ہی رہے ہیں اور ہم آتے رہیں گے

یہ آنسو: ان گنت قرنوں کے ماتھے کا پسینہ
یہ وحشت: بے شمار ادوار کے غم کا خزینہ
یہ لا محدود اذیّت، یہ زمانوں کے کچوکے
مگر ہم عشق والے ہیں، خدا بھی کیسے روکے؟

خدا سے لڑ جھگڑ کے بھی اُسے بھاتے رہیں گے
ہم آتے ہی رہے ہیں اور ہم آتے رہیں گے

rekhta

Scanned by CamScanner

خدائی بھی ہماری ہے، خدا بھی ہے ہمارا
فرازِ عرش کا تارہ ہمارا استعارہ
مُحیطِ مشرقین و مغربین اپنا ہی گھر ہے
حیات و موت سے بھی ماورا اپنا سفر ہے

سفر میں بھی اِسی مصرعے کو دہراتے رہیں گے
ہم آتے ہی رہے ہیں اور ہم آتے رہیں گے

ہماری سانس سلجھن کائناتی الجھنوں کی
صدائے کُن امانت ہے ہماری دھڑکنوں کی
ہماری آنکھ کے اندر ہے سیّاروں کا میلہ
ہماری سرکشی کا ڈر دلِ یزداں نے جھیلا

دلِ یزداں کو اِن کھیلوں سے بہلاتے رہیں گے
ہم آتے ہی رہے ہیں اور ہم آتے رہیں گے

Scanned by CamScanner

بابِ گریہ

rekhta

Scanned by CamScanner

○

فنا کی رہگزر پہ منزلِ بقا حُسَینؑ ہے
یہی ہے قصہ مختصر ، یزید تھا حُسَینؑ ہے

دُکھوں نے پوچھا کون ہے خدائے کائناتِ غم ؟
ٹپکتے آنسوؤں نے چیخ کر کہا : حُسَینؑ ہے

کرو گے کتنے قتل اِن نشانیوں کو دیکھ کر ؟
کہ آنکھ نم ہے اور زباں پہ وردِ یاحُسَینؑ ہے

زمانے بھر کے سب غموں کا غمگسار ہے یہ غم
سو درد چاہے جس طرح کا ہو ، دوا حُسَینؑ ہے

تُو مسلکوں کو چھوڑ اور گلے سے لگ یہ سوچ کر
کہ جو ترا حُسَینؑ ہے وہی مِرا حُسَینؑ ہے

rekhta
Scanned by CamScanner

سوالِ بیعتِ یزید پر جہاں بھی سر جھکیں
وہاں نہیں نہیں کی گونجتی صدا حُسَینؑ ہے

بس اتنا یاد رہ گیا دُکھوں کی داستان میں
کہ ابتدا حُسَینؑ تھا اور انتہا حُسَینؑ ہے

بچا لیا برہنگی سے جس نے دین کا بدن
وہی کٹی پھٹی لہو بھری قبا حُسَینؑ ہے

ہزاروں سال بعد بھی وہی الم ، وہی کسک
قدیم ہو کے بھی بہت نیا نیا حُسَینؑ ہے

rekhta

Scanned by CamScanner

شہزادہ علی اصغرؑ

کیا بتاؤں کہ اصغرؑ پہ لکھتے ہوئے وقت کیسا کٹا
کیوں نظر خوں ہوئی ، کیا رگیں چر گئیں ، کب کلیجہ کٹا

سوچیے کتنا مُنا سا ہوتا ہے چھ ماہ کا شیر خوار
ایک ہی تیر سے چہرہ چھلنی ہوا اور سینہ کٹا

کوفیوں سے کہو بی بی زینب کے دِل سے کبھی پوچھ لیں
کیسے لختِ جگر کے بِنا عُمر کا لمحہ لمحہ کٹا

عرش پر خود خدائے محمدؐ کی آنکھیں بھی نم ہو گئیں
شاہ کی گود میں جب بلکتا ہوا شاہزادہ کٹا

جیسے قرآن کی سب سے چھوٹی صدا یعنی کوثر تھی
اور غلافِ حرم پاک کا ایک ننھا سا ٹکڑا کٹا

حُرملہ ! تیرے حملے سے پہلے وہ گُل پیاس کے تیر سے
لحظہ لحظہ چِھلا ، ہولے ہولے چِھدا ، تھوڑا تھوڑا کٹا

اُن بہتّر میں فارس اکہتر کا غم تو ہے اپنی جگہ
لیکن اُس شام کٹ جانے والوں میں جو سب سے چھوٹا کٹا

Scanned by CamScanner

○

تُم ہو معراجِ وفا، اے کشتگانِ کربلا !
ورنہ آساں تو نہیں تھا امتحانِ کربلا

ہر کہانی جس نے لکّھی ہے ازل سے آج تک
وہ بھی رویا ہوگا سُن کر داستانِ کربلا

دودھ کی نہریں بھی قرباں، حوضِ کوثر بھی نثار
اِک تمہاری پیاس پر، اے تشنگانِ کربلا !

کتنا خوش قسمت ہے میرا دِل بھی، میری آنکھ بھی
یہ ثنا خوانِ نبیؐ، وہ سوز خوانِ کربلا

بے کسی کی لاج رکھ لی اور فارس ہوگئے
چارۂ بے چارگاں، بے چارگانِ کربلا

Scanned by CamScanner

○

تمہیں خبر بھی ہے جو مرتبہ حُسینؑ کا ہے؟
فُرات چھیننے والو! خدا حُسینؑ کا ہے

کوئی سدا نہیں روتا بچھڑنے والوں کو
ثباتِ فرشِ عزا معجزہ حُسینؑ کا ہے

ازل سے تا بہ ابد نُور کے نشاں دو ہیں
اک آفتاب ہے، اِک نقشِ پا حُسینؑ کا ہے

جہاں بھی ذکر ہو، اشکوں کے گُل برستے ہیں
یہ احترام نبیؐ کا ہے یا حُسینؑ کا ہے

ذرا سا غور سے دیکھو شفق کی سرخی کو
فلک پہ خوں سے رقم سانحہ حُسینؑ کا ہے

rekhta
Scanned by CamScanner

مرے لبوں کو بھلا خوفِ تشنگی کیوں ہو؟
مرے لبوں پہ تو نعرہ ہی یا حُسینؑ کا ہے

ستارۂ سحَری جس کو لوگ کہتے ہیں
فرازِ عرش پہ روشن دیا حُسینؑ کا ہے

rekhta

Scanned by CamScanner

شاہِ جوانانِ خُلد

شاہِ جوانانِ خُلد، بادشہِ مشرقین
لختِ دل مصطفیٰؐ یعنی ہمارے حُسَینؑ
اُن کا مکمل وجود نورِ نبیؐ کی نمود
اُن کا سراپا تمام عشقِ حقیقی کی عَین
ماں ہیں جنابِ بتولؓ، بنتِ رسولِ کریمؐ
باپ ہیں شیرِ خداؑ، فاتحِ بدر و حنین

ان کا امر معجزہ سوز و غمِ کربلا
آج بھی ہے گریہ ناک چشمِ نمِ کربلا

اصلِ سخا، عینِ حق، روحِ وفا، جانِ عشق
اسمِ امامِ حسینؑ چشمۂ فیضانِ عشق

rekhta
Scanned by CamScanner

فیض تو دیکھو ذرا نسبتِ مولائی کا
بن گئے اُن کے غلام خاصۂ خاصانِ عشق
جن کو نہیں مِل سکی جائے اماں کوئی بھی
پہنچے درِ شاہ پر ہو گئے مہمانِ عشق

مرجعِ عُشاق ہے آپ کا دَر، یا حسینؑ!
فارسِ خستہ پہ بھی ایک نظر، یا حسینؑ!

rekhta

Scanned by CamScanner

رُباعیات

اسرارِ ازل را نہ تو دانی و نہ من
ویں حرفِ معمّا نہ تو خوانی و نہ من
ہست از پسِ پردہ گفتگوئے من و تو
چوں پردہ برافتد نہ تو مانی و نہ من

خیام

rekhta

Scanned by CamScanner

حسد

مجھ سے کوئی شکوہ ہے تو کر بسم اللہ
کیوں کاٹ رہا ہے تُو حسد کا چلّہ ؟
کُڑھتا ہے شب و روز مجھے سوچ کے تُو
لَاحولَ وَلاَ قُوّتَ اِلاَّ بِاللہ

بے بسی

محفل میں جو ہم تجھ سے پرے بیٹھے ہیں
بے بس ہیں سو اشکوں سے بھرے بیٹھے ہیں
فی الحال کوئی اور تواضع مت کر
ہم لوگ تو پہلے ہی مرے بیٹھے ہیں

rekhta
Scanned by CamScanner

یاد

گو رزق کے چکر نے بہت جور کیا
ہم پھرتے رہے، صبر بہر طور کیا
شانوں پہ تری یاد کی چادر لے کر
یوں گھومے کہ ہر شہر کو لاہور کیا

عزم

بکھرے ہوئے اوراقِ خزانی چُن کر
لے جاؤں گا ایک ایک نشانی چُن کر
چھوڑوں گا نہیں کچھ بھی تری آنکھوں میں
کھو جاؤں گا ہر یاد پرانی چُن کر

rekhta

Scanned by CamScanner

دلاسا

ٹوٹے ہوئے دل کو یہ دِلاسا ہی سہی
گر عشق نہیں، کھیل تماشا ہی سہی
اب کس کو ہے معیار کی پروا، پیارے!
گر تُو نہیں قسمت میں تو دُنیا ہی سہی

سوال

تجھ کو تھا یہ لالچ تری تعریف کروں
میری تھی تمنا کہ ترا لمس چکھوں
پھر کیوں ترے لالچ کو مِلے عشق لقب؟
کیوں اپنی تمنا کا ہوس نام سنوں؟

Scanned by CamScanner

بے نیازی

ہم جاں سے گئے آس لگائے ، ہائے
موجود تھے سب اپنے پرائے ، ہائے
خود سوزی کری ہم نے تمہاری خاطر
اور تم ہی نہیں دیکھنے آئے ، ہائے

بہادر

ہر اک کو خبردار چھٹی حس نے کیا
ڈر ڈر کے کیا کارِ وفا جس نے کیا
ہر شخص کو پیاری تھی بہت اپنی جان
کرتا کوئی کیا عشق جو فارس نے کیا

rekhta

Scanned by CamScanner

ریزہ ریزہ

مَیں نے کل طیش میں پتھر تو بہت مارے مگر
آسمانوں سے فقط ایک ستارہ ٹوٹا

☆

پھول بھی نقلی دیے اور عطر بھی جھوٹا دیا
بول، سچے عاشقوں نے اور تجھ کو کیا دیا؟

☆

نیا کرایے دار یہ سُن کر کانپ رہا ہے
اِس کمرے میں صدیوں تک اِک سانپ رہا ہے

☆

مَیں ایسا پیڑ ہوں جس کی تمام شاخوں پر
تمھاری یاد کی چڑیا پھدکتی رہتی ہے

اُداسی صحن کے کونے میں سمٹی سمٹائی
ہلے ہِنا مجھے چپ چاپ تکتی رہتی ہے

Scanned by CamScanner

چار شعروں کی مار ہے وہ شخص
لیکن اب میرا جی نہیں کرتا

☆

موت صدیوں سے تعاقب میں ہے لیکن فارس
زندگی اپنی حفاظت کا ہنر جانتی ہے

☆

سجدے میں آ گیا تھا کوئی اور ہی خیال
پڑھنا پڑی نمازِ محبت شروع سے

☆

یوں تو شہر میں دس مے خانے ہیں لیکن
تیری آنکھیں بھی گن لیں تو بارہ ہیں

☆

ہمارا بخت ہی ایسا کرخت نکلے گا
کہ ہم خریدیں تو ریشم بھی سخت نکلے گا

☆

مار ہی ڈالا کرو، طنز نہ فرمایا کرو
طنز دنیا پہ تو سجتا ہے مگر تم پہ نہیں

☆

rekhta

Scanned by CamScanner

بڑا کریم ہے وہ ہر شجر کو پھل دے گا
تجھے جمال دیا ہے، مجھے غزل دے گا

☆

مَیں ہجر زاد کہاں اور وصالِ یار کہاں
مگر جناب! تمنا پہ اختیار کہاں

نظر پڑی ہے تو جی بھر کے دیکھ لو فارس
وہ کم نما نظر آتا ہے بار بار کہاں

☆

تمام حالِ دلِ زار تُو تو جانتا ہے
مَیں کیا بتاؤں تجھے یار! تُو تو جانتا ہے

☆

وہی ماتھا، وہی آنکھیں، وہی ہونٹ
تمہاری یاد بھی تم پر گئی ہے

مگر پھر ایک دن اُس سے ملا مَیں
مجھے لگتا تھا حیرت مر گئی ہے

rekhta

Scanned by CamScanner

گلی سے ہجر گذرا ہے یقیناً
محبت بیٹھے بیٹھے ڈر گئی ہے

☆

دل بضد تھا کہ مجھے غم سے پگھل جانے دے
پھر تری یاد نے سمجھایا کہ چل جانے دے

☆

دُگنے ہو جاتے ہیں غم، دِل سے جو مَس ہوتے ہیں
دو سے چار، ایک سے دو، پانچ سے دس ہوتے ہیں
کیا کہا ؟ ہجر گذارا ہے ؟ چلو بتلاؤ
ایک لمحے میں بھلا کتنے برس ہوتے ہیں ؟

☆

کیے ہجّے ، پڑھی مَیں نے محبت
محبت ، میم حے بے تے ، محبت

☆

کچھ ایسے لمحۂ موجود میں پیوست ہے ماضی
پرندے اُڑ گئے، پھولوں پہ اُن کے سائے باقی ہیں

☆

سیاہ بستی سے جب محبت کی کھوج میں گھڑسوار آئیں
تمہیں تمہاری قسم، مری آخری نشانی چُھپائے رکھنا

rekhta

Scanned by CamScanner

○

یہ راز مجھ پہ اچانک کھلا مدینے میں
کہ بے اثر نہیں جاتی دعا مدینے میں

مرا جواب مدینہ تھا، جب سوال ہوا
کہ تجھ کو خُلد میں رہنا ہے یا مدینے میں؟

پُکارتی ہے کوئی رحمتوں بھری آغوش
کہ عافیت کی طلب ہے تو آ مدینے میں

مَیں تیرہ بخت وہاں جا کے بھی پلٹ آیا
نصیبوں والا تھا دِل، رہ گیا مدینے میں

تمام باغوں کے سارے گلاب ماند پڑے
اک ایسا غنچۂ خضرا کھلا مدینے میں

rekhta
Scanned by CamScanner

○

چار حرفوں کی یہ ابجد حمد بھی ہے نعت بھی
صاحبو ! اسمِ محمدؐ حمد بھی ہے نعت بھی

ربِ کعبہ کی قسم ، یہ مسئلہ ہے عشق کا
بات یہ ہے ذکرِ احمدؐ حمد بھی ہے نعت بھی

تُو ثنائے مصطفےٰؐ کی کیفیت پر غور کر
اِس کی تو کوئی نہیں حد ، حمد بھی ہے نعت بھی

Scanned by CamScanner

فنا کی رہگزر پہ منزلِ بقا حُسینؑ ہے
یہی ہے قصہ مختصر، یزید تھا حُسینؑ ہے

☆

زباں پر مصلحت، دل ڈرنے والا
بڑا آیا محبت کرنے والا

☆

تُم بھی ہو بیتے وقت کے مانند ہُوبہو
تُم نے بھی یاد آنا ہے، آنا تو ہے نہیں

☆

تُم مِلاتے ہو بچھڑے لوگوں کو
ایک میرا بھی یار ہے، سائیں!

☆

آپ کی آنکھیں اگر شعر سُنانے لگ جائیں
ہم جو غزلیں لیے پھرتے ہیں ٹھکانے لگ جائیں

☆

جب اُس کی زندگی میں کوئی اور آ گیا
تب مَیں بھی گاؤں چھوڑ کے لاہور آ گیا

☆

عشق وہ ساتویں حس ہے کہ عطا ہو جس کو
رنگ سُن جاویں اُسے، خوشبو دکھائی دیوے

☆

وہ روشنی تھی کہ آنکھیں تو اُٹھ نہیں پائیں
مَیں تیرے پاؤں سے جانا کہ روبرو تُو ہے

☆

rekhta

Scanned by CamScanner

رحمان فارس بسلسلۂ روزگار بیوروکریٹ اور بلحاظِ عشق شاعر ہیں۔ سول سروس سے تعلق ہے اور اِن دنوں ایڈیشنل کمشنر (ان لینڈ ریونیو) لاہور تعینات ہیں۔

مقبولیت اور قبولیت کے لحاظ سے اِس وقت بلاشبہ اپنی نسل کے صفِ اوّل کے شعراء میں اعلیٰ ترین اور نمایاں ترین ہیں۔ غزل، نظم، مرثیہ، رُباعی، قطعات، تراجم، منظوم سفرناموں اور ہائیکو میں بھرپور اثر انگیزی کے ساتھ طبع آزمائی کرتے ہیں۔ عالمی مشاعروں کے سلسلے میں امریکہ، کینیڈا، یورپ کے بیشتر ممالک، مشرقِ وسطیٰ، ہندوستان، چین، بنگلہ دیش اور دیگر کئی ممالک میں ادبی فتوحات کے جھنڈے گاڑ چکے ہیں۔ عصرِ حاضر میں سوشل میڈیا کے مقبول ترین، سب سے زیادہ پسندیدہ اور شیئر کیے جانے والے شاعر ہیں۔ اردو اور انگریزی نثر میں بھی یدِطولیٰ رکھتے ہیں۔ مؤقر انگریزی اخبارات میں کالم لکھتے رہے ہیں۔ متعدد ٹیلی ویژن پروگرامز میں اینکر رہ چکے ہیں۔ اہل وعیال کے ساتھ لاہور میں مقیم ہیں۔

''عشق بخیر'' اُن کا پہلا شعری مجموعہ ہے جس کا دُنیا بھر میں اُن کے چاہنے والوں کو نہایت شدت سے انتظار تھا۔ رحمان فارس کی شاعری سے نوجوان نسل کی والہانہ محبت دیکھ کر ہمیں یقین ہے کہ سنگِ میل پبلی کیشنز سے چھپنے والا یہ مجموعہ انشاءاللہ مقبولیت کے نئے ریکارڈ قائم کرے گا۔

(ادارہ)

Rs. 900.00

www.sangemeel.com
ISBN-10: 969-35-3163-9
ISBN-13: 978-969-35-3163-3

Scanned by CamScanner